بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی معرفت ہی عقل کا تاج — یہی ہے روح انسانی کی معراج

فضیلت کی اسی سے ابتدا ہے — سعادت کی اسی پر انتہا ہے

خدا نے جسکو یہ نعمت عطا کی — اوسی دولت ملی ~~دو جہاں کی~~ ارض و سما کی

جسے یہ علم ہے کامل وہی ہے — جو غافل اس سے ہے جاہل وہی ہے

جسے یہ نعمت حق سے ملا بخت — خوشا طالع خوشا قسمت خوشا بخت

جناب باری کی معرفت علم کا مآل اور اوسکی شریعت کی اتباع حکمت کا کمال ہے اور اوسکی فرمانبرداری فضیلت کی ابتدا

اور

اور اوسکی شکرگذاری سعادت کی انتہا ہی اوسکی احکام
کی تعمیل ایمان کی تکمیل اور اوسکی منا ہی کی تحصیل بدبختی کے
دلیل ہی انبیا کی تعظیم باعث برکت و رحمت الہی اور اونکی
توہین موجب لعنت و رسوائی ہی اونکی پیروی مین اخلاق
کی تہذیب اور اونکی مخالفت مین دین و دنیا کی تخریب
ہی اون پر تہمت لگانی شیوہ شیطانی اور اونکی شان مین
بی ادبی کرنی موجب قہر یزدانی ہی

کردن حمد خدا اول قلم بند	کہ ہی دونون جہان کا خداوند
وہ خالق ہی زمین و اسمان کا	وہ مالک ہی مکان و لامکان کا
عیان ہی شش جہت مین نور قدرت	ہین شاہد مردمان چشم عبرت
ید قدرت مین اوسکی جملہ عالم	ہی مثل ذرہ بلکہ اوس سے بھی کم
بہ شان خالقی اللہ اکبر	کہ کل عالم ہی کاف و نون کے اندر
عیان ہستی سے اوسکی حکمتین ہین	ہر اک ذرہ مین اوسکی صنعتین ہین

کیا روح و ملک کو جس نے پیدا — کیے ارض و سما اوس نے ہویدا
وہی مالک وہی خالق ہے سب کا — وہی حافظ وہی رازق ہے سب کا
نہ باپ اوسکا نہ کوئی ہے ہمسر — اکیلا وہی خلاق اکبر

احد ہی فرد ہی اللہ اکبر

بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو کہ خاکسار ذرہ بے مقدار امیدوار مغفرت پروردگار احقر کونین محمد حسین عفا اللہ ذنوبہ نے یہ چند اوراق مشتمل بر علم اخلاق مسمیٰ بہ

عزیز سراپا تمیز قرۃ العین سید سجاد حسین طال عمرہ و زاد قدرہ کی تعلیم کے لیے جمع کیے ہیں خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے فرزند موصوف کو راہ مستقیم پر ہدایت اور کار خیر کی توفیق عنایت کرے اور مسلمانوں میں اتحاد و الفت اور مومنوں کو ترقی و قوت بخشے بحق محمد و آلہ الطاہرین صلی اللہ علیہم اجمعین

یارب بہ طفیل فخر عالم — ہادی جہان رسول اکرم
لکھتا ہوں جو یہ کتاب اخلاق — منظور کریں سب اہل آفاق
دنیا میں ہو خوبیوں سے مشہور — ہو خیر سے سب میں اسکا مذکور

~~ہر ملک میں بار بار ہو چرچا~~ ~~ہو شہر بہ شہر اسکا مذکور~~

مضمون ہو اسکا حکمت آمیز الفاظ ہون اسکی فرحت انگیز

ہر فقرہ ہو جامع الفضائل ہر جملہ ہو دافع الرذائل

ہر بات سے ایک بات نکلے شیرین مثل نبات نکلے

ہر سطر کمند کی ہو تصویر ہر دام کرے دلون کو تسخیر

جو دیکھے اسے وہ شیفتہ ہو حاسد کا بھی دل فریفتہ ہو

تفریح ہو دوستون کو اس سے دشمن کو بھی منفعت ہو اس سے

احباب کو راہ نیک بتلائے
اعدا کو طریق صلح پر لائے

مرغوب و پسند عاقلان ہو استاد و ادیب جاہلان ہو

اہل صحت کو یہ غذا ہو بیماری دل کی یہ دوا ہو

نسوان کی واسطے ہو زیور مردون کی لیے انیس دلبر

لڑکون کی لیے ہو شکر و شیر دلدار جوان ہو ہمدم پیر

امرد کی لیے ہو شغل بازی ~~یون سب کی کرے یہ دلنوازی~~

اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ

ہی   میں مراتب انسانی کا بیان اور   میں

فضایل و رذایل کا بیان اور   میں خالق و مخلوق کے

حقوق کا بیان ہے اور   میں کلمات سودمند میں

[illegible]

چونکہ یہ کتاب لڑکوں کے تعلیم

لیے ہی لہذا اونہیں کی فہم کی موافق بیان کرنا مناسب ہے

کہ انسان میں تین قوتیں ہیں عقل و شہوت و

غضب عقل میں ملایکہ کا شریک اور شہوت میں بہایم کا

شریک اور غضب میں درندوں کا شریک ہی اور جس وقت

~~پیدا ہوتا ہی~~ اور وقت ولادت ایسا چھوٹا ہوتا ہی کہ لوگ اوسی ہاتھوں

اوٹھا لیتے ہیں اور ایسا کمزور ہوتا ہی کہ ایک مکھی کو اپنی

چہرہ سی نہیں اوڑا سکتا لیکن قوت شہوت بوسیلہ غذا اوسے

پورا جوان بنا دیتی ہی یہانتک کے جو مگس رانی نہ کر سکتا تھا وہ

پہلوانی کرتا ہی اور لڑکپن میں ایسا بزدل ہوتا ہی کہ بلی

اور چوہی

اور جوہی کو دیکھکی ڈرتا ہی اور قوت غضبیہ رفتہ رفتہ اوسے
اس درجہ تک دلیر کردیتی ہی کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ کرتا ہی
اور اوائل مین ایسا نادان ہوتا ہی کہ انگلی اور پستان مین
تمیز نہین کرسکتا لیکن قوت عقلیہ رفتہ رفتہ اوسی ایسا ہوشیار
کردیتی ہی کہ مشکل کامون کا انجام اور مغلق معاملون کا
انصرام کرسکتا ہی اور یہ مراتب اوسکی بی قصد و ارادہ بحسب طبیعت
بلا مشقت حاصل ہوتی ہین اور اگر قصد و ارادہ سی شہوت و غضب
کی تعدیل کرکی ترقی مین کوشش کری اور توفیق الہی شامل
حال ہو تو ادراک حقایق و حل دقایق و تکمیل معقولات و
تحصیل منقولات و تجویز علاج و تبدیل مزاج کرسکتا ہی اور
مجردات کی حقیقت و مرکبات کی ماہیت و ارضیات کے
خاصیت و فلکیات کی کیفیت اور بروج کی اشکال اور
ملونات کی احوال اور گذشتہ کی اخبار اور اینده کی اسرار صد زمانہ

دریافت کرسکتا ہی اور معاملات میں عدالت اور خیرات
میں مزاولت اور نفس کا تذکیہ اور قلب کا تصفیہ اور سفلیات سے
تنزیہ اور علویات سی تشبیہ اور معرفت الہی کی تکمیل اور شریعت نبوی
کی تعمیل اور احکم الحاکمین کی فرمانبرداری اور رب العالمین کے
شکرگذاری کرکی خالق کی استرضا اور مخلوقات سی استغنا
اور دنیا میں سلامت اور عقبی کی سعادت حاصل کرکی ملایکہ کی برابر
بلکہ اون سی فاضلتر ہوسکتا ہی اور اگر تنزل چاہی تو ان نعمتوں
کو چھوڑ کی ہمہ تن شہوت و غضب کے تکمیل میں متوجہ ہو اگر رفتہ رفتہ
اوسمین کامل ہوگا تو سگ و خوک کی برابر اور اونکی گروہ میں
شامل ہوگا اور نہین تو اون سی کمتر اور جہنم واصل ہوگا غرض
کہ انسان حیوان اور بہایم ملایک کی درمیان میں ہی اور
ترقی و تنزل دونون کی استعداد رکھتا ہی اگر ترقی میں کوشش
کری تو شدہ شدہ اعلی علیین تک پہنچیگا اور اگر تنزل چاہی تو

رفتہ رفتہ

رفتہ رفتہ اسفل السافلین مین گریگا۔ خلاف جلالی مین لکھا
ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ خدا نی ملایکہ کو
عقل و معرفت دی بغیر غضب و شہوت لہذا وہ ہمیشہ عبادت
الہی مین مشغول او فسق و فجور سی دور رہتی ہین اور بہایم کو
غضب و شہوت دی بغیر عقل و معرفت لہذا وہ کسب فضایل سی
معذور ہین اور انسان کو تینون خاصیتون سی معمور کیا لہذا
اگر وہ شہوت و غضب کے تعدیل کر کی خاصہ ملکی کی تکمیل کری
تو اوسکا رتبہ ملایکہ سی اعلی ہوگا کیونکہ اونکی کمال مین کوئی
مانع و مزاحم نہین اور انسان کی دو مخاصم موجود ہین اور
اگر خاصہ ملکی کو چھوڑ کی شہوت و غضب کی پیروی کری تو
بہایم سی ادنی ہوگی کیونکہ اون مین عقل جو وسیلہ استکمال ہے
مفقود ہی اور اگر انسان یہی عذر کری تو مردود ہی کیونکہ اوس
مین عقل و تمیز موجود ہی اور جب انسان کی مراتب کا حال معلوم

ہوچکا تو ضروری ہی کہ اون فضائل و رذائل کی بہی کچہ تفصیل کیجائے

جو ترقی و تنزل کی باعث ہین تاکہ لڑکی اونکا اکتساب و ان

سی اجتناب کر کی بقدر توفیق ربانی مراتب انسانی پر

ترقی کرین

علم اشرف کمالات انسانی و افضل لذات روحانی

نردبان مدارج فضل و کمال زینہ مراتب جاہ و جلال واسطہ

استحکام ایمان و یقین آلہ سرکوبی شیطان لعین وسیلہ

معرفت ذات ربانی ذریعہ ادراک صفات یزدانی ہی

اور حقیقت یہ ہی کہ کوی دولت اس دولت کی برابری

اور کوی نعمت اس نعمت کی ہمسری نہین کر سکتی اگر سلطنت

و دولت سی مقابلہ کیجیی تو اون سی کہین اعلی ہی کیونکہ وہ

محدود و فانی اور یہ نامحدود و جاودانی ہی سلطنت کو انتقال

ہوتا ہی اسکو انتقال نہین ہوتا اور دولت کو زوال ہوتا ہے

اسکی زوال

علیم

اسی زوال نہین ہوتا اور اس دولت کی رکہنی کو نہ مکان کی
حاجت نہ پاسبان کی ضرورت نہ پاس رکہنی مین کچہ خطرہ نہ
خرچ کرنی مین کچہ ضرر نہ چور چرا سکی نہ حاکم چہرا سکی جتنا خرچ کرو
اوس سی زیادہ نفع ہو اور جس قدر منتشر کرو اوس سی زیادہ
جمع ہو ہر چند کثیر ہو لیکن بار و اذیت نہین ہر وقت پاس
رہی لیکن کچہ زحمت نہین بادشاہ اپنی دولت اگر سائلون
کو دیا کری تو رفتہ رفتہ خود سائل ہوگا اور عالم اپنی دولت
سائلون کو دیا کری تو رفتہ رفتہ کامل ہوگا بادشاہ کی ہزار
بدخواہ اور عالم کی بیشمار خیرخواہ ہوتی ہین بادشاہ ہزار پاسبان
رکہتا ہی جب بہی ہراسان و پریشان رہتا ہی اور عالم کوئی نگہبان
نہین رکہتا اور اطمینان سی رہتا ہی اور ظاہر ہی کہ جب دو بادشاہ
باہم مقابلہ کرتی ہین تو ایک کی دولت کو زوال ہوتا ہی اور جب
دو عالم باہم مناظرہ کرتی ہین تو دونکی دولت کو کمال ہوتا

ہی اور یہ شرف کیا کم ہی کہ علما سلاطین کی صحبت کو بھی
حقیقت اور سلاطین علما کی صحبت کو غنیمت جانتی ہین علم
نی حضرت ادریس کو اعلیٰ علیین تک پہنچایا اور دولت نی فارون
کو اسفل السافلین مین گرایا جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی

رضینا قسمۃ الجبار فینا   لنا علم وللاعداء مال
فان المال یفنی عنقریب   وان العلم یبقی لایزال

اگر زور سی مقابلہ کیجیی تو زور کو سیری مین زوال اور علم کو کمال
ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ جو کام قوت سی نہین ہوتا وہ حکمت سی
ہوتا ہی شیر اور ہاتہی مین قوت اور آدمی مین حکمت ہی
دیکہو آدمی شیر کو گرفتار ~~گرفتار~~ کرتا اور ہاتہی پر سوار ہوتا ہی اور وہ
دونون مجبوری و ناچاری اوسکی اطاعت و فرمانبرداری
کرتی ہین اور اگر حسن سی مقابلہ کیجیی تو حسن سریع الزوال اور
علم کو استقلال ہی اور حسن سی صرف بنی آدم مسخر ہوتا ہی اور

علم سی تما

علم

علم سی تمام عالم حسن سی ایک انسان ناز برداری کرتا ہے،
اور علم سی جہان فرمانبرداری کرتا ہی دیکھو حضرت یوسف
کی حسن پر فقط زلیخا فریفتہ ہوی اور علم پر مصر کی سلطنت شیفتہ
ہوی پر حسن کی خوبی بصارت کے متعلق ہی لہذا اندھے
کی آگی حسن کی کچھ وقعت نہین اور تاریکی مین خوبصورت
کی کچھ عزت نہین اور علم وہ نور ہی کہ جہالت کی تاریکی
کو دور اور اندھی کی دل کو روشن و مسرور کرتا ہی اور اگر
کسی لذت سی نسبت دیجئی تو ظاہر ہی کہ جماع کی کثرت
سی طبیعت کو نفرت اور بدن کو نقاہت ہوتی ہے
اور علم کی کثرت سی نفس کو فرحت اور روح کو طاقت
ہوتی ہی اور مٹھای کی مداومت سی طبیعت گریز کرتی ہے
اور علم کی مزاولت سی عقل تیز ہوتی ہی بلکہ حق تو یہ ہے،
کہ عقل کی دو کلمی اور نعمت کی سو لقمی برابر نہین بلکہ حکمت

کی ایک بات ہزار من نبات سی بہتر اور شربت الجلاب

سی خوشگوار و مفید تر ہی علم الہی

اعلی مراتب انسانی اور اقصی مدارج سعادت روحانی ہی

مسافر نفس کو دار القرار تک پہنچانی کی لیی ہادی و رہبر اور مرغ

روح کو گلزار جنت تک پرواز کرنی کی لیی بازو و شہپر ہی

علم انسان کو اشرف المخلوقات اور مجمع کمالات بناتا ہی

اور مشت خاک کو عالم بالا بلکہ عرش علی تک پہنچاتا ہی سایر

علوم انسان کو اس عالم عالی تک پہنچاتی ہین اور یہ علم شرف

بارگاہ الہی تک پہنچاتا ہی اور علمون سی ممکنات کی حقیقت

معلوم ہوتی ہی اور اس علم سی واجب الوجود کی معرفت

حاصل ہوتی ہی اور علوم نور ہین کہ جہالت کی جہالت

تاریکی کو دور کرتی ہین اور یہ علم نور الانوار ہی کہ عالم کی

دل کو نور حقیقی سی معمور کرتا ہی اور علوم دافع رذایل ہین

علم الہی

اور یہ علم

علم الٰہی

اور یہ علم جامع فضایل ہی اور علوم شریف نبات ہین
اور یہ علم شربت انجیات ہی غرض کہ بہترین علوم معرفت
جناب باری و بہترین اعمال منعم حقیقی کی شکرگذاری ہی
اسی مین نجات و رستگاری اور اسی مین رضای جناب
باری ہی جسنی خدا کو جانا اوس نی سب کچہ جانا اور جسنی
اوسی نہ جانا اوس نی کچہ نہ جانا یہ تو ظاہر ہی کہ بی خالق
وجود مخلوقات اور بی صانع ظہور مصنوعات محال ہی تو
جو شخص خالق کا انکار کرتا ہی وہ اوس بیوقوف سی بدتر
ہی جو باپ کو مولود کہتا ہی اور والد کا انکار کرتا ہی سبحان
اللہ جسکی قدرت کی آثار ہر ہر ذرہ سی مثل آفتاب روشن اور ہر
قطرہ مین مثل دریا موج زن ہین اگر کوئی شخص اوسکی وجود پر
دلیل طلب کری تو اوس نادان سی بدتر ہی جو آفتاب کے
دیکہنی کو چراغ روشن کری کسی استاد نی خوب کہا ہی

جمال اوست ہر شش جہت تماشا کن   خدا نقاب ندارد تو دیدہ
پیدا کن   اس میں شک نہیں کہ خداوند عالم موجود اور تمام
عالم کا معبود اور وہی اکیلا واجب الوجود ہی اور منکر ملعون و شریک
مردود ہی زمان و زمانیات سی مبرا مکان و مکانیات سی اعلیٰ
ہی نہ جسم ہی نہ جسمانی نہ روح ہی نہ روحانی نہ اوسکی وجود
کی ابتدا نہ اوسکی بقا کی انتہا قدیم بی مثال ابدی لایزال ہے
تمام عالم کا خالق اور وعدوں میں صادق ہی نہ اوسکا کوئی
شریک و ہمسر نہ کوی یار و یاور ہی جملہ صفات کمالیہ میں
کامل اور سب احکام میں عادل جمیع اشیا پر قادر اور ہر جگہ حاضر
و ناظر ہی عادل و رحیم حاکم و حکیم ہی مخلوقات کو اپنی قدرت
سی پیدا کیا اور ممکنات کو اپنی علم و حکمت سی ہویدا کیا

علم اخلاق و شریعت

علم اخلاق و شریعت دافع
رذایل جامع فضایل مصلح افعال انسانی مہذب اعمال روحانی

ذریعہ قبول

ذریعہ تحصیل کمالات وسیلہ حصول سعادات ہی اس علم
سی انسان کو خیر و شر کی معرفت اور امر و نہی کی حقیقت معلوم
ہوتی ہی اور اس علم سی آدمی دنیا مین نیکنامی اور عقبی مین شادمانی
حاصل کر سکتا ہی یہ علم اپنے دل کا جلا دینیوالا اور حیات ابدی کی صورت
دکہانیوالا اور بشر کو گمراہی سی بچانیوالا اور منزل مقصود تک
پہنچانیوالا ہی اس سی نفس کو طہارت اور روح کو کرامت حاصل
ہوتی ہی اگر اس علم کو مصلح دنیا و آخرت کہیں تو بجا اور مفتاح خزانہ
سعادت کہیں تو زیبا ہی   علم کی ساتہ عمل بہی ضرور ہی
کیونکہ جیسا عمل کو علم سی صحت ہوتی ہی ویسا ہی علم کو عمل سی زینت ہی
اور طریق آخرت مین اگر علم ہادی و رہبر ہی تو عمل توشہ و زاد
سفر ہی علم سی کمالات کی ابتدا اور عمل پر سعادت کی انتہا
ہی علم عمل کا وسیلہ اور عمل علم کا نتیجہ ہی اور حکمانی کہا ہی جس عالم
مین عمل نہین وہ اوس درخت کی مانند ہی جس مین پہل نہین اور
یہ بہی کہا ہی کہ جس عالم مین تقوی نہین وہ بے پانی کی ندی ہی اور

عمل

جس امر میں سخاوت نہیں وہ بی شہد کی مکھی ہی اور دنیا کی عزت
مال سے اور عقبی کی عزت اعمال سے ہی عقلا نے کہا ہی کہ دو شخص
مرتی وقت بڑی حسرت لیجاتی ہیں ایک وہ جسنے محنت سے دولت
حاصل کی لیکن کہانی کی مہلت نہ پائی اور دوسرا وہ جسنی
مشقت سے علم حاصل کیا اور عمل کی نوبت نہ آئی علم راہ دکہلاتا
ہی اور عمل منزل تک پہنچاتا ہی علم بلا عمل انسان کو فضیلت نہیں
دیتا جیسے نسخہ بغیر استعمال ادویہ بیمار کو صحت نہیں دیتا اور اسبات کو
یاد رکہو کہ عمل ذریعہ سعادت بلکہ وسیلہ نجات ہی چنانچہ حضرت
عیسے علی نبینا وعلیہ السلام نی فرمایا ہی کہ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند
خداوند کہتا ہی نجات پاویگا بلکہ وہی جو خدا کی مرضی پر چلتا ہی میرے
باپ اور جو نادان یہ کہتے ہیں کہ نجات کی لیے صرف ایمان
کفایت کرتا ہی عمل کی کچھ حاجت نہیں اور اسی وجہ سے علم اخلاق
کو باطل اور شریعت الہی کو عاطل سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں کاہل
اور خواہش نفس کی طرف مایل ہیں اور انکی روح کمزور
دیکھا ہی وہ تکالیف

شرعی کا بار نہین اوٹھا سکتی لہذا عمل کی حقارت اور شریعت

الہی کی اہانت کرتی ہین اور اونکا ایمان عاطل اور اونکی امید

باطل ہی چنانچہ اونکی حق مین جناب یعقوب چرخی فرماتی ہین

کہ ای بہائیو اگر کوی کہی کہ مین ایماندار رہون پر عمل نکری تو کیا

ایسا ایمان اوسی بچا سکتا ہی اور یہ کہتی ہین کہ ای واہی کم فہم

ادمی تجہی یہ کب معلوم ہوگا کہ ایمان بغیر عمل مردہ ہی باب و

اور اس سی ثابت ہوا کہ تارکان شریعت کا ایمان بیکار اور اونکی نجات

دشوار ہی اور کلام اللہ مین تو صاف موجود ہی کہ فمن یعمل

مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ص کوی شخص یہ کہی

عذر کری کہ تکالیف شرعیہ ایسی سخت ہین کہ انسان مین اتنی

طاقت نہین ہی کہ اون پر عمل کرسکی یہ عذر محض لغو ہی کیونکہ

حقیقت یہ ہی کہ انسان کو قوت زیادہ دی گئی ہی اور

تکلیف کم ہی یہان ایک حکایت بطور مثال لکہی جاتی ہی

جس سی قوت کی زیادتی اور تکلیف کی کمی بخوبی ظاہر ہوتی ہی

ص اور حدیث شریف مین ہی العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال

عمل

کیمیاء سعادت کی تیسری رکن کی دوسری اصل مین لکہا ہے
کہ ایک صوفی نی ایک راہب سی کہا کہ تو محمد رسول اللہ صلعم پر کیون
نہین ایمان لاتا راہب نی کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نی چالیس
دن تک کچہہ نہین کہایا یہ امر ایسی پیغمبر کی سوا اور کوی نہین کر سکتا
تمہاری پیغمبر نی یہ نہین کیا صوفی نی کہا کہ ہمین اپنی رسول کی امت
مین سے ایک ادنی آدمی ہون اگر چالیس روز کچہہ نہ کہاون تو تو ایمان
لاویگا اوس نی کہا ہان صوفی نی پچاس دن رات کچہہ نہ کہایا اور کہا کہ
اور زیادہ صبر کرون راہب نی کہا ہان صوفی نی ساٹہہ روز پوری کیے
تب راہب ایمان لایا دیکہو انسان کو روزہ رکہنی مین صرف
دن بہر بہوکہی اور پیاسی رہنی کی تکلیف دی گئی ہی اور قوت اتنی دی گئی
ہی کہ ساٹہہ دن اور رات برابر بہوکہا اور پیاسا رہ سکتا ہی اب
حساب کرو کہ قوت کتنی زیادہ اور تکلیف کتنی کم ہی اگر اس تہوڑی سے
تکلیف مین کوی حیلہ کری تو محض اوسکی شرارت اور شقاوت ہی

وفضیلت بہ

ہنر وسیلۂ معاش و فلاحت سرکوب افلاس و
فلاکت موجب عیش و کامرانی سبب نشاط و شادمانی ہی بی ہنر جہان
جاتا ہی بہیک مانگتا ہی اور ہنرمند جہان جاتا ہی کچہہ کما کہاتا ہی
تجارت کو ہنر سی کچہہ نسبت نہین کیونکہ اوسکی اجرا مین زر کی
حاجت ہی اور اسکو اوسکی ضرورت نہین سوداگر زر سی زر کماتا ہی
اور ہنرمند خاک کو اکسیر بناتا ہی مرد و عورت کی ملاتا ہی اولاد پیدا ہوتی
ہی اور علم و ہنر کی اجتماع سی توامان سلطنت و دولت پیدا ہوتی
ہین بادشاہ فقط اپنی ملک سی باج لیتا ہی اور ہنرمند ہفت
اقلیم سی خراج لیتا ہی شمشیر بہائم کو صید کرتا ہی اور ہنر دولت کو
صید اور افلاس کو قید کرتا ہی کہربا گہاس کو اور مقناطیس لوہی
کو کہینچتا ہی اور ہنر چاندی اور سونی کو بعضی نی عشق کی تعریف
مین کہا ہی   در رگ روان دفینۂ او   در دست تیغ
خزینۂ او   اگر یہی شعر ہنر کی صفت مین کہتا تو مضمون کلام اعلی اور

[illegible]

لطف شعر دو بالا ہو جاتا صانع قدرت نی ہنر کو اتنی قوت
دی ہی کہ افلاس کو بھگا دیتا ہی اور مفلس کے بخت خفتہ کو جگا دیتا ہے
اور ادنی کا رتبہ بڑھا دیتا ہی اور درجۂ اعلی پر چڑہا دیتا ہے اور خداوند
عالم نی ہنر کو اکسیر اعظم کی تاثیر بخشی ہی کہ ہنرمند مٹی اٹھا لیتا ہے
اور اوسی جلا دیتا ہی یہان تک کہ سونی چاندی اور
سونی مین ملا دیتا ہے اور اوسکی قیمت مین زر خالص و طلا لیتا ہی

ذری انصاف کر ای اہل تمیز | ہنر کی سامنی پارس ہی کیا چیز
اگر سونا بنی پارس سی آہن | تو مٹی کو ہنر کرتا ہی کندن

اور اسبات کو یقین جانو کہ جہان علم و ہنر کا اجتماع ہی وہان
دولت وافر اور سلطنت دست بستہ حاضر رہتی ہی بلکہ
دولت کو وہین قیام اور سلطنت کو استحکام ہوتا ہے اور جہان یہ
دونون نہین ہین وہان سی دولت منتقل اور سلطنت زایل اور
افلاس موجود اور اقبال مفقود اور رتبا دور اور ثروت کافور

ہاون

ہو جاتی ہی دیکھو کہ انگلستان کی شہر تی ہندوستان کی
زر کو کیا کہنچا ہی کہ وہان کی شہر مند مالا مال اور یہان کی

کی شہر خستہ حال ہین —

یہ ہی کہ عادت یون جاری ہوگئی ہی کہ اگر

کسی شخص کے پاس کسی آدمی کی معرفت کچہ پیغام بہیجو تو وہ شخص

زبانی بیان پر کم اعتبار کرتا ہی گو پیغام رسان کی راست گوئی

معلوم ہو کیونکہ اوسکی بیان مین تغیر و تبدیل کا امکان ہی خواہ

قصدا ہو خواہ سہوا اور اگر اوسی پیغام کو تحریر کر کی بہیجو تو اعتبار

کر لیتا ہی گو نامہ بر دروغگو ہو کیونکہ اوس مین تغیر و تبدیل کا

اندیشہ نہین ہی یہ ہی کہ اگر کوئی معاملہ آپس مین

مقرر کیا جاے تو جانبین کو زبانی اقرار پر اطمینان نہین ہوتا اگرچہ

طرفین کو ایک دوسری کی راستی مین کچہ عذر نہو اور جب ہی

معاملہ قید تحریر مین آجاتا ہی تو جانبین کو اطمینان ہو جاتا ہے

کتابت

اگرچہ طرفین کی رائے میں شک ہو کیونکہ وہ اس میں منکر ہوں تاہم ان
اور اس میں دشوار ہی یہ ہی کہ جب حاکم کی روبرو گواہ
معاملہ پیش کیا جاتا ہے تو گواہوں کی زبانی اظہار پر حکم التفات کرنا ہی
اگرچہ کثیر ہوں اور جب کوئی تحریر پیش کیجاتی ہی تو اوسکا اعتبار کرتا ہی
اگرچہ ایک ہی ہو کیونکہ اون میں سازش آسان اور اسمین مشکل ہی

۵ قران مجید کی سوا

۵ دنیا کی سب کتابین خواہ مذہبی ہوں خواہ غیر مذہبی
ہوں لیکن سب کا وجود کتابت ہی پر منحصر ہے الا قران مجید و فرقان
حمید اسکا محتاج نہیں ہی کیونکہ اوسکی حافظ جا بجا موجود ہیں انبیا
صاحب اعجاز علیہم السلام اور اولیای کرام اور سلاطین عالی قدر و
شجاعان نامدار و حکمای صاحب کمال و حسینان یوسف جمال کا
نام اسی صنعت کی بدولت ابتک دنیا مین قایم ہی اگر یہ صنعت

۵ صفحہ جہان میں

کتابت نہوتی تو کسی کا نام و نشان باقی نرہتا انبیا کی معجزوں کی
مردوں کو جلایا اور اس صنعت نی اونکی معجزوں کو جلا یا انبیا کی
جلائی

کتابت

جلائی ہوئی چند روز تک زندہ رہی ہیں اور اس صنعت کی جلائی
ہوئی اب تک زندہ ہیں سکندر نے آب حیات ہیں چکھا مگر اوسکی نام کو
اس صنعت نے اب تک زندہ رکھا البتہ آب دوات کو اگر آب حیات کہیں تو
روا اور شجرۂ قلم کو شجرۂ زندگی کہیں تو بجا ہی اور اس صنعت کا
یہ ہی کہ جو چیز قید کتابت میں آجاتی ہی وہ اگرچہ دنیا سے
مفقود ہو جاتی ہی لیکن کتاب میں موجود رہتی نہ کچھ کمیت میں
نہ کیفیت میں نقصان ہوتا ہی اور جس وقت چاہو اوسکا معاینہ
کر سکتی ہو لکڑی کا صندوق مال کی حفاظت اور کاغذ
کا صندوق کلام کی حفاظت کرتا ہی اور شیشہ کا آئینہ محسوسات
کی صورت اور کاغذ کا آئینہ معقولات کی صورت دکھلاتا ہی
جو چیز قید کتابت میں آجاتی ہی وہ مدت دراز تک ثابت و قائم
رہتی ہی راقم معدوم ہو جاتا ہی لیکن مرقوم موجود رہتا ہی راقم کے
خاک پامال ہوتی ہی اور مرقوم بحال رہتا ہی کاتب دنیا سی مفقود

کتابت

جہان انسان   ہوجاتا ہی لیکن اوسکا یادگار موجود رہتا ہی
کی سارے حال ہو وہاں کتابت کی وسیلہ سی عرض حال کر سکتا ہی
چنانچہ کاتب ہندوستان میں ہی اور مکتوب انگلستان میں اور کاتب
چاہ زندان میں اور مکتوب بارگاہ سلطان میں اور کاتب کو دروازہ تک
آنے کی ممانعت اور مکتوب کو اندر جانی کی اجازت ہوتی ہی
یہ بھی کہ جو راز کتابت کی وسیلہ سی کہا جاتا ہی وہ کسی پر فاش
نہیں ہوتا زبان کا بیان قاصد پیغامبر سنتی ہیں اور قلم کا بیان رسول
نامہ بر بھی نہیں سنتی کاتب ہزار آدمیوں کی روبرو اپنا مطلب مکتوب
الیہ سی بیان کرتا ہی لیکن تیسرا اوس سی آگاہ نہیں ہوتا
یہ بھی کہ کاتب کو زبان کی ضرورت اور کان کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ اگر
کسی عارضہ سی کسی کی زبان بند ہو جاوے یا آدمی بولنی کی ممانعت کیجاوے تو بذریعہ
کتابت اپنی مطلب کا اظہار اور مقصد کو بخوبی آشکار کر سکتا ہی اور ایسا ہی اگر قوت سامعہ
معدوم ہو جاوے تو دوسری کا حال بوسیلہ کتابت معلوم کر سکتا ہی —

جاہل

جہل سب برائیون کو شامل اور سب قبائح اسمین داخل اور جمیع معائب
مین موجود بلکہ کل نقایص اسی سے ہوتی ہین یہ تو ظاہر ہی کہ جملہ صفات
حیوانی مثل حسیت و شہوت و غضب وغیرہ مین انسان بہایم شریک ہین اور ان
خبر دن مین ان دونون مین کچہ فرق نہین ہان فرق اسقدر ہی کہ انسان
علم رکہتا ہی اور بہایم اس نعمت سے محروم ہین تو جو شخص علم نہین رکہتا وہ
آدمیون مین داخل نہین ہو سکتا کیونکہ اونکی سیرت نہین رکہتا اور بہایم مین بہی
شامل نہین ہو سکتا کیونکہ اونکی صورت نہین رکہتا بلکہ ایسی شخص کے
حق مین اس شعر کا مضمون منتا ہی میان این و آن ماندہ
ام من از ین سو ماندہ زانسو راندہ ام من اور اگر صورت انسانی
کی رعایت سے جاہل کو انسان کہنا روا ہوگا تو سیرت بہیمی کی جہت
بہایم کہنا بہی بجا ہوگا اور بزرگون نے کہا ہی کہ جاہل کو دنیا مین ندامت
و شرمساری اور عقبی مین ذلت و خواری ہی چنانچہ شیخ سعدی کا قول ہے
سرانجام جاہل جہنم بود که جاہل نکو عاقبت کم بود اور اگر خوب
اور حدیث شریف مین ہی ما اتخذ اللہ ولیا جاہلا قط اور اگر خوب

جہل

غور کیجیے تو جاہل آپ کو کس امر مین ہاتھ سے ہنر جانتا ہے اگر صورت پر ناز
کرتا ہے تو اوسکی کیفیت یہ ہے کہ یہ اپنے نزدیک خوبصورت ہے لیکن عاقلون
کی نزدیک اسکی کچھ حقیقت نہین بلکہ بہائم مین بعضی ایسی ہین کہ
اونکی صورت پر یہ خود فریفتہ اور اونکی شکل پر شیفتہ ہوجاتا ہے چنانچہ
کبوتر کو صرف صورت دیکھنے کو پالتا ہے اور خادمون کی طرح اونکے
خدمت بجالاتا ہے اور اسکی صورت ایسی کریہہ ہے کہ سب جانور اسسے
بھاگتے ہین اور اگر قوت پر نازان ہے تو ظاہر ہے کہ ہاتھی کی برابرے
اور گینڈے کی ہمسری نہین کرسکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چیونٹے
اپنے جسم کا دس گونہ بار اپنی بلندی پر چڑھا لیجاتی ہے اور یہ اپنے مقدور کا
نصف بار بھی نہین اٹھا سکتا اور ظاہر ہے کہ ایک مکھی سے دق ہو
حیران اور ایک کھٹمل سے تمام رات پریشان رہتا ہے اور اگر دلیری پر فخر
کرتا ہے تو شیر سے کچھ مناسبت بلکہ کتے سے کچھ نسبت نہین رکھتا اور اگر حس
حرکت مین دیکھیے تو چیونٹی اور مکھی کی برابر ذکی الحس اور لطیفی و بلی کی برا

کہ

سے بیچ الحرکات نہیں اگر یہ کبھی کہ یہ بولتا ہی تو یہ بھی کچھ موجب شرف
نہیں ہو سکتا کیونکہ جس طرح اسکو چند الفاظ معلوم ہین اوسی
طرح توتا او مینا ہی چند الفاظ پر قادر ہین اور جیسا کہ یہ اونکی معنی نہین
سمجھتے ویسے جاہل ہی بہت الفاظ کی معنی نہین جانتا اور جیسا کہ
یہ چند الفاظ سی اپنی امور ضروری کا انتظام کرتا ہی اوسی طرح بہایم
بہی چند الفاظ سی اپنی چند امور ضروری کا انصرام کرتی ہین دیکھو مرغی
جب کسی طرف کو جاتی ہی تو ایک طرح کی آواز کرتی جاتی ہی اور بچی
اوسکی آواز کو سنکی اوسکی پیچھی چلی جاتی ہین اور جب ہین ہر کوئی دانہ دیکھتی
ہی تو دوسری طرح کی آواز سی اپنی بچون کو بلاتی ہی اور بچی اس مطلب کو
سمجھکی ایکبارگی دوڑتی ہین اور جب چیل یا کوئی کو دیکھتی ہی تو اور
طرح کی آواز کرتی ہی اور بچی اوس مطلب کو سمجھکی آپ کو چہپاتی ہین اور جب بلی
کو دیکھتی ہی تو اور طرح کی آواز کرتی ہی اور بچی اوس مطلب کو سمجھکی اگر
گوشہ مین ہوتی ہین تو بھاگ کر بناہ کی لی میدان مین آجاتی ہین اور

گردن اٹھا کی دہر اودہر دیکھتی لگتی ہین اور جب سانپ کو دیکھتی ہی
تو اور طرح کی آواز کرتی ہی اور انڈا دینی کی بعد اور طرح کی آواز کرتی
ہی جس سی لوگ مطلع ہو کی انڈا اٹھا لیتی ہین اور جب انڈا دینی کی
آتی ہی تو اور طرح کی آواز کرتی ہی جس سی معلوم ہوتا ہی کہ اب انڈی
دیگی اور جب گرک ہوتی ہی تو اور طرح کی آواز کرتی ہی جس سی معلوم
ہوتا ہی کہ اب انڈی سیندیگی اگر یہ کہی کہ یہ مکان خوب بناتا ہی
تو بیا اس سی کہین اچھا مکان بناتا ہی اور شہد کی مکہی جیسا مکان
بناتی ہی ویسا عاقل انسان ہی نہین بنا سکتا جاہل کا کیا ذکر
ہی اور اگر یہ کہی کہ یہ غذا اچھی طیار کرتا ہی تو شہد کی مکہی جس لذت
و منفعت کی غذا طیار کرتی ہی ویسی لذیذ غذا اور مفید دوا کوئی
طبیب ہی نہین طیار کر سکتا جاہل بیچارہ کس حساب مین ہی اور جو
پہر غذا یہ طیار کر سکتا ہی وہ بہائم ہی طیار کر سکتی ہین بلکہ ایک
حکایت حسب حال بطور مثال لکہی جاتی ہی کسی شہر مین ایک

مہاجن

بہیل

تہا حجام ... تہا اوسنی ایک روز مچھلی کہائی ایک کانٹا اوسکی حلق
مین چبھ گیا اوسکی نکالنی مین کوی تدبیر سودمند نہوی ایک روز
دردسی بیچین ہوکی کوٹہی پر ٹہلنی لگا اوسکی متصل ایک سپاہی
رہتا تہا اوسکی پاس ایک بندر تہا وہ دال چاول وغیرہ بندر
کو دیکی اپنی کام پر چلا جاتا تہا اور بندر اوسکی معاودت کی
بیشتر کہانا طیار کر رکہتا تہا اوس روز سپاہی ایک مرغی
ذبح کرکی بندر کو دی اور آپ نوکری پر چلا گیا بندر نی مرغی
کا چمڑا ادہیڑ کی کنارہ رکہدیا اور مسلم مرغی ایک کٹالی مین رکہکی
ب پانی لینی کو اندر گیا اسی عرصہ مین ایک چیل جہپٹی
اور مرغی کو اوٹہا لیگئی بندر نی آکی مرغی کو نہ پایا سمجہا کہ چیل
اوٹہا لیگئی غرض مرغی کا چمڑا اپنی بدن پر الٹا لپیٹا اور صحن
مکان مین جاکی لیٹا اتفاقاً ایک چیل اوسپر جہپٹی اور جون ہی
بندر کو چہوسی پکڑا بندر نی کمال تیزی سی اوسکی گردن پکڑی

اور گلا گھونٹ کی مار ڈالا یہ تماشا دیکھتی ہی مہاجن کو اتنا تعجب
ہوا کہ بی اختیار قہقہہ مار کی ہنسنی لگا اوس ہنسی کی حرکت
کا کانٹا نکل گیا اور درد سی نجات پائی بندر نی جب کہ گوشت پکانی
طیار کیا جب سپاہی آیا تو بندر نی دیگچی لا کی آگی رکھی تو اوس نی
کھانا شروع کیا تھا کہ مہاجن نی اوس کی واسطے کھانا بھیجا
اور بہت غصہ کر کی سپاہی کو ہزار روپی دی کی بندر کو مول لیا اب دیکھو
کہ کیا نا بکاری کی سوا جو حکمت و تیزی بندر سی ہوئی وہ نہ کسی جاہل
سی ہو سکتی ہی نہ عاقل سی اور جو قیمت اوس بندر کی تھی
وہ قیمت جاہل کی کہاں ہی بلکہ جاہل کی سب کام خراب و ابتر
اور وہ خود جامہ انسانی سی باہر اور اوسکی باتوں سی کانوں کو
نفرت اور اوسکی وجود سی نوع انسانی کو ذلت اور وہ خود ذلیل
و ناکام اور اوسکا نام خاندان اوسکی سبب علم سی بدنام ہوتا
شرفا اوسکی ملاقات سی پرہیز اور عقلا اوسکی صورت سی
گریز

گریز کرتی ہین اور کوئی اوسکی خاطر و مدارات اور اوسکی
باتون پر التفات نہین کرتا کیونکہ اوسکی تقریر بی ربط و ناہموار
اور اوسکا مقصد سمجہنا نہایت دشوار اور وہ خود اداے
مطلب مین عاجز و ناچار ہوتا ہی زبان سی مخاطب ہان ہان
اور نہین کرتا ہی لیکن دل اوسکی باتون سی پریشان اور
طبیعت کو خلجان ہوتا ہی اور جاہل جیسا کہ اپنی مطلب کی اظہار
کی طاقت نہین رکہتا ویسا ہی دوسری کی بات سمجہنی کی بہی
لیاقت نہین رکہتا لہذا اوسکی مخاطب و مخاطب دونون پشیمان
اور وہ خود نیک و بد کی تمیز مین حیران ہوتا ہی جاہل اگر دولتمند
تو اہل غرض روبرو اوسکی خوشامد و عزت کرتی ہین اور پیٹہ پیچہی
لعنت و مذمت کرتی ہین اور اگر مفلس ہی تو زندگی کو
اوس سی عار و ننگ اور جسکو دنیا اوسکی لئی ننگ ہی یا دریوزہ
گدائی یا مثل گاو و خر بارکشی یا چوری اور بدمعاشی کرتا ہی اگر

۳ جہل

کوئی شخص بنظر انصاف دیکھے تو سمجھیگا کہ کتنا بڑا عیب ہے
کہ اشرف المخلوقات اسکی سبب سے سانپ و خوک سے کمتر اور
ملایک کا ہمسر کل بہایم سے بدتر ہو جاتا ہے دیکھو کتنا صاحبان انگریز
کی ساتھ بگی پر سواری اور جاہل اوسی گنی کی خدمتگذاری کرتا ہے
اور کیتے کرسی پر بیٹھ کی آرام اور جاہل جہلا یا خانہ صاف کرنے کا
کام پاتے ہیں اور اسی الہ آباد میں ہم دیکھتے ہیں کہ علم کی بدولت
چماروں کی لڑکے بابو صاحب کہلاتے ہیں اور ہزاروں روپیکا رفعند
رکھتے ہیں اور مکان میں بہی خوشی کرتے ہیں اور شرفائی لڑکی
جہالت کی سبب سے برہنہ و گرسنہ گدای یا بدمعاشی یا بارکشی کرتی
ہیں حیا خصلت شریف و سیر لطیف ہے
مانع کفر و عصیان بلکہ تمام فضایل کی کان اور بحکم حدیث شریف شعبہ ایمان ہے
اول مدارج فضل و کمال اور زینت حسن و جمال ہی اگرچہ حیا
ہر شخص کیلیے بہتر ہے لیکن شرفا نامحرم و جوانان خوبرو زنان پردہ نشین

تخیہ ان

حسینان مہ جبین کی لیی ضرورتر ہی حکمائی کہا ہی کہ حسن

سین مین بن حیا ہنین وہ اوس نگین کی مانند ہی جس مین جلا

نہین … وقاحت و بیحیائی باعث ذلت

و رسوائی ہی اسکی سبب تن مرد خفیف و بی توقیر ہوتا ہی

اور عورت کی فضیحت و تحقیر ہوتی ہی اسسی انسان خستہ

و خوار اور بدنام و بی اعتبار ہوتا ہی اور انواع ذلت اسکی

پیدا اور طرح طرح کی خرابیان اسسی ہویدا ہوتی ہین

پہلی تو انسان کی ننگ و ناموس مین نقصان اور آخر کو دو بوشت

و قلبیان ہو جانا ہی … صفت

ہنر ہین فضائل حمیدہ و خوشتر ہین خصائل پسندیدہ سے

مرغ دل کو صید کرنی کی لیی دام بنانی اور دشمن کو قید کرنی

کی لیی کمند بنانی ہی عجب سحر ہی کہ تمام عالم اسسیر فریفتہ ہی اور

طرفہ جادو ہی کہ کل جہان اسسیر فریفتہ ہی اسسی رشتہ محبت کو

استحکام اور سلسلۂ الفت کو قیام ہوتاہی خوش خلقی انسان کا یار
ہمدم ہی کہ ہر وقت اعانت پر آمادہ اور حمایت پر استادہ
رہتاہی جسی یہ سپر حاصل ہی اوسی بدخواہوں کے وارسی کچہ
دہشت نہیں اور جسی یہ ہتہیار ملا اوسی تیر و تلوار کی ضرورت نہیں
اور جسی خدائی یہ جمال عنایت کیا اوسی حسن و جمال سی بہی مستغنی
کیا حسن صورت اگر مردمیں ہو تو مرد کو عورت کو عزیز اور عورت
میں ہو تو مرد کو عزیز ہی اور حسن سیرت حسین ہو وہ ہر دل عزیز
ہی بیانک کہ یہ صفت محمود اگر خادم وایاز میں ہای جای تو
سلاطین مملکت اوسکی نازبردار اور ارکین دولت اوسکی
فرمانبرداری کرتی ہیں چنانچہ بوستان میں لکہاہی

یکی خردہ بر شاہ غزنین گرفت | کہ حسنی ندارد ایاز ای شگفت
گلی را کہ نی رنگ باشد نہ بوی | غریب است سودای بلبل بروی
بمحمود گفت این حکایت کسی | بہ پیچید ز اندیشہ بر خود بسی

کہ عشق من

که عشق من ای خواجه بر خوی اوست — نه بر خد و بالای نیکوی اوست

کج خلقی و بدزبانی خصایل شیطانی

سے ہیں مادہ رنج و ملال باعث جنگ و جدال مفرق رشتۂ

محبت مورث دشمنی و عداوت ہی جس میں یہ خصلت بد پائی جاتی ہے

اوسکے اپنے اور بیگانے بیزار اور دوست و احباب گریز کرتے ہیں

اگر محتاج ہو تو کوئی اعانت نہیں کرتا اور بیمار ہو تو کوئی عیادت

نہیں کرتا جہاں جاتا ہے ذلیل و خوار ہوتا ہے جسکے پاس بیٹھتا ہے وہ

بیزار ہوتا ہے یار و اغیار اوسکی ملاقات سے احتراز کرتے ہیں

عزیز و اقارب ~~ملاقات سے احتراز کرتے ہیں~~ بات کہتے ہیں

ڈرتے ہیں اس سبب سے لوگ اوسے کچھ سکھلاتے نہیں اوسکا

نقصان صریح دیکھتے ہیں لیکن بتلاتے نہیں اور اکثر دیکھا ہے کہ

بدزبان سے دوسرے کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ اوسی کا زیان ہوتا ہے

حکمانے کہا ہے کج خلق ہمیشہ مغموم اور عیش و عشرت سے محروم

رہتا ہی کج خلق یہان آتش غم مین جلتا ہی اور وہان آتش جہنم
مین جلیگا حدیث شریف مین ایا ہی کہ نہ کج خلق کی توبہ قبول
اور نہ اوسکی عبادت مقبول ہوتی ہی حکمائی کہا ہی کہ کج خلقی آدمی
کا ایسا دشمن ہی کہ ہر وقت اوسکی سر پر سوار رہتا ہی اس سبب سے
وہ جہان جاتا ہی ذلیل وخوار ہوتا ہی اور اکثر دیکھا ہی کہ جس مکان
مین لوگ خوش خلق ہین وہ معمور و آباد ہی اور صاحب مکان مسرور
وشاد ہین اور جس مکان مین لوگ بدخلق ہین وہ ویران وبرباد
ہی اور صاحب مکان پریشان وناشاد ہین

صبر

مقاصد تک پہنچاتا ہی مفاسد سی بچاتا ہی اس سی مہمات کا انصرام
مشکلات کا انجام ہوتا ہی اس سی دنیا مین صلاح اور دین
کی اصلاح ہی اور خداوند عالم صابر کی ہمراہ ہی ان اللہ مع
الصابرین اسکا گواہ ہی لہذا صابر ہمیشہ کامیاب اور شتابکار ہمیشہ
خراب رہتا ہی صبر سی جنت وآرام اور عزت واحترام ہی۔

مفلح

مفتاح خزانہ سعادت اور کلید باب شادمانی و کرامت ہی اور
صبر کی کئی قسمین ہین ترک مکافات اور عفو تقصیرات
ہی اور یہ شدت غضب مین بہت دشوار ہی چنانچہ امام
بحق صابر مطلق شبر کردگار وصی احمد مختار غالب علی کل
غالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ چار کام
چار وقتون مین بہت دشوار ہین بخشش عسرت مین اور پارسائی
خلوت مین اور عفو او سوقت جب غضب کی شدت ہو
اور قول حق اوسکی آگی جس سی خوف یا حاجت ہو
کو برداشت کرنا اور مہالک مین ثابت قدم رہنا اور یہ فضیلت
جو امردون اور بہادرون کو حاصل ہوتی ہی بہت منون کو
نہین ملتی چنانچہ حکمائی کہا ہی کہ چار کام چار وقتون مین دشوار
ہین پارسائی جوانی مین اور شکر گذاری عیش و کامرانی مین اور
صبر مصیبت مین اور استقلال آفت مین معصیت سی اجتناب

کنارہ کرنا اور اسباب کو یاد رکہو کہ جس قدر معصیت میں صعوبت
ہی اوسی قدر اوس سی بچنی میں سہولت ہی اور جس قدر معصیت
میں سہولت ہی اوسی قدر اوس سی بچنی میں صعوبت
ہی لہذا فعل کا گناہ کم اور زبان کا گناہ ہر دم ہوتا ہی
عبادت کی مشقت کو باسانی گوارا کرنا اور یہ کسالت کی حالت
میں دشوار ہی اور ہر حال صبر جیسا کہ خلق اللہ کی نزدیک نہایت ممدوح
و پسندیدہ اور خدا کی درگاہ میں مقبول و برگزیدہ ہی ویسا ہی
اوسکی تحصیل میں دشواری و دقت اور اوسکی تکمیل میں سختی درپیش
ہی چنانچہ مورخین کا اتفاق ہی کہ اس فضیلت کی تکمیل جیسی کہ
جامع انواع فضیلت سید جوانان جنت مظلوم تشنہ دہن گرفتار
رنج و محن جناب حضرت امام حسین علیہ السلام اور اونکی اصحاب
والا مقام نی کی ہی ویسی ابتدای پیدایش سی آج تک کسی
سی نہین ہو سکی

جزع و بی تابی باعث

خرابی و موجب قہر الہی اور سبب ہلاکت و تباہی ہے تو ظاہر
ہی کہ جو حادثہ واقع ہوتا ہی وہ سب خدا کی مرضی سی ہوتا ہے
تو جو شخص کسی حادثہ کی شکایت کرتا ہی وہ حقیقت میں خدا
کی مرضی سی کراہیت کرتا ہی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جو کچھ خدا کو منظور ہی وہ ضرور ہوگا اگر تو صبر کریگا تو تجھکو
ثواب ہوگا اور جزع کریگا تو عذاب ہوگا

تواضع باعث عزت و سربلندی اور موجب سعادت و ارجمندی
اور دلیل اثابت و دانشمندی اور سبب حصول راحت
و خورسندی ہی یہ کیا خوب بات ہی کہ خاکسار اپنی نزدیک
ذلیل و خوار ہی لیکن خلق اللہ کی نزدیک باعزت و اعتبار ہے
اگرچہ تواضع ہر شخص کی لیے بہتر ہی لیکن شرفا و امرا کی لیے ضرور تر
ہی کیونکہ تواضع زیور شرافت و زینت امارت ہی اور اس
بات کو یاد رکھو کہ جو عزت خدا نے دی ہی اوس سی تواضع سے
کچھ نقصان نہیں ہوتا اور جو رتبہ خدا داد ہی اوس میں کبھی بان

نہین ہوتا اور جو عزت تواضع سی جاتی رہی اوسکا عدم وجود
برابر بلکہ اوسکا عدم وجود سی بہتر ہی ایک بادشاہ
نی کسی شخص کی بہت تعظیم کی ایک مصاحب نے کہا کہ اس قدر
تواضع کرنی سی ہیبت شاہی جاتی رہتی ہی بادشاہ نی جواب
دیا کہ جو ہیبت تواضع سی جاتی رہی اوسکا جانا ہی بہتر ہی
کبر موجب ہلاکت و باعث شقاوت ہی اور اوسکا
سبب حماقت وجہالت اور غفلت و سفاہت ہی متکبر اپنی
نظرون مین سب سی اعلی اور غیرون سی بالا ہی لیکن غیرون
کی نظرون مین ادنی و رذالہ ہی اور فروتن اپنی نزدیک سبہون
سی ادنی لیکن اورون کی نزدیک سبہون سی اعلی ہی اے
نفس تو کس بات پر تکبر کرتا ہی پہلی تو خاک تہا پہر ایک قطرہ
ناپاک بنا اور صلب پدر تیرا پہلا مقام اور رحم مادر دوسرا
مقام ہوا اور خون حیض سی تیری غذا اور اوسی سی نشو و نما
ہوئی

ہوئی اور جب تک تو بقید حیات و زندگی ہی تب تک

حمال نجاسات وگندگی ہی اور جب مر جاویگا تو تیرا گوشت

کیڑی کھاوینگی اور تیری ہڈیان سگ و خوک پامال کرکی خاک

مین ملاوینگی اب انصاف کرکہ تجہی اپنی ذات سی متنفر ہونا

اچہا یا متکبر ہونا زیبا ہی حکمائی کہا ہی کہ ملک الموت انسان کی

جان لیجا اور قبر مین کیڑا اوسکا پوست و استخوان لیگا اور وارث

اوسکا مال لیگا اور مدعی ثواب اعمال لیجاوی کہ کہ تجہکو خود بینی

وتکبر کرنا یا افسوس و تحسر کرنا چاہیی ای عزیز جیساکہ روئیدگی

زمین نرم مین ہوتی ہی سخت زمین مین نہین ہوتی اوسی طرح حکمت

و دانائی فروتنی کی دل مین قرار پکڑتی ہی متکبر کی دل مین نہین ٹہرتی

حکمائی کہا ہی کہ جسطرح باغ مین کبر و خودستائی اوس کی علم

نیز کی رونق ہی شیخ سعدی ایک حکایت اس مضمون

کی خوب نظم کی ہی یکی

اور اسباب کسوت یا دیگر ہوکہ
اور انسان کو جہالت مین
غرور و تکبر مین مبتلا کرتی ہی
مبتلا و علم [illegible]

یکی در نجوم اندکی دست داشت | ولی از تکبر سری مست داشت

بر کوشیار آمد از راه دور | دلی پر ارادت سری پر غرور

خردمند از و دیده بر دوختی | یکی حرف حکمت نیاموختی

چو بی بہرہ عزم سفر کرد باز | بدو گفت دانای گردن فراز

تو خود را گمان بردہ پر خرد | انائی کہ پر شد دگر چون برد

ز دعوی تہی آی تا پر شوی | تو از خود پری زان تہی میروی

خیر خواہی و نصیحت ایک عمدہ فضیلت ہے

اسکی سبب سے باہم محبت اور اس میں الفت رہتی ہے اور جہاں یہ صفت محمود پائی جاتی ہے وہاں راہ مخاصمت مسدود اور لوگ اکثر شاد و مسرور اور غم و اندوہ سے دور رہتی ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ اس خصلت سے بنائے دوستی کو استقلال اور رد دشمنی کا استیصال ہوتا ہے لہذا انسان کو لازم ہے کہ حتی الامکان اسکی تحصیل میں کوشش اور دوسروں کو اسکی اکتساب کے فہمائش کرے

اور

اور جیسا کہ نصیحت کرنا بہتر فضایل سے ہے ویسا ہی نصیحت سننا

بھی خوشترین فضایل سے ہے اور جو شخص آج نصیحت کا عامل

نہیں ہوتا وہ کل فضیحت کا حامل ہوگا حسد بدترین رذایل

سے ہے اور امراض نفسانی میں سب سے شدید ہے حاسد کو

دنیا میں انتشار و پریشانی اور عقبی میں عذاب جانسوز و نیران

ہی ہمیشہ گرفتار حزن و الم اور مبتلائے غصہ و غم رہتا ہے کیونکہ جب کسی کو

عیش و طرب میں دیکھتا ہے تو اوسے رنج و تعب ہوتا ہے اور اوسکا

زوال چاہتا ہے اور وہ ہو نہیں سکتا تو اپنی نفس پر غصہ و غضب

کرتا ہے اور محسود بعنایات الہی خوشنود رہتا ہے اور حاسد مغموم اور

بدشمن خدا موسوم اور اوسکا عمل خیر محسود کے نامہ اعمال میں مرقوم

ہوتا ہے کیونکہ حاسد الطاف الہی کو بے محل جانکے اپنی خواہش

کے موافق رد و بدل چاہتا ہے اور چونکہ روز ازل مقدر ہو چکی ہے اور

کوئی چیز اوسکی تبدیل و تغیر میں کچھ اثر نہیں کرتی لہذا نہ حاسد کو

کچھ فایدہ ہوتا ہی نہ محسود کو کچھ ضرر حکما نی کہا ہی کہ حسد ایسا
زخم ہی جسکی لیی کچھ مرہم نہین بلکہ درد والم ہمیشہ تازہ اور محنت وغم
بی اندازہ رہتا ہی بزرگون نی کہا ہی کہ حاسد کی واسطی چار چیزین
ہین مجالس مین ذلت اور ملایکہ سی لعنت اور خلق سی اندوہ
وغم اور سکرات مین شدت درد والم

تانی ووقار سیرت اخیار وخصلت ابرار وجامع فواید بیشمار
ودافع شر اشرار ہی اور جو کام بفکر تام کیا جاتا ہی اوسکا انجام
نیک ہوتا ہی اسیواسطی عقلا نی کہا ہی دیر اید درست اید
تعجیل خرابی کی دلیل سیرت شیطان لعین مجرب
دنیا ودین ہی اور معجل وشتابکار ہمیشہ ذلیل وخوار جہلا مین اور بیاعتبار
عقلا مین شرمسار ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ جو کام بی تامل کیا جاتا ہی
اوس مین اکثر نقصان وزیان اور اوسکا فاعل نادم وپشیمان
ہوتا ہی اسیواسطی کہا گیا ہی کہ التانی من الرحمن والعجلة من الشیطان

اور اصل

اور اصل یہ ہی کہ ہر کام مین اعتدال کا خیال رکھی نہ اتنی جلدی
کری کہ خراب و ابتر ہو جاے اور نہ اتنی دیر کری کہ وقت گذر جاے
حکمانی کہا ہی کہ جو سستی کرتا ہی وہ درمیان مین رہتا ہی اور جو
جلدی کرتا ہی وہ ٹہوکر کہاتا ہی اور جو آہستہ چلتا ہی وہ منزل
پر سلامت جاتا ہی سچ ہی کہ تعجیل خرابی کی دلیل اور دور اندیشی اپنے
نیک بختی کی سبیل ہی شیخ سعدی نے خوب کہا ہی

صبوری کند ہر کرا دین بود   کہ تعجیل کار شیاطین بود

حلم باعث محبت و اتحاد دافع شر و فساد سبب عزت دنیا مین
و اعتبار عقبی مین موجب رحمت پروردگار ہی اور آتش جدال کو
ایسا بجہاتا ہی جیسی پیاس کو آب زلال غصہ اور نیم دونون
ذایقہ مین حنظل سی بدتر ہین لیکن کہانی کی بعد دونون
فایدی مین عسل مصفی سی بہتر ہین کیونکہ وہ دافع جنون ہی اور یہ
جون شیر سی مقابلہ کرنا اور ہاتہی سی لڑنا مردانگی نہین دیوانگی

ہی بلکہ حقیقی شجاعت حلم ہی کہ اگر اپنی حالت پر قایم رہی تو اوس میں
سی دونوں جہان میں عزت ہی اور اگر مقلوب ہو تو کبہی ملخ سے
اور اوس سی کہانی کی لذت ہی اور کبہی گہی ہی اور اوس سی بدن
کو طاقت ہی اور کبہی محل ہی اور وہ مقام آرام ہی اور کبہی حمل
ہی اور اوس سی نسل کا قیام ہی اب دیکہو کہ اس ایک فضیلت
میں کتنی فضیلتیں اور اس ایک نعمت میں کتنی نعمتیں ہیں
اور جیسا کہ حلم قفل باب فتنہ و فساد ہی ویسا ہی غضب کلید باب
جدل و عناد ہی ... غصہ و غضب مورث
عوارض نفسانی موجب امراض جسمانی اور اوسکی شدت باعث
مرگ ناگہانی اور دوام سبب ضعف و ناتوانی ہی اور جیسا کہ حلم
دافع فساد اور باعث نجات ہی ویسا ہی غضب مورث بلیات و موجب
مرگ مفاجات ہی یہ خصلت خبیثہ عقل کو تباہ اور انسان کو گمراہ کرتی
ہی جناب پیغمبر صلعم نی فرمایا ہی کہ جیسا سرکہ شہد کو ویسا ہی غصہ
ایمان کو

ایمان کو خراب کرتا ہی اس سی الفت کی بیخ کنی اور دوستون
سی دشمنی ہوتی ہی اہل و عیال وحشت اور عزیز و اقارب نفرت
کرتی ہین لڑکی سخریہ و استہزا اور اراذل ٹھٹھا کرتی ہین خیرخواہ کم
اور بدخواہ زیادہ ہوتی ہین امور معاش مین خلل ہوتا ہی لہذا
صاحب غضب اکثر مغموم اور عیش و عشرت سی محروم رہتا ہی
اگرچہ جہلا اسی شجاعت و مردانگی کہتی ہین لیکن حق یہ ہی کہ یہ محض
جہالت و دیوانگی ہی چنانچہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ غصہ
جنون ہی اور حضرت کا یہ ارشاد بجا ہی کیونکہ صاحب غضب شدت
کی حالت مین بہائم و جمادات کو گالیان دیتا ہی اور اپنی کپڑی
پہاڑتا ہی اور گاہ گاہ ظروف و آلات کو توڑتا ہی اور کبہی اپنا
منہ پیٹتا ہی اور کبہی سر پہوڑتا ہی خواہ محض التکیس اور گاہ گاہ روتا ہی
و غل اور شور مچاتا ہی اور کبہی فاقہ کرتا ہی اور یہ حرکتین صریح
جنون پر دلالت کرتی ہین اور بعضی ایسی دیوانی ہوتی ہین کہ دشمن

سے دبتے ہیں اوس سے انتقام نہیں لے سکتے بلکہ اوسکا غصہ احباب
و تابعین پر نکالتے خواہ محض تسکین کے لیے خواہ اسلیے کہ ایسی حرکتیں
دیکھکے دشمن اوسے شجاع سمجھکے ڈر جاینگے لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
دشمن اپنے مقابلہ میں عاجز و ناچار سمجھکے اوسے زیادہ دباتے
ہیں اور احباب و تابعین اوسکی یہ بے انصافی دیکھکے دشمن ہو جاتے
ہیں اور جسکسی زور آور سے مقابلہ ہو جاتا ہے تو منہ کی کہاتا ہے
چنانچہ شیخ سعدی نے ایک حکایت خوب نظم کی ہے

یکی پند میداد فرزند را ۔ نگہدار پند خردمند را
مکن جور بر خردگان ای پسر ۔ کہ یک روزت افتد بزرگی بسر
نمی ترسی ای کودک کم خرد ۔ کہ روزی پلنگیت برہم درد
بخردی درم زور سرپنجہ بود ۔ دل زیردستان ز من رنجہ بود
بخوردم یکی مشت زور آوران ۔ نکردم دگر زور بر لاغران

اور لطف یہ ہے کہ جب مجنونانہ حرکتیں کر لیتا ہے اور ندامت اٹھا

لیتا ہے

لتا ہی تو اپنی نفس کو ملامت اور ان حرکتوں پر لعنت کرتا ہی اور
جونکہ یہ حرکتین صریح جنون پر دلالت اور صاحب غضب کو مبتلای بلا کرتی
کرتی ہین لہذا انسان کو جاہیی کہ اپنی نفس کو اس مہلک بیماری سے
بچای اور اس شیطانی فعل کی نزدیک نہ جای

مصالحت سی دل کو ارام و اطمینان اور اکثر مکروہات سی امن
و امان رہتا ہی اس سی گہرون مین شادی ستیون مین ابادی
اس سی سلاطین کو اسایش خزانہ کی افزایش فوج مین نظام
سلطنت مین استحکام رہتا ہی اور جس ملک مین یہ صفت پای
جاتی ہی وہ دشمن پر غالب اور ہمیشہ کامیاب رہتا ہی اور جہان
اوسکی خلاف ہی وہ ہمیشہ مغلوب و خراب رہتا ہی عاقل کو چاہیے
کہ دشمن سی اشتی و مصالحت کی تدبیر کری دشمنی و مخاصمت
کی نزدیک نہ جای حکمانی کہا ہی کہ بڑا نیک بخت وہ ہی جو دشمن کو
دوست بنانا اور بڑا بد بخت وہ ہی جو دوست کو دشمن بنانا جاہی

دیکھو اس کی اتحاد و موافقت اور یکدلی و مصالحت کی بدولت صاحبان انگریز انگلستان سی اکی ہندوستان
مین سلطنت اور یہان کی لوگ اونکی اطاعت کرتی ہین اور دیکھو اس کی فتنہ و فساد سی ہندوستان کی اکثر
زمیندار قرضدار اور افلاس مین گرفتار ہین بلکہ بہتون کی زمینداری فروخت اور جایداد سوخت ہوگئی اگر یہ نادان
اپس مین فیصلہ کر لیتی اور دغابازی و بی ایمانی اور دوسرے کی حق تلفی نکرتی تو اج یہی دربدر گدای نکرتی

امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں ہر چند کم ہوں لیکن اونکو
بہت سمجھنا چاہیے بیماری و حاجت آگ اور عداوت اور اس
بات کو خوب یاد رکھو کہ دشمن اگرچہ کمزور ہو لیکن کسی براے
اور سانپ کتنا ہی چھوٹا ہو لیکن زہر سے بڑا ہے اور خفیف
امر کی بہی کسی سے عداوت نہ پیدا کرو اور نفس عزیز کو خسیس
کی بہی ہلاکت میں نہ ڈالو بلکہ دوست کی ساتھ ایسا سلوک کرو
کہ رشتہ محبت نہ ٹوٹے اور دشمن سے ایسا معاملہ کرو کہ کشتی سر
نہ ہوتی اور اگر دشمن مصالحت چاہے تو انکار نکرو لیکن
لیکن اوس وقت زیادہ احتیاط رکھو اور ہر چند تملق کرے لیکن
ہوشیار رہو کیونکہ انسان میں بناوٹ کی قوت اور تصنع
کی قدرت ہے اس سبب سے اوسکی طینت کی حقیقت اور
طبیعت کی کیفیت نہیں کھلتی دل میں کچھ اور ہے اور زبان
پر کچھ اور ہے جو کہتا ہے وہ کرتا نہیں اور جو کرتا ہے وہ کہتا نہیں

ظاہر

ظاہر میں ایماندار معلوم ہوتا ہی اور حقیقت میں مکار ہوتا
ہی چنانچہ شمس الاخبار میں لکہا ہی کہ ایک مفلس انگریز حیلہ و
فریب سی رزق بہم پہنچا کر بسر اوقات کرتا تہا اوسنی ایک
وصیت نامہ تحریر کیا جس میں چند مفید کام اور سوسایٹی
کی واسطی چند ہزار روپی مخصوص کیی رفتہ رفتہ یہ خبر مشہور
عام ہوی لوگون کو گمان ہوا کہ یہ شخص دولتمند و نیک طینت
ہی بس جابجا اوسکی دعوتین اور مہمانیان ہونی لگین عزیز
واقارب بدین امید کہ بعد اوسکی وفات کی کچہ حصہ
دولت ہاتہ اۤجاۓ اپنی مکان پر بلانی لگی بخاطرداری مع تواضع
پیش اۤنی لگی چند ماہ تک وہ مفت میں کہایا کیا مزی اوڑایا کیا
جب وہ شخص مرا تو معلوم ہوا کہ وصیت نامہ محض لغو تہا اور وہ
خود نہایت مفلس نان شبینہ کو محتاج تہا تم بلفظہ نمبرہ ماہ جون
۱۸۷۳ اور حق یہ ہی کہ ہم کی عادتین ایک شبانہ روز میں معلوم

ہوئی ہیں اور انسان کی خاصیتیں تمام عمر میں بھی نہیں معلوم
ہو سکتیں اور علم کا امتحان ایک روز میں ہوتا ہی اور طبیعت کا
امتحان برسوں میں نہیں ہو سکتا شیخ سعدی نی خوب کہا
ہی ۔ توان شناخت بیک روز در شمایل مرد که تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم
ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم
کون جانتا ہی کہ دشمن کس حکمت سے مصالحت کرتا ہی اس دعوت
میں عداوت کریگا یا صداقت پر قایم رہیگا اور جب دوستوں کی
دوستی کا اعتبار نہیں تو دشمن کا تملق کس شمار میں ہی اور تم
خود کسی کی برائی نکرو جہانتک ہو سکی سب کے ساتھ بھلائی
کرو کیونکہ جو کوئی برا کام کرتا ہی وہ برا انجام دیکھتا ہی مثل
مشہور ہی کردہ خویش آید پیش اور اسی خوب یاد رکھو کہ
جو محبت کا بیج بوتا ہی وہ سعادت کا پھل کہاتا ہی اور جو عداوت
کی راہ چلتا ہی وہ ہلاکت کی گڑہی میں گرتا ہی

مخاصمت

مخاصمت مصدرِ اندوہ وغم مادۂ درد و الم باعث ہلاکت

جان وتن موجب پریشانی مرد و زن ہی یہ ساغر ہمیشہ

زہر ہلاہل سے مملو اور یہ جام ہمیشہ سم قاتل سے لبریز رہتا ہے

اسکی ہوا باد سموم کی طرح گل حیات کو سکہاتی اور اسکی

آگ خرمن زندگی کو مثل برق جلاتی ہی حقیقت مین یہ ایک بلا

ہی کہ گہرون کو تباہ کرتی ہی اور آگ ہی کہ بستون کو جلا کے خاک

سیاہ کرتی ہی اسی واسطی حکمانی کہا ہی کہ جو کام مصالحت سے

ہو سکی اوس مین مخاصمت نکرو اور جس کام کا انجام برا ہو

اوس مین مبادرت نکرو اور چونکہ اسکا انجام خالی از نقصان

اور خالص از زیان نہین لہذا حکمانی کہا ہی کہ ہرچند تمہارے

بدن مین قوت ہو لیکن کسی سے مخاصمت نکرو اور ہرچند تمہارے پاس تریاق

مجرب ہو لیکن زہر کہانی پر جرأت نکرو یہ بلا اگر بادشاہون

کی درمیان مین ہو تو ممالک کو تاراج اور ملوک کو بی تخت وتاج

بلکہ فقیر و محتاج کر دیتی ہی چنانچہ شاہنشاہ فرانس جو ہفتہ گذشتہ
مین محل شاہی مین بیٹھا عیش و عشرت کرتا تہا وہ آج بہزار ذلت
پروشیا کی قید خانہ مین ذلت و صعوبت اٹھاتا ہی ایک روز وہ تہا کہ
ممالک کا مالک اور سلاطین کا سلطان تہا اور ایک دن یہ ہے
کہ رعایا سی بیزار اور پاسبانون کا دستنگر ہی ہی شاہزادہ ہی کہ
کل تمام یورپ کا سرتاج تہا اور آج نان شبینہ کو محتاج ہی اسی جنگ و
جدال مین اوسکا ملک و مال پامال ہوا وہ خود مبتلای رنج و ملال ہوا
اور اوسکی اہل و عیال بی سر و سامان اور آوارہ وطن و بی خانمان
ہوی اور اسی مخاصمت سی لاہور کی سلطنت خاک سیاہ
اور رعایا ہلاک و تباہ ہوی اور شاہزادی بی تخت و تاج اور امرا
نان شبینہ کو محتاج ہوی اور یہ حال تو صاحبان جاہ و جلال اور
والیان ملک و مال کا ہی اور عوام الناس کی لیی خطرہ عزت و جان
اور بربادی اسباب و مکان کی علاوہ اسکا نتیجہ جلای وطن و جرمانہ اور

پہانسی

اور اسی مخاصمت کی بدولت سلاطین اسلام ہندوستان کی سلطنت کہو بیٹھی [illegible]
اونکا نام و نشان [illegible]
تفرقہ و پریشانی ہوا

پیاسی اور قید خانہ ہی اور حقیقت یہ ہی کہ غم کمانا عین
شجاعت اور مفسدوں سی الگ رہنا عین حکمت ہی
اصلاح شیوہ اخیار شیوۂ ابرار و خوشترین صفات
و بحکم حدیث شریف بہترین صدقات ہی اس سی خلق اللہ
کی بہبودی اور خدا کی خوشنودی اسی سبب سی یہ سیرت
شریف ہر مذہب میں پسندیدہ اور ہر قوم میں برگزیدہ ہی
اس سی دنیا میں صلاح اور عقبی میں فلاح ہی جس شخص
میں یہ صفت پائی جاتی ہی اوسکی خیر خواہ بیشمار بلکہ دشمن بھی
دوستدار ہوتی ہیں افساد شیوہ شیطان
مردود اور طریقہ ابلیس مطرود ہی معاذ اللہ یہ خصلت خبیثہ موجب
ایذای بنی آدم اور مخالف حکمت پروردگار عالم ہی کیونکہ
خدا نے انسان کو مدنی الطبع پیدا کیا اور ایک کو دوسری
کا محتاج بنایا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی کا کوئی کام بلا معاونت

انتظام اور کوئی امر بلا مدد غیر انصرام نہیں پاتا اس سی ثابت
ہوتا ہی کہ نوع انسانی کا قیام اسی کی اتحاد و الفت اور تالف
و موافقت پر موقوف ہی اور بعضی خلاف مصلحت رہنی با عداوت
نوع انسانی جاتا ہی اور نہیں جانتا کہ جب سب کو لڑائی بیت دنیا ہو
کر دیگا تو امداد غیر اوسکا وجود کیونکر قایم رہیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ جب متخاصمین میں مصالحت و صفا ہو جاتی ہی تو جانبین مفسد
کی دشمن ہو جاتی ہین اور اوسوقت وہ روسیاہ خجالت اوٹھاتا
ہی اور جب کہ غیر کی خرابی چاہتا تھا آپ ہی ہلاکت میں پڑتا ہی

[illegible]

شجاعت صفات لطیفہ و اوصاف
شریفہ سی ہی اس سی دین کو اعانت اور دنیا میں ناموری
و شہرت ہوتی ہی اور اس سی سلطنت کو قیام ریاست
کو استحکام دشمنون کو شکست اور بدخواہون سی حفاظت رہتی
ہی اسکی عورتون پر رعب و ہیبت اور مردون میں بہ حجب اعتبار و

عزت

عزت ہی شجاع مقبول معبود اور نامرد مردود ہی کیونکہ وقت
کارزار شجاع خدا پر سر رکھتا ہی اور نامرد بہاگتی ہیں لیکن جب
موت آتی ہی تو بہاگنا کچھ فایدہ نہین کرتا بلکہ بہاگنے والا ذلت
و رسوائی مین مرتا ہی اور جسکی موت نہین ہوتی اوسی کوئی
نہین مار سکتا اور حق تو یہ ہی کہ جسکی حیات ہی اوسکی بہی
سنکہیا دوا ہی اور جسکی موت ہی اوسکی بہی دوا سنکہیا ہے
اور اگر زندگی ہی تو ہاتہی سی چیونٹی کو ضرر نہین ہوتا اور اگر
موت ہی تو ہاتہی چیونٹی سی جانبر نہین ہوتا اس مقام
مین شیخ سعدی نے خوب نظم کیا ہی

گرت زندگانی نوشتست دیر ۔ نه مارت گزاید نه شمشیر و تیر
و اگر در حیاتت نماندست بهر ۔ چنانت کشد نوشدارو که زهر

اور اس مین شک نہین کہ جسی خدا بچاتا ہی اوسی کوئی نہین
مار سکتا اور جسی خدا مارتا ہی اوسی کوئی نہین بچا سکتا یہان

دو حکایتیں حسب حال لکھی جاتی ہیں ایک شخص
جنگل میں چلا جاتا تھا اوسی ایک شیر اوٹھا لیگیا اور آسودہ ہونے
کی سبب ہونی کی سبب سی اوسی کچھ تکلیف نہ پہنچای جیسی بلی
گاہ گاہ چوہی کی ساتھ کھیلتی ہی اوسی طرح شیر اوسکی ساتھ کھیلنے لگا
کبھی اوسکی پاس لیٹ جاتا اور کبھی لوٹ جاتا کبھی زمین پر
بہ سہولت گرا دیتا اور کبھی کھڑا کر دیتا کبھی اوسکی پاس سے دور چلا جاتا
اور کبھی نزدیک آتا اس اثنا میں اوس کی ہوش و حواس کی یاوری
اور عقل کی رہبری سے جب شیر اوسکی پاس سی دور چلا گیا تو اوس نی
جہک کی دونوں ہاتھوں میں کچھ خاک اوٹھا کی مٹھی باندہ لی جب شیر
اوسکی روبرو آیا تو وہی خاک اوسکی آنکھوں میں جہونک دی شیر نی
غصہ میں آکی اس زور سی اپنی آنکھوں میں پنجہ مارا کہ دونوں آنکھیں
پہوٹ گئیں اور درد کی صدمہ سی تڑپ کی ایک غار میں گر پڑا اور وہ
شخص سلامت بچ گیا کیمیای سعادت میں لکھا ہے
کہ ایک

ایک روز ملک الموت نی حضرت سلیمان علیہ السلام
کی ایک مصاحب کو گھور کی دیکھا اور جب باہر گئی تو اوس
مصاحب نی حضرت سی پوچھا کہ یہ کون تھا جو مجھی گھور کی
دیکھتا تھا حضرت نی فرمایا کہ ملک الموت تھی اوس نی
کہا کہ شاید میری روح قبض کرینگی آپ ہوا کو فرماوی کہ مجھی ہندوستان
میں پہنچا دی تا کہ پہر ملک الموت جو یہاں آوین تو مجھی نہ پاوین
حضرت نی ہوا کو حکم کیا اوسی فوراً پہنچا دیا پہر جو ملک الموت آئی تو
حضرت نی پوچھا کہ تم نی میری فلان مصاحب کو کیوں گھور کی
دیکھا تھا ملک الموت نی کہا کہ مجھی حکم الہی ہوا تھا کہ اوس وقت
ہندوستان میں اوسکی روح قبض کروں اور یہاں تھا
میں حیرت سی اوسکی طرف دیکھتا تھا اور اپنی دل میں
سوچتا تھا کہ گہڑی میں یہ شخص ہندوستان میں کیونکر پہنچیگا لیکن جب
وہاں گیا تو اوسکو وہیں پایا اب دیکھو جسکی جتنی ہی اوسکی عمر

کا مقابلہ کیا اور اوسی کچھ ضرر نہوا اور جسکی موت ہتی وہ بت
بہاگا لیکن کسی طرحسی جانبر نہوا اور اسی خوب جانیں کہ
جس پر خدا کی مہر ہی وہ کسیکی ٹالی ہنین ٹلتا اگرچہ تمام دنیا
اوسکی بیخ کنی پر آمادہ ہو اور جس پر اوسکا قہر ہی وہ کسیکی
سنبہالی ہنین سنبہلتا اگرچہ تمام جہان اوسکی پشتی کو
استادہ ہو اور اس مین شک نہین کہ شجاع و نامرد
دونون ایک روز مرینگی لیکن وہ ناموری وعزت کی ساتہ
اور یہ خرابی و ذلت کی ساتہ اگرچہ ہر مرد کی واسطی شجاعت
بہتر ہی لیکن سلاطین کی لیی ضرورتر ہی حکمانی کہا ہی کہ
سلطنت کا استحکام چار چیز دن سی ہوتا ہی حزم و عزم
و تدبیر و شمشیر اور یہ کہا ہی کہ جس بادشاہ مین شجاعت نہین
وہ اوس سوداگر کی مانند ہی جسکی پاس فصاحت نہین اور اس امر
مین جو شبیر کردگار وصی احمد مختار غالب علی کل غالب علی
ابن

ابن ابیطالب علیہ السلام نی فرمایا ہی اوسکی کسی نی
فارسی مین یون نظم کیا ہی

گل و ریحان ما تیغ است و خنجر — بکار ما نیاید نرگس و آس
شراب ما ست خون دشمن ما — اساس کاسۂ و بہترین کاس

اور اسی یاد رکہو کہ شجاعت دل کی مضبوطی سی متعلق ہی
بدن کی فربہی سی اوسی کچھ تعلق نہین چنانچہ حکمانی کہا ہی
کہ جسکا دل قوی ہی وہی دلاور ہی اگرچہ جسم نحیف و لاغر ہے
اور جسکا دل غنی ہی وہی تونگر ہی اگرچہ بظاہر مفلس و قلندر
ہی اور جیسا کہ اس صفت مین ناموری اور شہرت اور
طرح طرح کی خوبی و منفعت ہی ویسا ہی اسکی تحصیل نہایت
مشکل و دشوار ہی چنانچہ سب کا اقرار ہی کہ اس صفت کا اظہار ۴ مورخین
جیسا کہ قاتل کفار شیر کردگار قوت بازوی احمد مختار
جناب حیدر کرار مصداق لا فتی الا علی لا سیف الا

ذوالفقار سے ہوا ہے اور اسفندیار سے ستم و اسفندیار بلکہ دنیا میں کسی
جرار نامدار سے نہیں ہوا تو ہو ر باعث ہلاکت
جسم و جان موجب بربادی خانمان ہے جس شخص میں یہ خصلت خبیثہ
پائی جاتی ہے وہ فرط حرارت سے اکثر بیمار اور زخم و جراحت میں
گرفتار اور کثرت اعدا سے مغموم اور حظ زندگانی سے محروم
رہتا ہے اور بنظر تامل دیکھو تو کسی شے ناچیز کے لیے جان عزیز
کو ہاتھ سے دینا کیسی حماقت ہے اور کسی شئی خسیس کے لیے نفس
نفیس کو زحمت میں ڈالنا کیسی جہالت ہے اور یہ جان وہ
کہ جان ایسی گرانبہا چیز ہے کہ تمام دنیا اوسکی آگے ہیچ اور سارا
جہان اوسکے سامنے ناچیز ہے ایسی جوہر شریف مولانا نے
کو کسی خفیف شئی و فانی کے لیے کھونا کیسی دنائت و نادانی
اور حماقت و پشیمانی کی بات ہے ای عزیز جب تیری جان
جسم سے مفارقت کریگی تو پھر کسی تدبیر سے معاودت
نکریگی

نکر یگی اور جب جان لینگی تو جہان کسی کام مین کام مین اویگا
لہذا اوسکی حفاظت مقدم اور حراست اہم ہی اور جس نی
اس نعمت کی قدر نہ جانی اور بیفایدہ اوسی ہلاکت مین
ڈالا وہ دنیا سی حسرت اور عقبی کی بہی عذاب آخرت لیگیا

جبین موجب ذلت و رسوای دباعث خفت

وسیجہای ہی جس شخص مین یہ خصلت پای جاتی ہی وہ
ہمیشہ ذلیل وخوار اور دام بلا مین گرفتار رہتا ہی نہ عورتون
مین اوسکی ہیبت نہ مردون مین اوسکی عزت رہتی ہی
ہمچشمون مین حقیر ناجنسون مین بہی توقیر رہتا ہی ہر دقت
اوسکی بہی تشویش و غم اور خوف و الم رہتا ہی اراذل
اوسی دبانی اور اجلاف اوسی ستاتی ہین دنیا مین تنگ دنامو س
اور عیش و عشرت سی مایوس رہتا ہی نخش و دشنام سنتا ہی
لطف زندگانی سی ناکام رہتا ہی عورتین کڈری بہ رغبت

اور بیحیائی پر جرأت کرتی ہین ایسے آدمی بدمعاشون کا
سرگروہ ہو جاتا ہی اوسکی کمائی سی وہ اپنی حاجت روائی کرتی
ہین اور اوباشون کا پیشوا ہو جاتا ہے اوسکی وسیلہ سی وہ اپنے
مراد حاصل کرتی ہین اور اگر بنظر تامل دیکھیے تو نیکنامی و عزت
کی ساتھ مرنا اچھا لیکن ذلت و رسوائی مین زندگی بسر کرنا اچھا
نہین اور عاقل جان سی ہاتھ دھوتا ہی لیکن ایمان نہین کہوتا
ایمان اور عزت کی ساتھ زہر کا پیالہ پینا اور زیر خنجر جان دینا اچھا
لیکن کفر و ذلت کی ساتھ جینا اچھا نہین کیونکہ زندگی اکتساب
فضیلت ہونے و تحصیل معرفت ربانی کی لیے ہی ارتکاب حرکات
شیطانی کی لیے و تحصیل لذات جسمانی کی لیے نہین

خوف خدا حکمت کی ابتدا فضایل کی بنا رذایل کی
بنا دوا ہے یہ خصلت لطیف انسان کو فسق و فجور سی بچاتی اور
خدا تک پہنچاتی ہی اور یہ صفت شریف آدمی کو ہر خوف
سی

مانع کفر و عصیان ہے
بچاؤ دین و ایمان کا

سی بچاتی ازاد اور مشکلات میں امداد کرتی ہی اور یہ سرزمین
پسندیدہ نردبانِ سعادت و زینۂ کرامت اور جامع اوقات
و دافع سفاہت ہی اور جہان بے خوف پایا جاتا ہی وہان
علم کا نشان بلند اور ہر شخص شریعتِ الٰہی کا پابند اور ریاکاری
کی راہ بند اور ثواب عبادت دوچند ہوتا ہی اور جہان
بے خوف ہی وہان ہر دوسرا خوف و خطر نہیں اور کسی
طرحکا اندیشہ اور ڈر نہیں کیونکہ وہان نہ فتنہ و فساد نہ استغاثہ
و فریاد ہی نہ ظلم نہ بیداد ہی نہ خباثت عناد ہی بلکہ الیس میں
الفت و اتحاد ہی جو بندہ ہی وہ آزاد ہے جو آزاد ہی وہ
دلشاد نہ کہیں کفر ہی نہ الحاد ہی نہ شرک ہی نہ ارتداد
ہی خداے واحد کا اعتقاد اور اوسپر توکل و اعتماد ہے
اور معاذ اللہ جہان بے خوف نہیں ہی وہان نجاست
جسمانی و خباثت روحانی اور مخالفت شریعت نبردانی

اور تقلید عقاید شیطانی اور شرک و بت پرستی اور میخواری
و مستی اور تکبر و خود نمائی اور فساد و بیحیائی اور خونریزی
و زناکاری اور بی انصافی و مردم آزاری اور فتنہ و فساد
اور بد مذہبی و الحاد اور فریب و دغابازی اور ایہام و مکاری و جعلسازی
بلکہ ہر طرح کی معصیت اور ہر قسم کی شرارت کی کثرت رہتی ہے
اور اسکا انجام غضب ربانی و ہلاکت جسمانی و شقاوت
روحانی و عذاب مؤبد و جاودانی ہی
واضح ہو کہ انسان یا ایسی چیز سے ڈرتا ہی کہ اوسکی روکنی
مین قوت بشری مجبور اور اوسکا ہونا ضرور ہی اور ایسی
چیز سے ڈرنا بیفایدہ ہی کیونکہ نہ ڈر سے رکیگی نہ خوف سے
ٹلیگی چنانچہ کہا ہی کہ تدبیر تقدیر کی آگی نہین چلتی اور موت
دوا سے نہین ٹلتی اور قبل از وقوع واقعہ طبیعت کو پریشانی
مین ڈالنا اور دین و دنیا کے کام سے باز رہنا حماقت و نادانی

ہی بلکہ

ہی بلکہ ایسی امور مین قضاے ربانی اور تقدیر یزدانی پر
راضی رہنا چاہیی تاکہ راحتِ عاقبت وسعادتِ آخرت
حاصل ہو اور بیا ایسی باتون سی ڈرتا ہی کہ اونکا ہونا اور
نہونا دونون مین سی ایک ہی ضرورنہین ہی بلکہ دونون کا
امکان ہی لیکن اوسکا رد کنا بشر کی مقدور سی دور ہی اور
ایسی چیز سی ڈرنا ہی محض نادانی وجہالت اور بیوقوفی وحماقت
ہی کیونکہ جس امر کی ہونی اور نہونی مین احتمال ہی اوسی
فرض کرنا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور پھر اوس سی ڈرنا عقل
سلیم کی نزدیک دانائی سی دور ہی اور یا ایسی امر سی ڈرتا
ہی کہ اوسکا دفع ممکن ہی تو ایسی امر مین ڈرنی سی کچھ فایدہ
نہین بلکہ اوسکی دفع مین کوشش و اہتمام کرنا چاہیی
کہ اکثر آدمی مردون سی ڈرتی ہین یہ نہین خیال کرتی کہ مردہ اپنی
ہاتہ پانون کو تو حرکت دی ہی نہین سکتا اتنی طاقت کہان

سی لائیگا کہ زندہ پر حملہ کرکی فتحیاب ہو اور جب دیکھینگی کہ
مردہ کی روح اوسکی جسم مین دوبارہ نہین آسکتی اور اپنی کسی
دشمن کو نہین ستا سکتی تو کیونکر یقین ہوا کہ تمہاری ستانے
کی لیئی ضرور معاودت کریگی اور یہی وجہ تم پر حملہ کریگی اور یہ کیونکر
ثابت ہوا کہ عند المقابلہ اوسکو غلبہ ہوگا حالانکہ وہی ہی جو
ضعیف و بیمار یا مجروح و بیکار ہوکی مواہی مرنی کی بعد کیونکر
رستم شیر افگن یا اسفندیار روئین تن ہوگیا اور اگر مرنی کی بعد
زیادہ قوت ہو جاتی ہی تو موت زندگی سی کہین بہتر ہی اور
اب چاہیی کہ مردہ سی دل کہول کی مقابلہ کرو اگر تم اوس پر
غالب ہوگئی تو وہ تمہارا تابع فرمان اور خوف سی تم جان
و لرزان رہیگا اور اگر مردہ تم کو مار ڈالیگا تو اور بہتر ہوگا کیونکہ
مرنی کی بعد تم بہی اوسکی مانند زور آور اور زندون سی قوی تر ہوجاؤگی
اور بعض شخص جنات سی ڈرتی ہین یہ نہین خیال کرتی کہ جنات کو

اونکی

اونکی ساتھ کیا عداوت ہی اور وہ کس وجہ سی دبلی ہلاکت
ہین اور جب انسان اشرف المخلوقات ہی تو چاہیے کہ جن دنون
سی ڈری نہ یہ کہ وہ جن سی ڈری واضح ہو کہ
مرنی کی بعد آدمی یا محض عدم ہو جاتا ہی یا اوسکا نفس باقی رہتا ہے
اگر محض عدم ہو جاتا ہی تو خوف کا کیا مقام ہی کیونکہ عدم کو نہ کچھ درد
والم ہی اور نہ کچھ رنج وغم اور اگر نفس باقی رہیگا تو بہتر چیز کا خوف
ہی اگر جسم وجان کی مفارقت کو ڈرتا ہی تو انسان اس مین
مجبور اور ایسا ہونا ضرور ہی نہ خوف اس مین نفع اور ضرر
اسکو دفع کرتا ہی اور اگر دولت و مال اور اہل وعیال کی جدائی
سی ڈرتا ہی تو ظاہر ہی کہ خوف اس مین کچھ سودمند نہین کیونکہ ایک
روز ان سی جدا ضرور ہوگے خواہ وہ نہین چھوڑیگا خواہ یہ اوسی چھوڑینگی
اسکا علاج تو یہ ہی کہ اون سی دل نہ لگائی اور اونکی عدم و وجود کا خیال دل
مین نلای اسیواسطی حکمائی کہا کہ جس چیز کو بقا نہین اگر وہ حاصل ہو

تو اوس سے دل نہ لگاوے اور اگر جاتی رہے تو اوسکا غم نکھاوے اور اسبات
کو یقین جانو کہ اس دار ناپایدار میں کون شخص آیا کہ پھر عدم کی راہ نہ لے
اور اس دنیای دنی نے کس سے آشنائی کی کہ پھر اوس سے دغا نہ دی اور
اس سرای فانی میں کون مسافر آیا جو دم بھر چین سے سویا اور اس بازار
غدار میں کون سوداگر آیا جس نے نقد جان نکھویا اور اس گلزار
میں کون گل کھلا جس پر سموم حوادث کا جھونکا نہ آیا اور اس باغ
میں کون نخل سربلند ہوا جس نے تیشہ قضا کا صدمہ نہ اٹھایا اور جب
علویات کا یہ حال ہے کہ بدر باین جمال و کمال چندرہ روز میں گھٹ کے ہلال
ہوتا ہے اور آفتاب کو باین جاہ و جلال دوپہر میں زوال ہوتا ہے
تو سفلیات کس حساب میں ہیں یا اس خیال سے ڈرنا ہے کہ اہل و عیال
اوسکے بعد محتاج و پریشان اور ذلیل و حیران ہونگے اور یہ خوف
نادانی محض نادانی اور وسوسہ شیطانی سے ہے اس واسطے کہ عزت
و دولت دینے والا خدا ہے نہ باپ اور پرورش کرنے والا پروردگار ہے انسان

کارخانۂ خدا میں کیا دخل ہی یا اس خیال سی ڈرتا ہی کہ اہل و عیال

کو اوسکی جدائی کا غم اور مفارقت کا الم ہوگا تو اسکی حقیقت

یہ ہی کہ والدین کے جدائی کا جو درد و الم اسی ہوا ہی وہی اوسکی

جدائی سی اُنکو ہوگا خواہ کچہ زیادہ یا کم ای عزیز وہ لوگ دو چار

روز تیرا ذکر کرینگی پہر اپنی اپنی فکر کرینگی یا اسلیئی ڈرتا ہی کہ خدا تعالی

اعمال قبیحہ کی سزا دیگا اور یہ خوف کمالِ دانائی کی دلیل اور نجات

کی سبیل ہی بلکہ تمام شریعت کا خلاصہ اور حکمت عملی کا

نتیجہ یہی ہی اور علمِ اخلاق کا عین یہی مطلب ہے کہ لوگ خدا

کی قہر سی ڈریں اور افعالِ قبیحہ سی پرہیز کریں اور جسکی دل میں یہ

خوف ہی اوسکو یوم الحساب آسانی ہی اور جسکو یہ غم ہی اوسکی

لیئی البتہ امیدِ شادمانی ہی اور جسکی دل میں یہ خوف نہیں وہ آدمی

ناپاک اور اوسکی حالت بہت خوفناک ہی اور یہ خوف خود

دافعِ رذایل اور اسکا علاج جامعِ فضایل ہی اور نسخہ توبہ مافات

اور دعای استغفار اور التزام عبادات اور اکتساب خیرات اور
معاصی سی گریز اور رذایل سی پرہیز ہی

توبہ و استغفار موجب رضای پروردگار اور باعث نجات و رستگاری
اور سبب رحمت جناب باری ہی یہ صفت محمود گناہون کو نیست و نابود اور
معبود کو خوشنود کرنی ہی اور سرمایہ سالکین اور اول مقامات
دین ہی اور حضرت انجیل مرج سی توبہ کی فضیلت سب کچھ
مفہوم ہوتی ہی چنانچہ لوقا کی   باب مین صرف توبہ کی فضیلت
ہی کا بیان ہی اور ہم اوسکی تھوڑی عبارت نقل کرتی ہین قولہ
اور سب خراج گیر اور گنہگار اوسکی نزدیک آتی تھی کہ اوسکی سنین
اور فریسی اور فقیہ کڑکڑای اور بولی کہ یہ گنہگارون کو قبول
کرتا ہی اور اونکی ساتھ کھاتا ہی تب اوسنی
یہ تمثیل کہی کہ کون تم مین سی ہی جسکی سو بھیڑین ہون اور وہ اون
مین سی ایک کو کھووی ننانوی کو جنگل مین نہین چھوڑتا اور
کھوی

کلام اللہ مین آیا ہی ان اللہ یحب التوابین یعنی خدا توبہ کرنیوالون کو دوست رکھتا ہی اور فرمایا ہی خداوند عالم نی وہو الذی یقبل التوبة عن عبادہ یعنی خدا ایسا ہی کہ بندون سی توبہ قبول فرماتا ہی اور فرمایا ہی کہ من یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما یعنی جو کوئی عمل بد کری یا اپنی نفس پر ظلم کری بعد ازاں توبہ اور خدا سی آمرزش طلب کری تو خدا کو غفور و رحیم پائیگا

کہوی ہوی کی تلاش مین جب تک نہ پاوی نہین پڑا
پہرتا اور جب اوسی پاتا تو خوشی خوشی اپنی کاندہی پر
اوٹہا لیتا اور گہر مین اکی دوستون اور ہمسایون کو باہم
بلانا اور کہتا ہی کہ میری ساتہ خوشی کرو کہ مین نی اپنی کہوی
ہوی بہیڑ پای مین تمہین کہتا ہون کہ اسی طرح آسمان
مین ایک ایک گنہگار پر جو توبہ کرتا ہی ننانوی راستبازون
سی جو توبہ کی حاجت نہین رکہتی زیادہ خوشی ہوگی یا کون
عورت جسکی دس درم ہون اگر ایک درم کہووی چراغ
نہین جلاتی اور گہر کو نہین جہاڑتی اور جب تک نہ پاوی کوشش
سی ڈہونڈہا نہین کرتی اور جب اوسی پایا تو دوستون اور
ہمسایون کو بلا باہم بلاتی اور کہتی ہی کہ میری ساتہ خوشی
کرو کہ مین نی اپنا کہویا ہوا درم پایا مین تمہین کہتا ہون کہ
اسی طرح خدا کی فرشتون کی آگی ایک گنہگار پر جو توبہ کرتا ہی خوشی

ہوتی ہی تم ملفظہ اور توبہ کی معنی یہ ہین کہ گناہون کو قبیح جانکر
نادم و پشیمان ہو اور فی الحال ترک قبایح کری اور آیندہ کو
عدم معاودت کا قصد رکہی اور گناہ دو طور پر ہین ایک ترک
واجبات اور ایک ارتکاب قبیح ہی اگر ترک واجبات ہو اور وقت
گذر گیا ہو اور قضا کا حکم نہو جیسی نماز عیدین تو صرف ندامت
اور عزم کافی ہی اور اگر قضا کا حکم ہی جیسی نماز توبہ اور صوم
رمضان تو قضا بجا لاویگا بشرطیکہ ترک صوم بحیلہ شرعی ہو اور
نہین تو قضا کی ساتہہ کفارہ بہی چاہیی اور اگر وقت باقی
ہی تو فی الحال بجا لاویگا اور اگر ارتکاب قبیح ہی اور صرف
خدا کا گناہ ہی جیسی می نوشی اور زنای غیر محصنہ تو اوس مین
ندامت و عزم کافی ہی اور اگر آدمی کا حق بہی اوس مین شامل
ہی اور متعلق بمال ہی تو عزم و ندامت کی علاوہ اصل مالک کو
وہ مال دینا چاہیی اگر موجود ہو اور نہین تو اوسکی وارثون کو

دینا چاہیی

دینا چاہیے اور اگر محتاج ہو اور ادا نکر سکتا ہو تو اصل مالک سے
بخشوانا چاہیے اگر موجود ہو اور نہیں تو اوسکے وارثوں سے اور اگر
متعلق بجسم ہو مثلاً کسی کو زخمی کیا ہو تو ندامت و غم کی علاوہ
قصاص یا خونبہا دینا چاہیے یا معاف کروانا چاہیے اور اگر
متعلق بحرمت ہو مثلاً کسی کو گالی دی ہو یا کسی پر تہمت لگائی
ہو یا غیبت کی ہو تو اوسکو راضی کرنا چاہیے اور معاذ اللہ
اگر زنا محصنہ کیا ہو تو نہایت مشکل ہے توبہ کی سوا کسی طرح
سے ممکن ہو بلا جبر و اکراہ اوسکی شوہر کو راضی کرنا چاہیے
اور اسکی زیادہ تحقیقات مطولات میں دیکھو اور حتی الامکان
توبہ کرنی میں جلد کرنی میں جلدی کرو کیونکہ زندگی ہر آن
کم ہوتی جاتی ہے اور معلوم نہیں کہ کس وقت موت آیگی
مبادا غفلت میں وقت سے بیچ جاتا تو افسوس کی سوا کیا
حاصل ہوگا جو وقت گذر گیا اوس پر اختیار نہیں اور جو

آنیوالا ہی اوسکی ملنی کی امید استوار نہین سوای عزیز از جان
جو موجود ہی اوسی غنیمت جان اور حتی الامکان تعلقات جہان
دنیا سی آزاد ہو اور سامان سفر طیار رکھو کیونکہ یہ سفر البتہ دور
دراز ہی کہ اسکی ابتدا مفارقت دنیا سی کا دن اور انتہا قیامت کا
دن ہی اور جو مصیبتین راہ مین ہین اونکا بیان کوئی نہین کر سکتا
یہ تو ظاہر ہی کہ ایک ساعت کی بخار مین آدمی کا حال کیسا
متغیر ہو جاتا ہی اب قیاس کرو کہ جب بدن و روح مین مفارقت
کا وقت آئیگا تو امراض مہلکہ کی شدت مین کیا کیفیت ہوگی
اگر کسی کا ایک بیٹا کھو جاتا ہے تو وہ کتنا مغموم ہوتا ہے اور اوسوقت تو
سبہی چیزون سی محروم رہیگا اور جب ایک منزل کا سفر در پیش
ہوتا ہی تو اہل و عیال کی مفارقت ایک روز کی لیئی گوارا نہین
کرتا اور اس سفر مین تو تمام خدای سی جدا ہوتی ہی اور کسی سی جدائی
کہ نہ پہر دیدار کی امید نہ ملاقات کا یقین نہ اسکی خبر اونکو نہ
اونکی

اونکی خبر اسکو اور جب کسی دشمن کا دفعتہ مقابلہ ہوجاتا ہی

تو ادمی کو کیا اضطرار ہوتا ہی اب قیاس کرو کہ جب ملک الموت

سی ناگہانی ملاقات ہوگی تو کیا انتشار ہوگا اور پہلی منزل

گور ہی اوسکی تنگی و تاریکی کا خیال کرو نہ اتنی وسعت

کہ ادمی کروٹ لی سکی نہ اتنی گنجایش کہ اٹہہ کی بیٹہہ سکی

کوی ہمراہ کہ اوسکی ساتہہ دل بہلای نہ کوی ہمدم کہ اوسی حال

دل سنای نہ کہین راہ کہ باہر نکل سکی نہ اتنی جگہ کہ تفریحاً

ٹہل سکی تنہا بیکسی مین گرفتار اور اوپر برابر مٹی کا بار

سامنی اعمال کی کتاب اور منکیرین سی سوال و جواب نہ کوی

دوست تسلی دینیوالا نہ کوی آشنا خبر لینیوالا اگر خدا فضل کری تو

مشکل اسان اور نہین تو دایمی یاس و حرمان ہی اور یہ سفر

یقینی ہی جو شخص اسکی سامان مین غفلت کریگا وہ اخر کو ہاتہہ

ملیگا اور اپنی نفس کو ملامت کریگا لقمان نی اپنی فرزند کو

نصیحت کی کہ ای فرزند توبہ مین تاخیر نکر کیونکہ موت ناگہانی آیگی
اور جو شخص توبہ مین تاخیر کرتا ہی وہ اگر زندہ رہا تو زنگ
معصیت اوسکی آئینہ دل کو تیرہ و مکدر کردیتا ہی کہ پہر اوس سے
محو نہین ہو سکتا اور اگر ناگہانی موت آگئی تو توبہ کی مہلت نہین
پاتا اور شریعت اسلام مین اگرچہ ہر کام مین تعجیل منع ہی لیکن
پانچ چیزون مین تعجیل کا حکم ہی مہمان کی آگی کہانا
لیجانی مین میت کی اوٹہانی مین دختر باکرہ کی
نکاح مین ادای قرض مین توبہ مین

اصرار بر معاصی باعث عذاب و ہلاکت دوجہانی موجب
خرابی و ندامت جاودانی ہی یہ خصلت ناپاک آدمی کو رحمت
خدا سی دور اور سعادت عقبی سی مہجور رکہتی ہی جس شخص مین
یہ عادت خبیثہ پائی جاتی ہی اوسکا دل تیرہ و تار اور عقل مردہ
و بیکار ہو جاتی ہی گناہون کا انجام دنیا مین ذلت و ہلاکت

اور عقبی

اور عقبی میں جہنم ولعنت ہی زہر روح حیوانی کو ہلاک اور گناہ
روحِ انسانی کو ناپاک کرتا ہی جو بیماری میں بدپرہیزی
کرتا ہی وہ گور میں سوئیگا اور جو گناہ میں اصرار کرتا ہی وہ جہنم
مین رویگا گناہ شہد ہی زہر کی ساتھ ملا ہوا اوّلاً پہلی تو اوس سی
کچھ حلاوت اور آخر کو ابدی ہلاکت ہی جب کسی کی اوپر ایک
چنگاری آگ پڑ جاتی ہی تو اوسکی سوزش سی کیسا بیتاب ہو جاتا ہی
اب قیاس کرنا چاہیی کہ کوئی شخص ایک مکان کی اندر بیٹھا ہو
اور اوس مکان مین ہر چہار طرف سی آگ لگی ہو تو اوس شخص کو
کیسا اضطراب ہوگا اور اوسکی بعد دوزخ کو تصور کرنا چاہیی جسکی
کمیت وکیفیت کسی طرح سی بیان نہین ہوسکتی اور ہردم اوسکی شورش
وطپش مین زیادتی اور شدت وعذاب مین ترقی وکثرت ہی
نہ کسی طرف جای پناہ نہ بھاگنی کی راہ معاذ اللہ جو شخص اوس مین
پڑیگا اوسکی کیا کیفیت ہوگی اور اسباب کو بالیقین جانو کہ جناب

رب العالمین اگرچہ ارحم الراحمین ہی لیکن قہار اور سرکشی پر
قادر و مختار بہی ہی اگر معاف کری تو اوسکا کچہ ضرر نہین اور انتقام
لی تو اوسکو کسی کا کچہ ڈر نہین اور جب ایسا ہی تو انسان کو چاہیی ہرگز
معصیت کے کام مرتکب ہو اور اگر کسی طرح سی مبتلا ہو جا تو فوراً توبہ
استغفار کری لیکن زینہار گناہ کو خفیف جانکے اوسپر اصرار نکری کیونکہ
جیسا کبیرہ استغفار سی کیا صغیرہ ہو جاتا ہی ویسی صغیرہ اصرار سی
کبیرہ ہو جاتا ہی عدل بہترین فضایل و خوشترین خصایل
جامع اخلاق فاضلہ مجمع صفات کاملہ مستلزم تالیف و اتحاد
رافع تباین و عناد ہی اس سی خلق کو خورسندی خالق کی
رضامندی ملک کو آسایش سلطنت کو آرایش رعایا کو اطمینان
کمزوروں کو امان مظلوم کو تشفی ملک کو ترقی تجارت مین منفعت
زراعت مین برکت محاصل مین کثرت خلق کو فرحت جنگل
مین آبادی آبادی مین شادی کہیتون مین سیرابی . باغون مین
شادابی

شاد ابی رہتی ہی حقیقت مین عدل ایک تاجِ خداداد ہے
کہ جس بادشاہ کی سر پر رکہا گیا وہ مخاطب بظلِ الٰہی ہوا
اور ایک خلعت من جانب اللہ ہی کہ جس تاجدار کو عنایت ہوا
وہ ملقب بعالم پناہی ہوا اور چونکہ عدل صفات ربانی سی ہے
لہذا عادل کی بعد اوسکا ذکرِ خیر چلا جاتا ہے خواہ کسی کو اوس سے
فایدہ ہو یا نہو اور ظلم صفات شیطانی سی ہی لہذا ظالم کی بعد
اوس پر لعنت چلی جاتی ہی خواہ کسی کو اوس سی گزند پہنچی یا نہ پہنچی
عادل مرحبا ناہی اور اوسکی نیکنامی کا غلغلہ سنکی اوروں کو
عدالت کی رغبت ہوتی ہی اور اونکی ثواب ہین اوسکو
شراکت ہوتی ہی اور اگر بنظرِ انصاف دیکہو تو بادشاہوں کے
لئی نیکنامی سی بہتر کون تاج اور دعا خلق سی بہتر کیا خراج ہے
جس بادشاہ نی رعایا کی دل کو تسخیر کیا اوسکو مخالف کی حملہ سے
کچہ دہشت نہین اور جس جہان پناہ نی خلق کو پشت پناہ بنایا

اوسی قلعه و حصار کی ضرورت نہین اسکو باور کہو کہ جب رعایا
دلشاد ہی تو ملک آباد ہی اور جب رعایا پریشان ہی تو ملک
ویران ہی نقل حضرت شاہِ ولایت نائبِ جنابِ سلطانِ رسالت
علیہما الصلوٰۃ والتحیۃ اپنی عہدِ خلافت مین دن کو عدالت اور رات کو عبادت
مین مشغول رہتی تہی لوگون نی عرض کی کہ آپ دن کو آرام فرمائین
نہ رات کو استراحت اور اس مین آخر کو اندیشۂ علالت ہی حضرت نی
ارشاد کیا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعایا کا کام کون کری اور رات
کو آرام کرون تو میرا کام کون کری نقل ظلم باعثِ بدبختی و
وبال موجبِ خسران مآل مادۂ انتشار و بربادی سببِ ذلت و پشیمانی
مصدرِ شر و فساد مظہرِ بغض و عناد ہی اس سی دولت و سلطنت کو زوال
کو انتقال ہوتا ہی ہرچند کہ ہر شخص کو اس خصلتِ خبیثہ سی گریز ہی لیکن سلاطین کو
اس سی پرہیز کرنا ضرور تر ہی کیونکہ جب بادشاہ مین یہ صفت پائی جاتی ہی تو حکام
ماتحت بدزبان و جفاکار شہوت پرست و شرابخوار متکبر و مغرور خودپسند و
بی شعور.

بے شعور حال رعایا سے غافل لہو و لعب میں مایل اور عمال سفلہ و غدار
مرتشی و جعلساز ہو جاتے ہیں تب رعایا کو اندوہ و غم فوج کو درد و الم
راستوں میں لوٹ مار مسافر خستہ و خوار چوروں کا زور بد معاشوں
کا شور بستیاں ویران رعایا پریشان بازاروں کا حال زبوں
گلی کوچوں میں کشت و خون تجارت میں نقصان زراعت میں
زیاں ہوتا ہے نہ کسی کو چین نہ آرام نہ کہیں بندوبست و انتظام ہوتا ہے
خلق انواع مصیبت میں گرفتار بادشاہ پر ہر طرف سے لعنت کے
بوچھار رہتی ہے حکماء نے کہا ہے کہ جب بادشاہ ظالم ہوتا ہے تو
ان سب باتوں کی علاوہ اکثر بلیات آسمانی مثل خشک سالی و
گرانی موجود رہتی ہیں جتنی کہ خلقت بارش کی بوند کو ترستی ہے
اور پانی کی عوض آسمان سے آگ اور مٹی برستی ہے بلکہ فرضاً
اگر کوئی ملک ایسا خوش حال زر و مال و جواہر سے مالامال ہو کہ
دولت بہتی سا۔ اور زمین زرخیزی میں لاجواب ہو اور رعایا ایسی

خوش نیت و عالی ہمت اور مطیع و خیر خواہ کہ بادشاہ بوقت

ضرورت ہر طرح سے اپنا مقصود بآسانی حاصل کر سکے وہاں ظالم مردود

مغضوب رب الودود مطرود درگاہ معبود کے قدم رکھنے ہی دولت

کا کوچ افلاس کا ورود ہو جاتا ہے فلاح کا نام و نشان مفقود اور باب برکت

مسدود ہو جاتا ہے نہ زراعت میں بہبود نہ تجارت میں نمود ہوتا ہے

بلکہ وسیلۂ معاش قطعاً نیست و نابود اور فقر و فاقہ موجود ہو جاتا ہے

سچ ہی قدم نامبارک و مسعود گر بہ دریا رود برآرد دود

رحم بہترین اوصاف انسانی بلکہ منجملہ صفات یزدانی ہے

جس دل میں رحم نہیں وہ پتھر سے بدتر اور اوسکا عدم اوسکی

وجود سے بہتر ہے کسی استاد نے خوب کہا ہے سر آن دل را

کہ دردی نیست دل نیست دل بیدرد غیر از آب و گل نیست اور

اس میں شک نہیں کہ رحم سرچشمۂ فضایل و بے رحمی مادۂ رذایل

ہے رحم اکثر مفاسد سے بچاتا اور مقاصد تک پہنچاتا ہے اگرچہ

یہ صفت ہر شخص میں بہتر ہے لیکن اہلِ دولت و حکومت میں
اسکا ہونا ضرور تر ہے کیونکہ اونکی رحم دلی سے غربا کی حاجت روائی
اور مظلوموں کی شنوائی ہوتی ہے اور توابع سے قصور تقصیر اور خدام
تخفیفِ تعزیر دیکھکے دعاگو رہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ
خداوند کریم رحیم پر رحم فرماتا ہے چنانچہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ مبارک وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اونپر رحم کیا جائیگا انتہی
اب شیخ سعدی نے اس مضمون کی ایک حکایت خوب نظم کی ہے

یکی در بیابان سگی تشنہ یافت ۔ برون از رمق در حیاتش نیافت
کلہ دلو کرد آن پسندیدہ کیش ۔ چو حبل اندران بست دستار خویش
بخدمت میان بست و بازو گشاد ۔ سگِ ناتوان را دمی آب داد
خبر داد پیغمبر از حالِ مرد ۔ کہ داور گناہانِ او عفو کرد

فساد و باعثِ شقاوت و موجبِ ہلاکت

اور مبدء البغض و عداوت وہی جس شخص میں یہ خصلت پائی جائے

حضرت سید المرسلین رحمة للعالمین نے فرمایا ہے کہ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

اوسکی ملاقات سی شرفا گریز اور صلحا پرہیز کرتی ہین اور اوسکی
توابع ہمیشہ خائف و ہراسان اور متعلقات متردد و پریشان رہتی ہین اور
اس سبب سی اوسکی اکثر کام خراب اور وہ خود مبتلائے عذاب رہتا ہی اور
اس مین شک نہین کہ بیرحمی انسان کو ذلیل و حقیر اور مفلس و مفلوک و فقیر
کر دیتی ہی یہان ایک حکایت حسب حال لکہی جاتی ہی
کسی فقیر نی ایک امیر کی دروازہ پر سوال کیا امیر سخت دل نی
اوسی کچہہ نہ دیا اور اپنی غلام سی کہا کہ اس فقیر کو ذلت و رسوائے
کی ساتہہ یہان سی دفع کر غلام نی ویسا ہی کیا بعد چندی خداوند
متعال نی فقیر کو اپنی خزانہ بی زوال سی مالامال اور امیر کو
اپنی غضب سی مفلس و تباہ حال کر دیا اور غلام مذکور امیر بدحال
سی جدا ہو کی فقیر صاحب اقبال کی خدام مین داخل ہوا اتفاقاً
ایک روز امیر برگشتہ حال نی فقیر صاحب مال کی دروازہ پر سوال کیا
اوسنی غلام سی کہا کہ فقیر کو بقدر حاجت خوان نعمت سی کہانا دی

جب غلام اوسکی پاس کہانا لیگیا تو اوسی پہچان کی بہت رویا
جب مکان میں ایا تو صاحب خانہ نی رونی کا سبب پوچھا اوسنی
کہا کہ جس شخص نی ابہی سوال کیا تہا یہ کسی زمانہ میں تونگر اور
صاحب مال و زر تہا اور بندہ اوسکی خدام میں سی ادنی غلام
ہی زمانہ ناہنجار اور فلک جفا شعار نی اوسی ایسا ذلیل و
خوار کیا ہی کہ محتاج نان اور زندگی سی تنگ و حیران ہی اوسنی
جواب دیا کہ اسمیں گردش فلکی پر کیا الزام ہی یہ تو اوسکی
قساوت و کفران نعمت کا انجام ہی کیا تجہی یاد نہیں کہ ایک روز
میں نی سوال کیا تہا اور تو نی اوسکی حکم سی مجہی بحرمت کر کی
نکال دیا اخر قساوت نی اوسی اس نوبت کو پہنچایا اور
کفران نعمت نی یہ سیاہ روز دکہلایا

اسکی دروازہ پر

عفو تمغا ئی
شرافت و زینت ریاست و رونق امارت و زیور شہامت ہی
دنیا میں سبب سلامت و راحت اور عقبی میں موجب کرامت

وسعادت ہی جس شخص مین یہ صفت پائی جاتی ہی اوس سی
عزیز و اقارب الفت اور یار و اغیار محبت رکہتی ہین اور یہ خصلت
صاحبانِ ملک و مال اور والیانِ جاہ و جلال کی لیی نہایت ضروری ہی
کیونکہ اسکی بدولت اہل کار مطیع و فرمانبردار اور ارکانِ سلطنت
خیرخواہ و جان نثاری پر طیار رہتی ہین ایک حکایت حسب حال اسکی بیان کیجاتی
ہی کہتی ہین کہ جب شاہِ خراسانی بادشاہ ہیاطلہ پر فوج
کشی کی تو اوس نی بہی قصد مقابلہ اور عزم مقاتلہ کیا شاہ ہیاطلہ
کی ارکانِ دولت اور کاربردارانِ سلطنت نی براہ دوراندیشی
شاہِ خراسان کی خدمت مین نامی روانہ کیی اور اون مین اتحاد
و محبت کا مضمون درج کیا شاہِ خراسان نی اون خطون
کو ایک صندوق مین مقفل اور اوسکو اپنی مہر سی مسجل کیا
اتفاقاً بعد مقابلہ شاہ ہیاطلہ غالب ہوا اور صندوق بجنسہ اوسکی
دست آیا ہوا اوسنی افسرانِ سپاہ اور مقربان درگاہ کو طلب
طلب کیا

کرکی وہ صندوق دکھلایا اور کہا کہ اس مین وہ خطوط ہین جو
ہماری افسرانِ لشکر نی براہ دور اندیشی شاہِ خراسان کے پاس
بھیجی تہی اور اونہون نی سب کو اس صندوق مین رکہکی مقفل کیا ہے
اور مین نے ہنوز اسی نہین کہولا اور نہین جانتا کہ کاتب کون ہی اور
مکتوب مین کیا ہی اور قسم کہتا ہون کہ سبہون کا قصور معاف
اور سب کی طرف سی میرا دل صاف ہی یہ کہکی اوس صندوق کو
سب کے روبرو جلا دیا یہ معاملہ دیکہکی سب اوسکی مرہونِ منت اور اسیر
دامِ محبت ہوکے اور یہ تو ہم نی اپنی آنکہون سی دیکہا ہی کہ ایامِ
تخت نشینی تک سپاہی کا قانون جاری رہا تب تک جہلا بغاوت مین سرگرم
رہی اور جب سرکارِ دولتمدار نی رحم و معافی کا اشتہار کیا تو سب بغاوت سی
دست بردار اور بہ دل مطیع و فرمانبردار ہو گئی اور اس مین شک نہین
کہ جب انسان اپنی زیردستون کی قصور معاف کریگا تو خدای غفور
بہی اوسکی قصور معاف کریگا چنانچہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام نے

فرمایا ہی کہ معاف کرو تو تم معاف کیی جاوگی باب
اور باب د مین فرماتی ہین کہ اگر تم آدمیون کو اونکی قصورن
معاف کرو تو تمہارا آسمانی باپ بہی تمہین معاف کریگا اور اگر آدمیو
کو اونکی قصور نہ معاف کرو تو تمہارا باپ بہی تمہاری قصور نہ
معاف کریگا اور کلام اللہ مین ہی کہ الکاظمین الغیظ والعافین
عَنِ النّاس واللہ یحب المحسنین ● انتقام مخل نظام
اور حسد سی بڑہکر یہ چاہی تو شریعت مین حرام ہی اس سی انواع
شر و فساد کشادہ اور اسباب بغض و عناد مہیا و آمادہ ہو جاتی ہین
جو شخص انتقام کی اہتمام مین رہتا ہی وہ اکثر متفکر و پریشان
خاطر رہتا ہی مال و دولت کا زیان اور اسباب معیشت کا
نقصان اور عیش و عشرت کو اپنی نفس پر حرام اور مشقت و جفا
کشی کا التزام اور مخاوف مین اقدام اور مہالک مین قیام
کرتا ہی اور معلوم نہین کہ بعد مقابلہ کیا انجام ہوگا اگر کامیاب

ہوا تو

ہوا تو فی الجملہ تسکین کی صورت ہوگی اور اگر ناکام رہا تو
زخم پر نمک پاشی کی کیفیت ہو گئے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو شخص
انتقام کا طالب ہوا اوسکا دشمن اوسپر غالب ہوا اور ہوا تو آخر کار اوسی
کے ساتھ مرگ ناگہانی ... کے سوا کچھ حاصل نہوا
دنیا میں ذلت و پشیمانی اور عقبی میں عذاب جاوید نصیب ہوا

محبت نتیجۂ حکمت و خلاصۂ شریعت و سبب بزرگی و
عظمت و وسیلۂ رفعت و ذریعۂ عیش و عشرت و موجب ازدیاد عزت
ہی یہ صفت بہترین صفات انسانی اور افضل اوصاف اولیاء ربانی ہی اور
یہ فضیلت ہر قوم اور ہر شخص کو بدل مرغوب اور ہر ملت و مذہب مین
مطلوب ہی جس قوم مین یہ خصلت پائی جاتی ہی وہان ہمیشہ عیش
و عشرت اور ترقی علم و دولت موجود رہتی ہی اور ابواب
شادمانی کشادہ اور راہ فتنہ و فساد مسدود رہتی ہی اور جس ملک
مین یہ سیرت ہوتی ہی وہ ہمیشہ معمور و آباد اور شر اعدا سے آزاد
رہتا ہی اور وہان کے لوگ شاد و مسرور اور فتنہ و فساد وہان سے دور

رہتی ہین اور اوسکی دشمن مغلوب و پشیمان اور مقہور و تابع فرمان
رہتی ہین کسی استاد نی خوب کہا ہی ؎ دو دل یک شود
بشکند کوہ را ٭ پراگندگی آرد انبوہ را ٭ واضح ہو کہ اقسام
محبت مین سب سی اعلی اور انواع فضیلت مین سب سی بالا
اور اکتساب سعادت مین سب سی اولی محبت حق تعالی
ہی اور اوسکی بعد محبت انبیا و اوصیا اور اوسکی بعد محبت
والدین اور اوسکی بعد محبت بنی نوع ہی جسنی یہ دولت لازوال
پای اوسکو دونون جہان کی سلطنت ہاتہ آئی
کراہت سبب شقاوت مستلزم عداوت بلکہ جادہ ضلالت
و طریقہ ہلاکت ہی اور حقیقت مین یہ خصلت خبیثہ مفرق
جماعت و مجمع ردا ہی اور اسکا سبب نادانی اور بیوقوفی
جہالت ہی اور اسکا نتیجہ شر و فساد و مخاصمت و عناد اور
کار دنیا مین تعطل اور امور عقبی مین تخلل ہی اور اقسام کراہت
مین زیادہ

میں سب سے بدتر یہ ہے کہ انسان خدا سے کراہت کرے
اوسکے بعد یہ کہ انبیا و اوصیا سے کراہت کرے اوسکے بعد یہ
کہ والدین اور بنی نوع سے نفرت کرے جس شخص نے ان سب
مضمون کا التزام کیا اوسکو دین او سے دنیا میں ذلت و بدنامی
اور عقبیٰ میں ندامت و پشیمانی ہے

عفت بیان

اوصاف انسانی وسیلۂ فلاح دوجہانی ہے اس سے دل کو فرحت
جسم کو صحت روح کو راحت حواس کو قوت ہوتی ہے اور حقیقت یہ
ہے کہ تندرستی کے لیے کوئی نسخہ اس سے بہتر نہیں اور حفظ صحت
کے واسطے کوئی علاج اسکے برابر نہیں جسنے اسکی مداومت کی
اوسے نہ دوا کی حاجت نہ طبیب کی ضرورت نہ بیماری کا ڈر
نہ کسالت کا خطرہ اور جس شخص نے اس صفت شریف کا اکتساب
نثر ۵
کیا وہ ہمیشہ محفوظ اور ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے،
سبب ذلت و رسوائی موجب وقاحت و بیحیائی ہے اس سے انسان

نثر ۵ — لفٹنٹ [illegible]

خفیف و بی اعتبار اور ذلیل و بی وقار ہوتا ہی یہ صفت خبیثہ
بیماریوں کا گھر اور مادۂ فساد و شر ہی اور یہ صفت خبیثہ سیرت
بہایم اعظم مہلکات بنی آدم ہی یہ سب خرابیوں کا مبدا
ہی اور اس سی سب برائیاں پیدا ہوتی ہیں یہ خصلت بد انسان
کو مثل گاو خر بلکہ سگ و خوک سی بدتر کر دیتی ہی حقیقت میں یہ ایک بلا
ہی کہ انسان کو طرح طرح کی بلاؤں میں گرفتار اور ہر طرح سی ذلیل و خوار
اور عزیزوں و اقارب میں خفیف و بیمقدار اور یاروں و اغیار میں شرمسار
کرتی ہی [illegible] سخاوت سیرت برگزیدہ خصلت پسندیدہ
بہترین صفات انسانی ہی دافع بلیات آسمانی ہی اس سی رشتۂ محبت کو
استحکام اس سی دوست مطیع اور دشمن غلام اس سی یگانوں
میں عزت بیگانوں میں توقیر خواص اسکی مقید عوام اسکی اسیر
اس سی دنیا میں عیب پوشی یوم الحساب سبکدوشی آفتاب عالمتاب — ہوتی ہے
کی روشنی ہمیشہ بنصف دنیا میں رہتی ہی اور آفتاب سخاوت کے

اولمنی

روشنی تمام دنیا مین پہنچتی ہی چہپا کہ چراغ سامنی کی چیزون کو
دکہلاتا ہی اور اپنی نیچی کی چیزون کو چہپاتا ہی اوسی طرح سخاوت
سخی کی فضایل کو ظاہر کرتی ہی اور رذایل کو چہپاتی ہی ملال کا
زخم سخاوت کے مرہم سی اندمال پاتا ہی اور گرہ کینہ کی سخاوت کے
ساتہ سی کہلتی ہی سخی کی نام پر تحسین اور صورت پر آفرین ہی
سخی مین ہزار عیب ہون لیکن کوی اونکا ذکر نہین کرتا اور
سخی مرجاتا ہی لیکن اوسکا ذکر خیر نہین مرتا سبحان اللہ سخاوت کیسی
کرامت ہی جس مین اعجاز کی تاثیر ہی کہ سخی قبر کی اندر ہی لیکن
اوسکی شہرت عالمگیر ہی سخی سی کسی کو فایدہ ہوا ہو یا نہو لیکن
سبہون کے زبان پر اوسکی ثناجاری اور ہر ایک کے دل مین اوسکی
محبت سما رہی ہی دیکہو حاتم کو تیرہ سو برس سی زیادہ ہوی
اور اس زمانہ کی لوگ اوس سی مستفید نہین ہوی لیکن ہر شخص اوسکا
ثناخوان اور ہر ایک کے دل مین اوسکی تعظیم کے آثار عیان ہین حق

تو یہ ہی کہ نہ علم و ہنر سی بہتر کوی نسخہ اکسیر ہی اور نہ سخاوت سی بہتر کوی عمل تسخیر ہی بلکہ تالیف قلوب اسی پر منحصر اور شہرت و نیکنامی اسکا ادنی اثر ہی اور اس مین شک نہین کہ سخاوت پیشہ انبیا اور شیوہ اولیا ہی چنانچہ شیخ سعدی نی کہا ہی

کرم خواندہ ام سیرت سروران　　غلط گفتم اخلاق پیغمبران
کرم پیشہ گر راست گوی ولی ست　　کرم پیشہ شاہ مردان علی است

اور انجیل مین لکھا ہی کہ جب زکی گنہگار نی حضرت عیسی سی کہا کہ دیکھ ای خداوند مین اپنا آدہا مال غریبون کو دیتا ہون اور اگر کسی کا کچھ مال دغا سی لیا ہی تو اوسکا چوگنا بدلا دیتا ہون تب حضرت نی اوسکو کہا آج اس گھر کو نجات ہوی ہی　　آب ہر چند کہ سخاوت ہر شخص کے لیی ضرور ہی لیکن سلاطین کے لیی نہایت ضرور ہی کیونکہ جس بادشاہ مین سخاوت ہوتی ہی اوسکی رعایا دعاگو اور فرمانبردار اور فوج رضاجو اور جان نثار کرنے پر طیار رہتی ہی اور اسکا کوی بد

رکہو کہ دنیا مین دو نعمتین خوب ہین مال و جمال بشرطیکہ صاحب مال
مین سخاوت اور صاحب جمال مین عفت ہو اور نہین تو مال کا
مآل شقاوت اور جمال کا مآل سوء انجام ہلاکت ہی ای
عزیز دولت کی فضیلت تو ہم جب جانین کہ مفلس کو غنی کر دی اور
یہ تو اوسکی بڑی رذیلت ہی کہ جسکی پاس جاے اوسی ذلیل کر دے
جو دولت کو خرچ کرتا ہی وہ اوسکا مالک و مختار ہی اور جو جوڑتا
رکھتا ہی وہ اوسکا نوکر خدمتگار ہی اور پاسبانی اوسکی خدمت
ہی اور جس قدر روز کہاتا ہی وہی اوسکی اجرت ہی اور خداوند
عالم سخاوت کی فضیلت مین فرماتا ہی مثل الذین ینفقون
اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل
سنبلۃ مایۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء اور پھر فرماتا
ہی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون
بخل موجب ندامت و ذلت باعث ملامت و حقارت ہی بخیل دونون

نتیجہ جیسی حق تعالی نی سخی کو بخل سے بچایا ویسی فلاح کو پہنچایا

جہان میں رو سیاہ تمام زمانہ اوسکا بدخواہ نہ گہر میں کوی
یار نہ باہر مددگار جسی دیکہی وہ صورت سی بیزار اور جدہر جاے
اودہر لعنت کی مار ہی بخیل کسی کا کچہہ نقصان کری یا نکری لیکن
سب کو اوسکا نقصان منظور ہی اور کسی کا زیان کری یا نکری لیکن
سب اوسکی زیان میں مسرور رہتی ہیں بخیل باآنکہ ہر طرحکی نعمت
رکہتا ہی لیکن اوسکی لذت سی محروم رہتا ہی اور شادی کا سامان
رکہتا ہی لیکن ہمیشہ مغموم رہتا ہی اگرچہ نہ کسی کا دشمن نہ کسی کا گنہگار ہے
نہ کسی کا احسانمند نہ کسی کا قرضدار ہی لیکن تمام زمانہ اوسکی بدی کا
طلبگار ہی حتی کہ اوسکی اولاد ہر وقت اوسکی ہلاکت کی امیدوار اور وارث
اوسکی موت کے خواستگار ہیں ہمسایہ کو ہر وقت اوسکی مرنیکا انتظار
جو نقب زنی کی فکر میں بیدار ہی بخیل یہ حال دیکہکے انواع فکر میں
گرفتار رہتا ہی زندگی سی تنگ جینی سی ہاتہ بیزار رہتا ہی نہ
چین سی کہاتا نہ آرام سی سوتا دولت کو دیکہنا اور اپنی قسمت

بہر رو ناہی اگر انصاف سی دیکھو تو بخیل کی برابر کوی بد بخت
نہین کہ قارون کی دولت اور مزدور کی حیثیت رکھتا ہی معیشت
دنیا مین فقیرون کے برابر اور محاسبہ عقبی مین امیرون کے برابر دنیا مین
ذلیل و بدنام اور عقبی مین روسیاہ و ناکام حکمانی کہا ہی کہ سخی کو
جو لذت کہانی مین ہوتی ہے اوس سی زیادہ کہلانی مین ہوتی ہے
اور بخیل کو جیسا دینا ناگوار ہوتا ہی ویسا ہی کہاتا ہی دشوار
ہوتا ہی سخی خوش ہو کی دیتا ہی بخیل رو رو کے دیتا ہی سخی کا مال یار
کہاتی ہین اور دعائین دیتی ہین بخیل کا مال اغیار کہاتی ہین اور
گالیان دیتی ہین ای بخیل تو اس فکر مین ہی کہ مال کسین چہپا ای اور
موت اس فکر مین ہی کی تیرا گلا دبا دے تو یہان مال کا حساب دیکہتا ہے
اور خدا تیری اعمال کی کتاب دیکہتا ہی اور یقین جان کہ تیرا
مال کا ریہ ہوگا کہ تو ابا بروز فی النار اور تیرا مال لقمہ اغیار یا لاوارثی
مین ضبط سرکار ہوگا اور بخیل کی مذمت مین خدا تعالے فرماتا ہی

ولا تحسبن الذین یبخلون بما آتاہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو
شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ

اسراف شیوۂ اجلاف طریقۂ شریعت کی خلاف ہے
نہ دنیا میں اسکا اجر نہ عقبی میں ثواب بلکہ یہاں خوف افلاس
اور وہاں اندیشۂ عذاب ہے اور اسراف کا سبب یہ ہی کی مسرفون نے
دوسری کی کمائی بلا مشقت پائی ہے محنت کی اذیت نہیں اٹھائی ہے
لہذا مال مفت دل بیرحم اوباشون کو کھلاتے ہیں ایک کے جگہ
سو اڑاتے ہیں اور اس امر کا خیال نہیں کرتے کہ مال جمع کرنے
میں بہت دقت ہوتی ہے اور خرچ کرنے میں کچھ مشقت نہیں
جیسا کہ بھاری پتھر کو بلندی پر لیجانے میں بہت محنت ہے
اور وہاں سے گرا دینے میں کچھ اذیت نہیں اسی سے خوب
یاد رکھ کہ جو شخص آج خرچ میں بے اعتنائی کریگا وہ کل ضرور
گدائی کریگا اور یہ اسی سبب ہے کہ اسراف و سخاوت میں امتیاز

نہیں کر

ترجمہ تو نہ سمجھا کہ جو لوگ
خدا کی دی ہوئی دولت میں
بخل کرتے ہیں یہ انکی بہتری
ہے بلکہ یہ انکی واسطے
برا ہی اور عنقریب ہی کہ جس
چیز میں وہ بخل کرتے ہیں
اوسکا طوق بنا کے اونکی
گردن میں قیامت کے دن
ڈالا جاوے گا ۱۲

نہیں کرنی اس سبب سی فضول خرچی کرتی ہیں اونکو ضرور
ہی کہ پہلی اسی مرحلہ کو طی کریں اوسکی بعد راہ سخاوت میں قدم
رکہیں اور ہم مجملاً بیان کرتی ہیں کہ جو خرچ خلاف حکم
شریعت اور مخالف قاعدۂ حکمت ہو وہ سب اسراف
میں داخل ہی چنانچہ جو لوگ کچھ زینت و آرایش اور شہرت
و نمایش کی لیی خرچ کرتی ہیں وہ سخاوت نہیں حماقت
ہی اور جو حکام کو غیر کی حق تلفی کی لیی دیتی ہیں وہ سخاوت نہیں
رشوت ہی اور جو کسی کو کچھ طمع سی دیتی ہیں وہ سخاوت نہیں تجارت
ہی اور جو فحش و حرامکاری میں خرچ کرتی ہیں وہ سخاوت
نہیں شقاوت ہی نہیں اور یا یہ سبب ہی کہ مال کی فوایدسی
ناواقف ہیں اونکو چاہیی کہ حکما کی اس قول کو یاد رکہیں
کہ دنیا کی عزت مال سی اور عقبی کی عزت اعمال سی ہی اور
عقلا نی کہا ہی کہ جسکی پاس زر نہیں وہ اوس چڑیا کی مانند

ہے جسکی پرہیز اور حکمت اگرچہ جملہ فضایل کا سرتاج ہے لیکن
اوسکی رواج کے لیے زر کی احتیاج ہے کیونکہ حکیم اگر مفلس ہو تو
بعض فضیلت کی تحصیل اور کل کی تکمیل نہیں کرسکتا ہے کہ زر
کی بدولت صاحبانِ انگریز ہمیشہ نئی نئی چیزیں ایجاد کیا
کرتے ہیں اور ہندوستانی افلاس کے سبب سے اپنی اوقات
برباد کرتے ہیں اور پایہ سبب ہے کہ اپنی دولت کو لازوال سمجھتے ہیں
اور حکما کے اس قول سے واقف نہیں ہیں کہ کثرت جماع سے
قوت کا زوال اور بیہودہ گوئی سے رفعت کا زوال و معصیت سے
عمر کا زوال اور فضول خرچی سے دولت کا زوال ہوتا ہے اور پایہ
سبب ہے کہ افلاس کی کیفیت نہیں جانتے سو اسکی حقیقت
یہ ہے کہ افلاس وہ بری بلا ہے کہ جس پر آتی ہے اوسکو ذلیل و
خوار اور یار و اغیار میں شرمسار کرتی ہے تکلیف سے ہمیشہ مغموم
اور نعمتِ دنیا سے محروم رہتا ہے اگر ٹکڑا میسر آیا تو ہما غم کہانے

نہیں دیتا

ہمیں دیتا انتشار موجود رہتا ہی لقمہ اٹھانی نہین دیتا جاگتا ہی
تو اضطراب مین رہتا ہی سوتا ہی تو پریشان خواب دیکہتا ہے
دیکہتا ہی زندگی سے گہبراتا ہی کمینون کی آگی ہاتہ پہیلاتا ہے
معاذ اللہ جسپر یہ آفت آتی ہی اوسکی ہیئت بدل جاتی ہی صورت
بگڑ جاتی ہی بدن مین طاقت اور چہرہ پر بشاشت نہین رہتی
جوان کی جوانی اور پہلوان کی پہلوانی نہین رہتی اکثر دیکہا ہی کہ
دبلا تو رفتہ رفتہ دق مین مبتلا ہوگیا اور موٹا سوکہ کی کانٹا ہوگیا
اور تندرستی کی جان اگر کسی طرح سے بچ گئی تو اس مین شک نہین کہ
توند نچ گئی اور بوڑہا تو جب تک قبر مین نہین سوتا تب تک دن رات بیٹہا
روتا ہی اور جب تک اوسکی جان نہین جاتی سینہ مین سانس نہین
سماتی مفلس بیچارہ کیا کری اگر سفر کا قصد کری تو زادراہ نہین
گہر مین رہی تو نباہ نہین اگر بازار مین کچہ لینی کے جاتا تو چور جانکی کوئی
دکان تک آنے نہین دیتا اگر کچہ بیچنی جائی تو چوری کا مال سمجہکی کوئی

سو ل نہیں لیتا کبہا ہی دیانتدار ہو کوی اعتبار نہیں کرتا کبہا ہی
ناچار ہو کوی مددگار نہیں ہوتا اگر کسی مجلس میں جا اور وہاں
چوری ہو تو اسی پر اتہام ہوتا ہی یا نہ لی لیکن بدنام ہوتا ہے
جو کام کرتا ہی آدمی ہین ندامت ہوتے ہی جو بات کہتا ہی آدمی ہین ذلت
ہوتی ہی کبہا ہی ہوشیار ہو لیکن نادان بن جاتا کبہی ہی حکمت
کی بات کہی لیکن ذلت اٹہاتا ہی بیان ایک حکایت حسب حال
لکہی جاتی ہی حکایت ایک سوداگر نی کچہ شکر خرید کی اور اوسی
ایک بورے میں بہرا دوسرا بورا خالی رہا اوس میں شکر کی برابر
مٹی بہری اور بیل پر لادکی چلا راہ میں ایک شخص ملا اوسنی پوچہا
ای شخص سوداگر تو نی کیا چیز لادی ہی اوس نے کہا ایک بوری
میں شکر ہی اور دوسرا خالی تہا لہذا بیل پر لادنی کی لیے اوس میں
مٹی بہری ہی اوس نی کہا اگر نصف شکر ایک بورے میں اور
نصف دوسری میں بہری جاتی تو بیل پر لادنا کچہ دشوار نہ ہوتا
بلکہ بار

بلکہ بارکم ہونی کی سبب سی تو اوس پر سوار ہی ہو سکتا سوداگر
نی کہا ای شخص میری عقل حیران ہی کہ تو فرشتہ ہی یا انسان
ہی کیونکہ تو نی ایسی حکمت کی بات بتلای کہ نہ کبہی کسی آدمی
سی سنی اور نہ کبہی میری ذہن مین آی اب مجہ پر اتنا احسان
کر کہ مٹی کو بیناک کے شکر کو بالمناصفہ دونون طرف پر دی اور
میری ساتہ بیل پر سوار ہولی تاکہ مین تیری حکمت کی باتین سنتا
چلون اوس نے سوداگر کی کہنی پر عمل کیا جب دونون سوار ہو کے
چلی تو سوداگر نی پوچہا کہ ای شخص تو کس چیز کی تجارت کرتا ہی
اور کتنا مال و دولت رکہتا ہی اور کتنا وسیع مکان اور کس قدر
عیش و عشرت کا سامان ہی اور کتنی لونڈی اور غلام اور کتنی
مصاحب و خدام ہین اور کس قدر کیسے اونٹ ہاتہی اور کتنی بہایم اور چرواہی ہین
اور کتنی باغ و باغبان اور کس قدر خزانہ و نگہبان ہین اور کس قدر سامان
سیر و شکار اور کیا خرچ و دخل کی مقدار ہی اور ~~نیز کی ملازمت~~ کتنی

اشراف

اور تیری ملازمت مین کتنی علمای فصیح شعرا اور حکمای تجربہ کار
ہین اور سنی کہا ای سوداگر مین بلای افلاس مین گرفتار اور
نان شبینہ سی ناچار ہون نہ کچہ اسباب ہی نہ سامان ہی ہزار تردد مین اور
ایک جان ہی غم غذا اور آنسو پانی ہی مکان سایہ درخت اور لباس
تن عریانی ہی سوداگر نی یہ بات سنتی ہی اوسی ایک لات مار کے
گرا دیا اور کہا ای شوم تیری شامت کا سبب تیری حکمت اور نحوست
کی علت تیری فراست ہی اب مین تیری حکمت پر عمل نکرونگا
نہین تو اس حکمت کی ساتھ نحوست بہی موجود ہو جاوگی اور تجہی
اپنی صحبت مین نرکہونگا نہین تو تیری شامت میری سعادت کو
نیست و نابود کردیگی چنانچہ حکمانی کہا ہی   قدم نامبارک و مسعود
گر بدریا رود برآرد دود   اب دیکہو کہ افلاس کے بدولت حکمت
کی کیسی ذلت اور رسوائی کی کیسی حقارت ہوتی ہی لہذا لازم ہی کہ تحصیل معاش
مین کسی پیشہ مباح سی نہ شرماو اور اشراف کی نزدیک نہ جاو اور اگر

جہلا اس امر مین بخل و خست کا الزام لگاوین تو اونکی مہملات
پر التفات نکرو کیونکہ اونکی زبان سی کسی طرح پر نجات نہ پاؤگے

قناعت

قناعت باعث راحت دل و جان و موجب
سلامت دین و ایمان دنیا مین سبب عزت و اعتبار
عقبی مین موجب رضای پروردگار ہی قانع خلق سی بی پروا
اور اوسکا خزانہ دل دولت قناعت سی بہرا رہتا ہی حکمانی
کہا ہی کہ طامع غیرونکی خوشامد کرتا ہی اور حاسد رنج مین
مرتا ہی اور تارک دنیا فارغ البال اور قانع ہمیشہ خوشحال
رہتا ہی ہر چند قناعت ہر شخص کی لیی مناسب ہی لیکن فقر کی لیی واجب
ہی چنانچہ حکمانی کہا ہی کہ جس فقیر مین قناعت نہین وہ اوس آنکہ کی
مانند ہی جس مین بصارت نہین اور جس فقیر مین قناعت ہی اوسکی لیی
فاقہ نعمت اور ناداری دولت ہی سچ ہی کہ عالی ہمت قسمت
پر راضی رہتا ہی کسی کی منت نہین اٹہاتا بہوکہ کی شدت

قناعت

برداشت کرتا ہی لیکن بہیک کی ذلت نہین اٹہاتا بزرگون کا قول
ہی کہ طمع مرض ہی اور سوال سکرات ہی اور نہ پانا موت ہی
صاحب غیرت کی نزدیک قانون مین دم توڑنا اچہا لیکن کسی
کی آگی ہاتہ جوڑنا اچہا نہین چنانچہ شیخ سعدی نی کہا ہی

بدست آہک تفتہ کردن خمیر به از دست بستن به پیش امیر

آدرزہر ہلاہل کا لقمہ کہانا اور سم قاتل کا جام پینا اچہا لیکن غیر
کی دسترخوان پر نعمت کا لقمہ کہانا اور اجہاب کا شربت پینا اچہا نہین
اور سب سی قطع تعلق کرنا بہتر لیکن کسی اگی تملق کرنا اچہا نہین اور
سر پر آگ کا انبار اٹہانا اچہا لیکن احسان کا بار اٹہانا اچہا نہین
اور حقیقت یہ ہی کہ فقیر قانع امیرون کا امیر اور امیر طامع فقیرون
کا فقیر ہی چنانچہ کسی استاد نی ایک حکایت حسب حال خوب نظم کی ہی

این طرفہ حکایتی شنیدم روزی زقضا مگر سکندر
میرفت وہمہ سپاہ با او وان حشمت و مال و جاہ با او

قناعت

ناگه بخرابه گذر کرد — پیری ز خرابه سر بدر کرد

پیری نه که آفتاب پرنور — در چشم سکندر انداز دور

پرسید که این چه شاید آخر — وین کیست که اینجا بد آخر

دیوانه بود واگرنه عاقل — اینجا نکند مقام و منزل

چون راند بدان مغاک چون کور — پیر از سر وقت خود نشد دور

چون باز نکرد سوی او چشم — ناگاه سکندرش بصد خشم

گفت ای شده غول این گذرگاه — غافل چه نشسته در بن راه

بر من چه نکردی احترامم — آخر نه سکندر است نامم

دانی که منم ز بخت فیروز — پشت همه روی عالم افروز

دریا دل و آفتاب رایم — فرق فلک است زیر پایم

پیر از سر وقت بانگ برزد — گفت این همه نیم جو نیرزد

ای پشت نبردی عالمی تو — یک دانه ز کشت آدمی تو

دوران فلک که بی‌شمار است — هر ساعتش از نو صد هزار است

قناعت

نی عقل نه غافلم درین کوی | شب یار تر از توام بصد روی
از حال اجل چو آگهم من | چون منتظران درین رهم من
غافل توی کز برای ششی | مغرور دو روزه عمر خویشی
با من چه برابری کنی تو | چون بندهٔ بندهٔ منی تو
دو بنده من که حرص و آزند | بر تو شب و روز سرفرازند
گریان شد ازین سخن سکندر | بفگند کلاه شاهی از سر
از خجلت خود نفس نمیزد | سر بر کف پای پیر میزد
پیر از سر حال ره نمودش | کاندر همه وقت یار بودش

حرص و طمع سی انسان بی عزت و حقیر ہوا اور بی توقیر ہوتا ہی اپنوں میں خفیف و بی اعتبار غیروں میں ذلیل و خوار ہوتا ہی معاذ اللہ اس بلائی حرص کی دل میں جگہ پائی اوسکی شامت آئی حواس کو غارت کرتی ہی عقل کو حیرت میں ڈالتی ہی آدمی دیوانہ بن جاتا ہی نیک و بد نہیں جانتا حق کو ریچہ اور کمال نہیں پہچانتا اور جس شخص نی اس

بابان

نی پابان

بی پایان مین پانون رکہا وہ وادی حیرت مین اوراوسہو اہر چند ۳ و سرگردان
دوادوش کری لیکن باہر نہین اتا اور جس نی اس بحر ناپیداکنار
مین قدم ڈالا وہ گرداب بلا کت مین پڑا ہر چند دست و پا مارے لیکن
نکلنی کی راہ نہین پاتا بیان ایک حکایت حسب حال لکہی جاتی ہے
کسی دریا کی کنارہ چند اشخاص کہڑی تہے اور دریا مین ایک
ریچہ بہا جاتا تہا کسی نی کہا لکڑی ہی کسی نے گٹہری ہی کسی نے
کہا کملی ہی اوس جماعت مین ایک شخص البا طامع و جالاک اور
حریص و بی باک تہا کہ ایک روٹی کی لئی تنور مین گہس جاتا اور ایک
کوڑی کی امید پر قعر دریا مین غوطہ لگاتا تہا اوسی کمل کا طمع غالب
ہوا دریا مین کودنیکا ارادہ کیا لوگون نی ممانعت کی اور کہا
ای نادان آپ انکر اگر تو ڈوب جائیگا تو مفت مین جان جائیگی
اور اوسکا پہر ملنا خارج از امکان ہی اور اگر اوسی آیا تو شاید
ایک روپی کا مال ہاتہ اویگا اور اوسکا اور طرحسی بہی ملنا آسان ہی

اسی حقیقت جیز کی لی جان عزیز کو خطر عظیم مین ڈالنا عقل سلیم
کی نزدیک مصلحت سی دور اور خلاف مرضی خدای غیور ہی لیکن اوس
اجل رسیدہ نے کسی کا کہا نہ مانا اور دفعتہ دریا مین کود پڑا جب شیشے
مطلوب کے پاس پہنچا تو دیکہا کہ وہ کمل نہین بلکہ ریچہ ہی غرض ملاقات
ہوتی ہی ریچہ اوس پر حملہ کرنی لگا اوس نی تو فقط مصافحہ چاہا تہا
وہ معانقہ کرنی لگا تب اوسنی تو مچایا کہ دوستو خبر لو مین ہلاک
ہوتا ہون اونہون نی کہا کہ کمل کو چہوڑدی اور تو ہیر کی چلا اوس نے
کہا کہ مین نی تو کمل کو چہوڑدیا لیکن کمل مجہی نہین چہوڑتا جب لوگون نے
غور سی دیکہا تو معلوم ہوا کہ ریچہ نی اوسی دبالیا اور کام تمام کیا القصہ
سب اوسکی ہلاکت پر افسوس کرنی اور شیخ سعدی کا یہ شعر پڑہتی تہی

بدوز طمع دیدہ ہوشمند درارد طمع مرغ و ماہی بہ بند

بسیار خوار ہمیشہ ذلیل و خوار اور اکثر علیل و بیمار
کبہی درد شکم مین مبتلا اور کبہی دست و قی مین گرفتار رہتا ہی سچ ہی کسی نے کیا
خوب کہا

پانی کہت کم اور بہت کہانا معدہ کو خراب کرتا ہی پانی کی زیادتی سی
نبات پژمردہ اور کہانی کی زیادتی سی معدہ مردہ ہو جاتا ہی کہانی کہانے
کہ جو کہانی میں زیادتی کرتا ہی وہ پاخانہ میں مرتا ہی اور بزرگوں نے
کہا ہی کہ جو شخص پیٹ بہرنی میں متوجہ ہوگا وہ فربہ ہوگا اور جب فربہ ہوگا
تو شہوت ہوگی اور جب شہوت ہوگی تو گناہوں کی کثرت ہوگی
اور جب گناہوں کی کثرت ہوگی تو دین و دنیا دونوں کو خاک میں ملائیگی
اور سیدہی جہنم کو پہنچائیگی پہر بزرگوں کا قول ہی کہ جو کم کہاتا ہی وہ
عبادت خانہ میں رہتا ہی اور جو بہت کہاتا ہی وہ پاخانہ میں
رہتا ہی ای حریص تو کتنا کہائیگا تیرا پیٹ حاملہ عورت کی طرح ہو
گیا اور تو اسکی بجہی دین و دنیا کو بہول گیا اتنا نہ کہا کہ تیری منہ
سی نکل آئی یا مسہل اور حقنی کی نوبت آئی ای عزیز جو شخص کہانے
میں زیادتی اور بی تمیزی کرتا ہی وہ ذلت و ندامت کی ساتہ مرتا
ہی یہان ایک حکایت حسب حال لکہی جاتی . . . کسی لالچی

ہان دیہات سی برات ای لالہ نی پوری برات کو کہچڑی کہلای
جب کہلا پلا کی فراغت ہوی تو سمدہی کی پاس کچہ بادام بہیجے
اوسنے مغزی بادام کا مغز نہ نکالا یونہین چبانی لگا بادام تو نہ ٹوٹے
لیکن مسوڑون سی خون انی لگا تہوڑی دیر کے بعد لالہ چہل قدمی کرنی گئے
ای اور سمدہی سی پوچہا کہ شغل مین اپنے بادام نوش فرمای اوسنے
کہا کہ وہ تو ایسی سخت تہی کہ دانتون سی ٹوٹتی نہ تہی لالہ مغز سخن کو
پہنچ گئی اور کہا کہ اسکا پوست پتہر سی توڑکی پہنا دینی ہین اور
مغز نکالکی کہاتی ہین یہ کہکی مکان مین گئی اور کچہ خرمی اس خیال
سی بہیجی کہ اینہین آنی سی کہا بگا اوسنے مغزی جو بادام کہانے
کی ترکیب سنی تہی وہی اوسکی دماغ مین سمای تہی خرمی ہونٹ لگے گٹہلیان
نکال کی کہانی لگا گونٹ کی پہنیاک کی ہڈی چبانی لگا تہوڑی دیر کے
بعد لالہ پہر اوس طرف آئی اور پوچہا کہ خرمی تو آپنے نوش فرمای ہونگی
اوسنی کہا کیا التماس کرون ذائقہ مین تو بہتر لیکن سختی مین
پتہر تہی

خرمی سی

پھر بھی لالہ مسکرا کی بولی کہ ای دوست اسکا پوست کھانی میں عجب
اوسنی یون کھایا تو بہت لذت پائی اور جلد سی زیادہ کھا گیا اور
انجام کار یہ ہوا کہ تمام رات بدہضمی سی دست وقی میں گرفتار رہا
اور صبح کو قی النار ہوا کہ اگرچہ کم کھانا بہتر ہی لیکن اتنی کمی بھی نہیں
کہ ضعف سی ہڈیاں تہرائیں اور لاغری سی ہڈیاں نظر آئیں شیخ
سعدی نی خوب کہا ہی نہ چندان بخور کز دہانت برآید
نہ چندان کہ از ضعف جانت برآید اور اصل یہ ہی کہ اعتدال کا
خیال رکھی کیونکہ جو کم کھانیوالا ضعف میں مبتلا ہی اور زیادہ کھانیوالا
قی و اسہال میں مرتا ہی اور اعتدال سی کھانیوالا خوشحال رہتا
ہی اور تنہا خوری کی عادت نکرو کیونکہ وہ بہایم کی صفت بلکہ کتّی کی
خاصیت ہی خوردہ بمان بہ کہ تنہا خورند خاک بر آن خوردہ
کہ تنہا خورند ۲ کثرت جماع باعث
ضعف و ناتوانی و شور امراض جسمانی ہی اس سی عقل تباہ اور عمر

کوتاہ ہونی سی قوی ضعیف و بیکار اعضا نحیف و نزار ہو جاتی
ہین حواس مین اختلال قوی مین زوال آتا ہی حکمائی کہا ہی کہ شہوت اوس
عامل ستمگار کی مانند ہی کہ بادشاہ نی اوسی مطلق العنان کر دیا ہو اور وہ
رعایا کا سب مال و متاع چھین لی اور رعایا فقر و فاقہ کی سبب سی ہلاک و
پریشان اور ملک برباد و ویران ہو جا اسی طرح اگر سلطان عقل
قوت شہوت کو حد اعتدال پر نہ رکہی تو جو مادہ غذا سی حاصل ہوگا وہ
سب کو منی کرکی اپنی صرف مین لاویگی اور باقی اعضا غذا سی محروم اور رفتہ
رفتہ بیکار ہو جاینگی اور چونکہ اس قوت کے افراط مین بہت مفاسد ہین لہذا
انسان کو لازم ہی کہ ابتدا سی اسکو اعتدال پر رکہی اور اپنی اختیار سی
باہر ہونی نہ دی ورنہ ہیجان کے بعد اوسکا روکنا دشوار ہوگا اور اسکی مثل ایسی
ہی کہ ایک آدمی سرکش گھوڑی پر سوار ہے اور لگام اوسکی ہاتہ مین ہی اگر گھوڑی
کو اوہی سرکشی سی نہین روکتا جب اوسکی پیٹہ پر سی گر پڑیگا اور لگام
ہاتہ سی جاتی رہیگی تو پہر کیونکر روک سکیگا اور روکنی کی تدبیر صحبت بد
سی احتراز

سی احتراز اور کثرت روزہ و نماز ہی بزرگون نی کہا ہی کہ گہوڑا
لوہی کی لگام کو مانتا ہی اور نفس فاقہ کی لگام کو اور کتاب بینی بہی بہت
مفید ہی خصوصا کتب دینیہ مثل قران و احادیث و کتب اخلاق لیکن
جس کتاب مین فواحش کا ذکر ہو اوسکا دیکہنا بہت مضر ہے مثل قصہ
شیرین خسرو و نلدمن و بہار عشق و نیرنگ عشق وغیرہ اور بیبل کے
بعض کتابون مین اگرچہ فحش باتین ہین لیکن اگر بنظر تحقیقات مذہبی
پڑہین تو کچہ مضایقہ نہین کیونکہ انما الاعمال بالنیات اور جماع کے
اس قوت کی افراط مین زیان ہے ویسا ہی تفریط مین بہی نقصان ہے
دیکہو حق تعالی نے نوع انسان مین مرد و عورت کو الگ الگ پیدا
کیا اور کمند شہوت سی ایک کو دوسری کا اسیر کیا جیسا کہ مرد کو عورت
سی محبت ہی ویسا ہی عورت کو مرد سی الفت ہی اور اسمین غایت
مین یہ حکمت ہی کہ نسل ادم قایم اور نوع انسان باقی و دایم رہے
اور جو شخص نکاح سے قطعا انکار اور رہبانیت کو اختیار کرتا ہی وہ درحقیقت خدا کی اس

اور حضرت سلیمان نے فرمایا ہے کہ جسنے جورو پائی اوسنے ایک شی خوب پائی اور خداوند کا فضل حاصل کیا
امثال ۱۸ باب ۲۲

حکمت سی ناراض ہی اور اوسپر اعتراض کرتا ہی معاذ اللہ قوت
شہوت کو عاطل چھوڑنا گویا حکمت الہی کو باطل کرنا ہی اور اوسکے
ارادہ کی خلاف کرنا حقیقت میں اوسکی مرضی سی انحراف کرنا ہی
اور نکاح باانکہ ہر مذہب میں مباح ہی موجب صلاح اور باعث
فلاح بھی ہی شر شیطان سی حفاظت کی لیی عمدہ حصار اور ہوای معصیت
سی بچانی کی لیی محکم دیوار ہی مسکن حرارت جوانی دافع بخارات
نفسانی ہی اس سی تدبیر منزل میں ایک کو دوسری سی اعانت اور تحصیل لذت
بلا مزاحمت ہوتی ہی اور اولاد جو ثمرہ زندگانی اور باعث قیام نوع انسانی
ہی وہ اسی پر موقوف ہی اور اکثر فضیلتیں ہی اکی وسیلہ سی
باسانی حاصل ہوتی ہیں چنانچہ جب کوئی عیال کی پرورش و ناز برداری میں
زحمت اٹھایگا تو بیکسون کی مصیبت کی کیفیت جانیگا اور اس ذریعہ سی
فضیلت رحم حاصل کریگا اور جب اونکی کج خلقی اور بد خوئی کی برداشت کریگا
تو فضیلت حلم حاصل کریگا اور جب اونکی معاملات میں انصاف کی رعایت

کریگا اور اونکی عزت کی محافظت میں شجاعت اور اونکی
پرورش میں سخاوت حاصل کریگا اور جب والدین لڑکون کی خدمت
مین زندگی تو دفع کلفت اور رفتہ رفتہ صحبت کی عادی ہوگی اور جب اولاد
کو علم و عمل کی تعلیم کرینگی تو ثواب عظیم حاصل ہوگا اور انکی سوا یہ فایدہ
بھی ہی کہ جب کوئی لڑکا سعادتمند ہوگا تو مصیبت میں اعانت
کریگا اور باعث بقای نام و شہرت ہوگا

پوشاک میں اعتدال کا خیال رکھو نہ حیثیت سی کم ہو کہ اس میں
اخفای نعمت اور بخل و خست ہی اور نہ مقدرت سی زیادہ ہو کہ اس
میں اسراف اور رعونت ہی اور حقیقت یہ ہی کہ لباس اسایش
کی لیی ہی ارایش کیلیی نہیں ہی چنانچہ کسی استاد نی کہا ہی

غرض از جامہ دفع حر و برد است — ندارد میل زینت ہر کہ مرد است

اور جو شخص اپنی کو لباس سی اراستہ کرتا ہی وہ حقیقت میں
مونث ہی اور جو زیور سی اراستہ کرتا ہی وہ مردوں میں مخنث ہی

چنانچہ بزرگون کا قول ہی کہ نامرد بال کی آرایش میں مصروف رہتا ہی اور
مرد اعمال کی حکمائی کرتا ہی کہ جیسی عورت کی زینت لباس و زیور سے
ہی ویسا ہی مرد کی زینت علم و ہنر سے بلکہ عقلا کہتی ہین کہ عورت کا
زیور عفت اور مرد کا زیور غیرت ہی اور اسبابِ کو یاد رکہو کہ سامان
آرایش و اسباب نمایش زندگی تک ہی اور مرنی کی بعد کمبل اور
مخمل دونون برابر ہین شیخ سعدی نی خوب کہا ہی [illegible]

آہنگِ رفتن کند جان پاک   چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک

[illegible] ریاست و سلطنت کی حرص مین آدمی شب و روز
مبتلای انتشار اور فکر مین گرفتار اور عیش و عشرت سی محروم
اور کثرتِ افکار سی مغموم اور اکثر جنگ و جدل مین مشغول اور
دوا دوش مین ملول رہتا ہی اور مکروہات مین مبتلا جرات
سی دور فساد کا خواہان صلاحیت سی مہجور رہتا ہی فوج کی
آرایش اور خزانہ کی افزایش مین وقت کو برباد اور ملک کی تباہی مین

اور فریب کی گہاتین ہمیشہ ایجاد کیا کرتا ہی تمام دنیا کا
محاسبہ اور بندگان خدا کی کشت و خون کا مواخذہ اپنی
سر پر لیتا ہی احباب کی طرف سی بدگمان اور خوف اعدا
سی نیم جان رہتا ہی آسایش سی محروم اطمینان سی بے بہرہ
کبہی ہلاکت کا خوف کبہی حرص کا خطرہ ضرب بضرب ضربا
کی گرداب مین زندگانی کو صرف کرتا ہی اور قتل بقتل قتلا کی میدان
مین ناگہانی موت سی مرتا ہی اور کبہی کبہی ایسا ہوتا ہے
کہ اس طمع مین ریاست موروثی بہی نکل جاتی ہی اور جان برآفت
آتی ہی زہد دنیا مین موجب آرام وراحت اور عقبی
مین سبب حصول سعادت ہے زاہد اگرچہ تہیدست ہی لیکن
دولت قناعت سی مالا مال ہی اور اگرچہ فاقہ مست ہی لیکن
لذت توکل سی آسودہ و خوشحال ہی وہ خالق پر بہروسا
رکہتا ہی خلق کی پروا نہین کرتا اپنی قسمت پر راضی رہتا ہے

کسی غنی کی التجا نہیں کرنا وہ دنیا سے اوسی قدر چاہتا ہے جو زندگی
کی لئے ضرور اور بندگی کی لئے لابدی ہے اور اگر زیادہ پایگا تو سخاوت
کریگا اور کم پایگا تو قناعت کریگا اگر فاقہ سے ہلاکت کی نوبت پہنچے
تو شکایت و فریاد نہیں کرتا اور اگر سلطنت ملے تو مغرور و شاد نہیں
ہوتا اوسکا شغل ہمیشہ خدا کی یاد اور نفس امارہ سے جہاد ہے اور یہ
خدا کی لیے کرتا ہے نہ دنیا کی بزرگی و عزت چاہتا نہ نیکنامی و شہرت
چنانچہ زہاد کا قول ہے کہ پانی پر چلنا کمال نہیں خدا کی راہ پر چلنا کمال
ہے اور ہوا کی ~~روکنی~~ میں روکنے میں کچھ بزرگی نہیں ہوس کے روکنے
میں بزرگی ہے اور منبر پر سوار ہوتی میں فضیلت نہیں نفس امارہ کے
قید کرنے میں فضیلت ہے دنیا کا طلبگار
ہمیشہ ذلیل و خوار اور غم و غصہ میں گرفتار رہتا ہے یہ نہیں جانتا
کہ حب دنیا راس المعصیت اور ترک دنیا راس العبادت ہے کسی نے جناب
امیر علیہ السلام سے پوچھا عرض کی کہ دنیا کی کچھ اوصاف ارشاد کیجیے آپنے
فرمایا

فرمایا کہ ہم اس دار فانی کا حال کیا بیان کرین جو تندرست ہی وہ
موت کو بھول کی غفلت مین ہی اور جو بیمار ہی وہ تندرستی کی
حسرت مین ہی اور جو محتاج و فقیر ہی وہ مغموم و دلگیر ہی اور جو غنی
و مالدار ہی وہ بلاؤن مین گرفتار ہی اور جو چیز اس مین حلال ہی
اوسکی لئی حساب ہوگا اور جو حرام ہی اوسکی لئی عذاب ہوگا حدیث
شریف مین ہی کی جب حضرت آدم نی بہشت مین گیہون کہایا
اور پاخانہ کی حاجت ہوی تو رفع حاجت کی لئی جگہ ڈہونڈہنی لگی
خدا تعالی نی اونکی پاس ایک فرشتہ بہیجا اوسنی پوچہا کہ آپ
کیا ڈہونڈہتی ہین فرمایا مین چاہتا ہون کہ جو کچہ میری پیٹ مین ہی
اوسی کہین رکہون اوسنی کہا کہ خدا نی جنت کی کسی کہانی مین تاثیر
نہین رکہی مگر گیہون مین آپ اسی کہان رکہنگی عرش پر یا
کرسی پر یا بہشت کی نہرون مین یا درختون کی نیچی دنیا مین تشریف لیجائیے
ایسی نجاستون کی جگہ وہی ہی اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا حضرت

آدم کا پایخانہ ہی کیونکہ بہشت مین آب نی گیہون نوش فرمایی
اور فضای حاجت کی لیی دنیا مین شریف لاای نفس خسیس دیکہ
تو کبہی نفس خسیس پر فریفتہ ہوا ہی اور لطف یہ ہی کہ تو اس مکار
دلی پر سو جان سی نثار اور وہ تیری صورت سی بیزار ہی تو اوسکی
رغبت کرتا ہی وہ تجہی نفرت کرتی ہی تو اوسکی شوق مین سرگردان
اور وہ تجہسی گریزان ہی کیا تجہی معلوم نہین کہ ہر ساعت تیری عمر
کم ہوتی جاتی ہی کسی نوع سی قرار نہین پکڑتی ہر وقت ایک
منزل طی کرتی ہی اور اس طرح سی دنیا تجہی چہوڑتی اور تیری
طرف سی منہ موڑتی ہی اور تو اوسکی مکر سی غافل و بیخبر اور اوسکی
فریب سی ناواقف اور بی ڈر ہی ای نادان اس دنیا نی دلی
جس سی آشنای کی اوس سی ضرور بیوفای ہی کی اور جو اس سی
دل لگاتا ہی وہ ضرور نقصان اوٹہاتا ہی ای عزیز یہ دنیا مکان
کون و فساد اور محل فنا و ایجاد ہی یہان ہر روز ہزارون عدم سی
آتی ہین

اتی ہیں اور ہزاروں عدم کو جاتی ہیں آس دنیا میں ایسی ایسی
صاحب اقبال ہی جنکی جاہ و جلال سی نیر اعظم سرگریبان اونکی
ہیبت و رعب سی جلادِ فلک لرزاں رہتا تہا لیکن بس بیدرد
سفاک نی سب کو ہلاک کر کی خاک میں ملادیا اور اونکا نام
و نشان صفحۂ روزگار سی مٹادیا خواجہ حیدر علی آتش مرحوم نی
خوب کہا ہی

زمینِ چمن گل کہلاتی ہی کیا کیا　　بدلتا ہی رنگ آسمان کیسی کیسی
نہ گورِ سکندر نہ ہی قبرِ دارا　　مٹی ناموں کے نشان کیسی کیسی

اى مالدار تو مال کا رسی بیخبر ہی تیری لیے دو خطرے میں ایک
تو دولت کی مفارقت دوسری حساب کی زحمت اور
لطف یہ ہی کہ جو شخص دولت جمع کرتا ہی وہ عمر بہر محنت میں
مشغول و مغموم اور راحت دنیا سی محروم رہتا ہی اور مرتی وقت
حسرت لیجاتا ہی اور وارثوں کی لیے منارعت چہوڑ جاتا ہی

اٹہتین وجہون سی جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ خدا
کو پہچانو اور اوسکی اطاعت کرو اور شیطان کو پہچانو اور اوسکی
مخالفت کرو اور عاقبت کو پہچانو اور اوسکی ملازمت کرو اور دنیا
کو پہچانو اور اوس سی متنفر کرو رازپوشی
ایک عمدہ صفت ہی کہ شراعدا سی بچاتی اور اکثر آفتون کو ٹالتی
اور راہ فساد کو مسدود اور ابواب تدبیر کو کشادہ رکہتی اور دشمن کی
تدبیر کو نشانہ تک پہنچنی نہین دیتی اپنا راز کسی سی کہنا اور پہ
کہنا کہ کسی سی نکہنا بری نادانی ہی کیونکہ جب تم نی اپنی راز داری
نکی کہ اخفا مین تمہارا فایدہ اور افشا مین نقصان ہی تو دوسرا کیون
پاسداری کریگا کہ نہ اخفا مین اوسکو فایدہ اور نہ افشا مین زیان ہی
اور جب تم کسی سی اپنا راز کہو گی تو پہلی وہ تمکو قوفون مین شمار کریگا
اور پہر تمہارا اعتبار نکریگا اور کبہی اپنا راز دار نبنایگا کیونکہ وہ یہ سمجہیگا
کہ جب اسنی اپنا راز نہ چہپایا تو دوسری کا کیونکر چہپایگا اور اسباب کو

باد رکہہ

یا در کھو کہ جب بات زبان سے اور تیر کمان سے نکلجای تو پھرنا محال
ہی لہذا تا امکان راز کی بات زبان پر نہ لاو اور دل کا بھید کسی
سے نہ بتلاو افشای راز میں طرح طرح کے
فساد و شر اور انواع انواع خوف و خطر ہیں اس سے انتظام
میں انقلاب اور بنا ہوا معاملہ خراب ہوتا ہی اور جو رنجش اس سے
پیدا ہوتی ہیں تیر و تلوار سے اونکا امکان نہیں ہیں اور جو رنجش اس
سے ظاہر و ہویدا ہوتی ہیں گولی اور گولی سے اونکا وہم و گمان
نہیں جب تک بات نہیں کہی گئی اور کام نہیں کیا گیا تب تک
آدمی کو اوسپر اختیار ہی اور جب بات شایع ہو اور کام واقع ہوا
تو وہ اختیار سے جاتا رہا بلکہ آدمی اوسکی اختیار میں اور طرح طرح کے
اندیشہ و انتشار میں گرفتار ہو جاتا ہی دوستوں کو دل دینی میں
کچھ نقصان نہیں لیکن راز دل کہنی میں زبان ہی اور اسبات
کو یاد رکھو کہ جیسی تمہاری دوست ہیں ویسی ہی اون دوستوں

کی ہی ہونگی اور اسی طرح دوستون کا سلسلہ دشمن تک پہونچیگا
لہذا جب تم کوی بات کسی دوست سی کہوگی تو وہ دوستون کی
معرفت دشمن تک جا پہنچیگی اور وہان سی دفعتاً کوی بلا نمودار
سر پر آ جائیگی اور اوس وقت تم سی کچھ نہ بن آئیگی مفت مین جان جائیگی
چنانچہ ایک حکایت حسب حال لکھی جاتی ہی ایک بادشاہ
کی جورو کسی ملازم سی الفت رکھتی تھی جب بادشاہ کو اوسکی کیفیت
معلوم ہوی تو آتش غیرت سی جل گیا اور وزیر سی حال بیان
کرکی دونون کی قتل کا حکم دیا وزیر نی عرض کی کہ کل اس کام
کو بخوبی تمام انجام کرونگا اور رخصت ہوکی اپنی مکان پر گیا لڑکی
کو بہت مغموم دیکھکی سبب پوچھا اوس نی کہا آج ملکہ نی مجھکو بلا سبب
بی عزت اور بار عام مین بیحرمت کیا ہی وزیر نی اوسکی تسکین خاطر
کی لیی کہا کہ صبر کرو کل اس ظلم کا انتقام لیا جائیگا اور اوسکی اطمینان
کی لیی بالکل حال بیان کیا لڑکی یہ خبر سنکی بہت خوش ہوی

اور

اور اپنی نشست گاہ میں جا کی بیٹھی اوسی وقت ملکہ کی
ایک خادمہ عذر خواہی کی لیے لڑکی کی پاس ای لڑکی نی
کہا کہ جیسا اج ملکہ نی مجھی لے عزت کیا ہی خدا چاہیگا تو
ویسا ہی وہ بہی کل بحیرمت اور راہی ملک ہلاک ہو گئے
خادمہ نی اوسکی دمسازی کر کی اس راز کو پوچھا اوس نے
اپنا دوست سمجھکے سب حال بیان کیا خادمہ نی اکی ملکہ کو
اطلاع کی ملکہ نی اپنی اشنا کو بلا کی سب کیفیت کہی اور چند
منافق کو موافق کر کی اوسی روز بادشاہ کو ہلاک اور قصہ پاک
کیا اب غور کرو کہ بادشاہ کا راز دوستون کی معرفت کس اسانی
سی دشمن تک پہنچا اور اوسکی جان پر کیا افت ای اسواسطے
عقلا راز کو ہمدم سی بہی ایسا چہپاتی ہین جیسی شرفا عورت کو
نامحرم سی اور جیسا اپنا راز چہپانا ضرور ہی ویسا ہی دوسرے
کا بہی چہپانا لازم ہی کیونکہ جو شخص کسی کا راز کہولتا ہی وہ اوس

سی عداوت پیدا کرتا ہی اور جس سی کہنا ہی اوسکی نزدیک
اپنا اعتبار کہوتا ہی [illegible] راستی جوہر شرافت و گوہر
نجابت اور سبب اعتبار و عزت اور موجب بزرگی و کرامت ہے
جس شخص مین یہ صفت پائی جاتی وہ ہمیشہ کامگار و بختیار رہتا ہے
سبحان اللہ راستی کیا عمدہ فضیلت ہی کہ اس ہمای
مبارک نی جس شخص پر سایہ ڈالا اوسکو تاج سعادت سی سرفراز
فرمایا اور ہمیشہ اوسکا رتبہ بنی نوع مین اعلی اور اپنی جنس مین بالا
رہتا ہی سچ تو یہ ہی کہ راستی سی دنیا مین فلاح اور عقبی مین
بہبودی ہی کیونکہ اسمین خدا کی رضامندی اور خلق کی خوشنودی
ہی راستی سی معاملات با سانی انجام و بہ سہولت انصرام پاتی ہین
چنانچہ اکثر دیکھا ہی کہ بعض کامون مین اہل دولت حیران اور
راستبازون کی لیے آسان ہوتی ہین اور اسمین شک نہین کہ
جب آدمی راستباز مشہور ہو جاتا ہی تو اوسی معاملات مین ضامن کے

م درت

ضرورت اور گواہوں کی کچھ احتیاج اور قسم کی حاجت نہیں
ہوتی بلکہ اوسکی زبان ہر معاملہ میں کفیل اور اوسکا بیان ہر مقدمہ
میں وکیل ہوتا ہے دروغ انسان کو ذلیل و خوار
اور خفیف و بی اعتبار کرتا ہی اور اسکا نتیجہ خجالت و انفعال
اور دل شکستگی و ملال ہی دنیا میں سبب ذلت و بدنامی اور عقبے
میں موجب عقوبت و ناکامی ہے معاذ اللہ جب آدمی کاذب مشہور
ہو جاتا ہی تو کوئی اوس سے بات اور اوسکی باتوں پر التفات
نہیں کرتا اور یہہ بات مجرب سی ہی کہ دروغگو جھوٹی بات
کہتا ہی اوسے بھول جاتا ہی اور پھر اوسکی خلاف بیان کرتا ہے
اور ندامت اٹھاتا ہی اسی سبب سے یہہ مثل مشہور ہی کہ دروغگو
را حافظہ نباشد اور جب آدمی بدنام ہو جاتا ہے تو اوسکی سچ
کو بھی لوگ نہیں مانتے جیسی کہ اوسکی قسم کو سچ نہیں جانتے
چنانچہ ایک حکایت حسب حال لکھی جاتی ہی ایک گڈریا

کاٹرکا بکریان چرانی جانا اور گاہ گاہ غل مچاتا کہ یارو دوڑو

بہیڑیا آیا ہی جب لوگ جاتی اور بہیڑیی کو نہ پاکی اوس سی شور مچانے کا سبب پوچہتی

تو ہنستا آخر ہر شخص کو اوسکی جہوٹہہ بولنی کا حال معلوم ہوگیا اتفاقاً

ایک روز درحقیقت مین بہیڑیا آیا لڑکی نی بہت شور و غل مچایا لیکن کوئی

اوسکی مدد کو نگیا انجام کار یہہ ہوا کہ بہیڑیا لڑکی کو لیگیا

شکر بہترین خصایل انسانی خوشترین اعمال روحانی جامع حسنات

مجمع برکات رافع آفات دافع بلیات پیشہ انبیا شیوہ اولیا

افضل انواع عبادات اعلی مراتب سعادات سبب رضامندی معبود

باعث خوشنودی رب الودود موجب بقای اقبال و دولت و وجہ زیادتی

برکت و نعمت ہی اور جاننا چاہیی کہ ہر عضو پر نعمت کا شکر بطور خاص ہے

مثلاً دل کا شکر یہہ ہی کہ سب نعمتون کو خدا کا عطیہ جانکی اوسکی حمد و

ثنا مین مشغول اور اپنی قسمت پر راضی رہی اور زبان کا شکر یہہ ہی کہ

اوسکی نعمتون کا اقرار اور حمد و ثنا کا اظہار اور اوسکی کلام کی تلاوت اور ادای نماز

اور

اور خلق اللہ کو دین حق کی ہدایت اور افعال ذمیمہ سے ممانعت
کرے اور کا شکر یہ ہے کہ مخلوقات پر بہ عبرت اور کمزوروں پر
بہ شفقت اور بیماروں پر برحمت اور صلحا پر بعزت نگاہ کرے اور
کلام الٰہی کا مطالعہ اور اوسکی قدرت کا مشاہدہ کرے اور
کا شکر یہ ہے کہ کلام ملک العلام اور احادیث انبیاء کرام
اور حالات معصومین علیہم السلام کی سماعت کرے اور کا شکریہ ہے
کہ کمزوروں کی دستگیری اور محتاجوں کے حاجت روائی کرے اور
کا شکر یہ ہے کہ کمزوروں اور ناچاروں کا کام اور بیماروں
کی عیادت کرے اور دونوں پا کا عمدہ کام عبادت خدا ہے اور کا شکر
یہ ہے کہ خلق اللہ کو راست پر ہدایت اور دین حق کی تعلیم اور منہیات
سے ممانعت کرے اور کا شکر یہ ہے کہ مظلوموں کی
حمایت اور خلق اللہ کے حفاظت اور دین حق کی ترویج میں کوشش
و جانفشانی اور رعایا کی نگہبانی کرے اور دولت کا شکر یہ ہے

کہ فقرا کی امداد اور سالکین کا دلشاد کرے اور اسی طرح پر نعمتوں کا
شکر کرنا چاہیے اور تالیف کتاب کا شکر یہ ہے کہ خدا کی حمد و ثنا
سے ابتدا اور اسی پر انتہا کیجائے اور ظاہر ہے کہ تالیف
کتاب سے بڑھکر کوئی دولت بلکہ اسکی برابر کوئی نعمت نہیں ہے کیونکہ جو
ناموری و شہرت اس سے حاصل ہوتی ہے وہ دولت و سلطنت سے
ممکن نہیں اور جو بقائے نام اسمیں ہے وہ اولاد و تعمیر عمارات میں ہرگز نہیں
اگر ایسی نعمت لیے بہا اور دولت بے انتہا پاکے انسان خدا کی حمد و ثنا اور
اوسکا شکر و سپاس ادا نکریگا تو پھر کس کام میں کریگا لیکن ہم کو عیسائیوں
پر تعجب آتا ہے کہ انکی کسی کتاب کے شروع میں خدا کی حمد و ثنا بلکہ اوسکا
اوسکی نام کا بھی اشارہ نہیں ہوتا ... کفران نعمت
بدترین معصیت سبب زوال نعمت و دولت باعث ذلت و
لعنت ہے معاذ اللہ یہ شیوۂ شیاطین موجب غضب رب العالمین ہے
اسکے عوض میں دو دنیا کی تباہی دونوں جہان میں روسیاہی حاصل ہوتی
ہے اور جیسا کہ

اور جیساکہ شکر ہر ہر اعضا سے اور ہر ہر نعمتوں سے متعلق ہوتا
ہے اوسی طرح کفران نعمت یعنی ناشکری بھی ہر ہر اعضا اور
ہر ہر نعمتوں سے تعلق رکھتی ہے مثلا دل کا شکر یہ ہے کہ خدا کی یاد
مین مشغول رہے تو اوس سے غافل رہنا یا افعال ذمیمہ کی یاد
مین مشغول ہونا ناشکری ہے اور دولت کا شکر یہ ہے کہ محتاجون کار خیر
مین صرف کیجاے تو ایسے مقام مین اوسکو صرف نکرنا یا بدکاری
مین خرچ کرنا ناشکری ہے اور اسی طرح ہر اور اعضا اور نعمتون
کی نسبت قیاس کرنا چاہیے اور جیسا کہ شکر بہترین اعمال ہے ویسا ہے
کفران نعمت بدترین افعال ہے اے نفس حسب استطاعت بہتری اعمال کے
اور بہتری افعال ہر کہ دین حق کی تائید اور مستحقون کی حق رسانی
اور مذاہب باطلہ کی تردید اور علماء دین کی اعانت اور کتب دینیہ کی اشاعت
اور مسافر و سالکین کی مہمانی اور والدین کی تعظیم و خدمت اور اولاد کی تعلیم و تربیت
اور مومنین و متوکلین کی امداد مین
ایک پیسہ خرچ کرنا تجکو ناگوار ہوتا ہے اور کفر و الحاد کی اعانت اور دین حق

کی اہانت اور فاسقون کی مدد اور امیرون کی خوشامد اور رقص و
سرود کی صحبت اور کسبیون کی دعوت اور شراب خواری و زناکاری
مین اپنی دولت کو تباہ اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتا ہے اور نیکون کے
خاطر داری تجھے ناگوار اور قحبہ کی کفش برداری مین تجھے افتخار ہے حفظ
قرآن سے تجھکو نفرت اور فحش و دشنام بکنے سے رغبت ہے اور خدا
کی حمد و ثنا مین تیری زبان بند اور دین ایمان کی باتین تجھے
ناپسند ہین آخر یہ کفران نعمت تجھکو ذلیل و خوار اور تباہ برباد کر
تجھے رسوا و شرمسار کریگا انہین ناشکریون سے تو ہندوستان
کی دولت کو زوال اور سلطنت کو انتقال ہوا اور سلاطین
تخت و تاج بلکہ نان شبینہ کی محتاج ہوے ۹۹ ص اس مین حاشیہ
وسلوق [illegible] حق تعالے
کی احسان الہی ہین کہ نہ عقل مین آسکتی اور نہ قیاس مین سما سکتی ہین
اور ہم بہت تھوڑا سا لڑکون کی سمجھ کی موافق بیان لکھتی ہین
واضح ہو

کہ انسان جب پیدا ہوا تو نہایت کمزور و ناتوان اور محض
بی تمیز و نادان تہا اور اس میں یہ حکمت ہی کہ اگر اوس وقت
اوسی سمجہ ہوتی تو یک بیک دنیا کی عجائبات دیکہکر متحیر ہو جاتا
اور اپنی بی اختیاری سی گہبرا جاتا جیسی مسافر دوسری ملک
میں اجنبی صورتیں دیکہکی پریشان اور نئی نئی باتیں سنکی
حیران جلد ہوتا ہی اور اگر رفتہ رفتہ اوسی عقل و دانائی اور قوت
و توانائی حق تعالی نہ عنایت فرماتا تو زندگی سی وہ کچہ حظ نہ اوٹہاتا
اور اگر اعضا و جوارح اوسی نہ دیئی جاتی تو اوس کی کام درست انی
فرض کرو کہ ہوتی تو عجائبات عالم کو کیونکر دیکہتا اور صنائع
اور دستکاریاں کیونکر سیکہتا نہ خوبصورت چیزوں سی حظ اوٹہا
سکتا نہ آفتوں سی آپ کو بچا سکتا کبہی راہ میں ٹہوکر کہاتا
کبہی درندوں کی منہ میں چلا جاتا کبہی گڑہی میں گرکی ہلاک ہوتا
کبہی جنگل میں جاکی جان کہوتا کبہی مشرق کی عوض مغرب کو چلا جاتا

اور ایک ساعت کی راہ ایک دم مین بمشکل طی کرتا اور ناہموار
زمین مین ہرگز نہ چل سکتا پہنچنے تو اوسکی صورت نہایت
بدنما اور ہیبت ناک ہوتی اور خوشبو و بدبو مین تمیز کرسکتا حتی کہ
عطر و پیشاب مین امتیاز کرنا اور اشیا روایح کی تاثیرات
سی کیونکر مستفید ہوتا اور رطوبات دماغی کا اخراج کیونکر ہوتا
اور سانس کے درامد و برامد کیونکر ہوتی اور وقت ضرورت دماغ میں
دوا کیونکر پہنچائی جاتی اور امراض دماغی سی نجات کیونکر حاصل ہوتی
سنتا لوگون کی باتین کیونکر سنتا اور غیر کی دل کا حال
کیونکر جانتا اور نغمات دلکش اور الحان فرحت افزا سی کیونکر حظ
اٹھاتا اور قصص و حکایات اور علوم کی دقایق و نکات سی کیونکر
واقف ہوتا اور موافق و مخالف کی اواز کیونکر پہچانتا اور
اجزای دماغ میں ہوای لطیف کیونکر نفوذ کرتی اور اوسکی تاثیر
سی وہ کیونکر منتفع ہوتا اور وقت ضرورت دماغ تک دوا کیونکر پہنچ

جاتی اور بیماریوں سی صحت کیونکر حاصل ہوتی [illegible] ہوتی
تو کوئی نعمت سی کچھ لذت نہ پاتا اور کسی چیز کی فہم سی آگاہ
نہوتا اور میٹھی اور کڑوی چیز دمین کیونکر تمیز کرتا اور اپنی دل کا مطلب کیونکر
بیان کرتا اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ کیونکر جاری ہوتا اور لوگون
کو اونکی مفاسد و مصالح سی کیونکر آگاہ کرتا اور اچھی اچھی باتین
کہکی لوگون کو کیونکر راضی کرتا اور خوشنوائی و نغمہ سرائی سے
اغیار کو یار کیونکر بناتا [illegible] نہوتی تو کوئی کام نکر سکتا
بیانتک کہ کہانا کہاتی اور پانی پینی سی بہی محروم رہتا جسمین زندگی
کا مدار اور حیات مستعار کا قرار ہی اور دفع مخالف اور جبر
مرغوب و اخذ مطلوب اور اعدا سی حفاظت اور مضرات کے
مقاومت نکر سکتا اور کونکا تو ہر کام سی محروم اور ہمیشہ مغموم
رہتا [illegible] نہوتی تو ایکہی جگہ پڑی پڑی گہبرا جاتا اور
اپنی بول و براز کی دلدل مین پہنسا رہتا اور نشست و برخاست

دشوار اور جینا زندگی ناگوار ہوتی نہ موذیون سی اپ کو بچا سکنا
اور نہ افات سی نجات پا سکنا [illegible] نہوتی تو ہم
کی برابر بلکہ بعض امور مین اون سی کمتر ہونا اور خدا کی معرفت
بلکہ کسی خبر کی حقیقت سی اگاہ ہونا اور کسی علم کی تحصیل اور کسی ہنر کی
تکمیل نکر سکتا اور جیسا کہ اب شیر کا شکار کرتا ہی اور ہاتھی پر سوار
ہوتا ہی یہ ہرگز نکر سکتا اور جیسا کہ اب ریل گاڑی پر سوار ہو کی ایک روز
کی راہ ایک ساعت مین طی کرتا ہی اور تار برقی کی وسیلہ سی ایک
ساعت مین سیکڑون کوس کی خبر لیتا ہی یہ کچھ نکر سکتا اور خط و کتابت کی
نمود اور الات کا وجود ہرگز نہوتا اور کھانون مین یہ لطافت اور
اور پوشاک مین یہ نفاست کبھی نہوتی اور بیماریون کا علاج بھی
اور حفظ صحت مزاج ہرگز نکر سکتا پس یہی خیال کرو کہ انسان کو
جو کچھ منفعت و نعمت پہنچتی ہی وہ سب خدا ہی کی عنایت ہی خواہ
بلا وسیلہ ہو اور خواہ کسی وسیلہ سی ہو جو بلا وسیلہ ہی وہ تو ظاہر ہی کہ

خدا ہی

خدا ہی کی طرف سی ہی اور جو کسی کی وسیلہ سی ہی وہ بہی من
جانب اللہ ہی کیونکہ جب کوئی شخص کسی کو کچہ دیتا ہی تو خدا ہی
کی دلوانی سی دیتا ہی کیونکہ خدا نی اوس سی وعدہ فرمایا ہی
کہ اگر تو کسی کی ساتہ سلوک کریگا تو اوسکا اجر پاویگا سو وہ اوسی
امید پر دیتا ہی اور خدا تجہی بہی غرض دلواتا ہی اور اسکی علاوہ
اگر حق تعالی اوسی وہ نعمت نہ دیتا تو تیری دینی کو کہان سی لاتا
پہر یہ کیا کم ہی کہ خدا تعالی بلا استحقاق تجہی عدم سی وجود مین
لایا اور احسن تقویم مین پیدا کیا اور اپنی لطف و عنایت سی
تجہی اشرف المخلوقات اور اپنی فضل و کرم سی مظہر کمالات بنایا
اور مرتبہ خلافت سی سرفراز فرمایا اور بایں ہمہ ہر ساعت نئی نعمت
اور ہر آن نیا احسان ہی جسکا شمار قوت بشری سی دشوار
اور جسکا بیان خارج از امکان ہی اب اقتضای عدالت یہ ہی کہ انسان
اوسکی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کری اور چونکہ انسان اسباب

کا مدعی ہی کہ مین اشرف المخلوقات ہون اور کل موجودات
کو خدا نی میری واسطی پیدا کیا اور خلعت خلافت سی مجھی سرفراز
کیا اور سب ممکنات سی مجھی زیادہ مرتبہ دیا تو چاہی کہ جیسا
اوسکو مرتبہ سب سی بالا اور نعمتین سب سی زیادہ اعلی ملی ہین
ویسا ہی سب مخلوقات سی زیادہ اور سب موجودات سی بڑہکر
شکر بہی کری لیکن اوس سی اسکا ادا ہونا محال ہی بلکہ حقیقت
حال یہ ہی کہ انسان اگر اوسکی ایک نعمت کا بہی شکر ادا کیا چاہی
تو ہرگز نہین کر سکتا کیونکہ ادای شکر بہی خدا کی ایک نعمت ہی
اسکی لیی بہی ایک شکر چاہی اور یہ دوسرا شکر بہی خدا کی
نعمت ہی اسکے لیی تیسرا شکر اور یہ تیسرا شکر چاہی اور یہ تیسرا شکر
بہی خدا کی نعمت ہی اسکی لیی چوتہا شکر چاہی و ظاہر ہی کہ
یہ سلسلہ تمام نہوگا اور انسان کی عمر تمام ہو جاویگی اب کہیی کہ
دوسری نعمتون کا شکر وہ کیونکر کریگا اور یہ بہی سمجہنا چاہی کہ

ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں کیونکہ جب اندر جاتی
ہی تو ممد حیات ہی اور جب باہر آتی ہی تو مفرح ذات ہی لہذا
ہر سانس میں دو شکر کرنا چاہیی اور یہ کس سی ہو سکتا ہی شیخ
سعدی نی خوب کہا ہی — از دست و زبان کہ بر آید
کز عہدہ شکرش بدر آید — اور پھر انسان یہ بھی تو کہتا ہی کہ
حق تعالی نی کل موجودات کو میری ہی واسطی پیدا کیا ہی لہذا
کل موجودات کی شمار کی موافق اوسکو شکر بھی کرنا چاہیی اور ظاہر ہی
کہ وہ کل موجودات کی تفصیل سی واقف بھی نہیں ہی اونکی شمار کی
موافق شکر کیونکر کریگا اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیی کہ جب بندہ
ایک نعمت کا شکر کریگا تو حق تعالی اپنی وعدہ کے موافق نعمت
کو بڑھا دیگا اور اوس زیادتی نعمت کا بھی شکر کرنا چاہیے
اور جب اوسکا شکر کریگا تو پھر حق تعالے نعمت کو بڑھا دیگا اب
اوس زیادتی کا شکر کرنا چاہی اور ایسی حالت میں عارف

کامل سوا اسکی اور لیا الیسا کہ ما عبدناک حق عبادتک اور چونکہ
اوسکی حقوق کا ادا ہونا انسان سی محال ہی لہذا اوس نی اپنی
ہبتی فضل و کرم سی انسان کو اسی قدر تکلیف دی ہی کہ اوسکی
خالق و کریم رازق و رحیم حکیم و قدیر متکلم و بصیر سمیع و علیم
حی و قدیم غفور و رحیم عادل و حلیم صادق و غیور مرید و صبور
غنی و غفار قادر و قہار واحد بیمثال لا شریک و لا یزال جانی
اور اوسکی منعم حقیقی ہونی کا اعتقاد اور اوسی پر توکل و اعتماد
رکہی اور یہ اعتقاد کری کہ وہ نہ جسم ہی نہ جسمانی نہ روح ہی نہ روحانی
نہ مرکب ہی نہ فانی نہ اوسی درد ہی نہ الم نہ موت ہی نہ غم
نہ اوسمین تغیر ہی نہ تبدیل نہ ترکیب ہی نہ تحلیل اور اوسکی احکام
اوسکا خوشی سی بجا لا اور نواہی کی نزدیک نہ جای اور اپنی کو
عاجز و نادان اور قاصر و ناتوان سمجہی اور اوسکا یہ کیا طرفہ
احسان ہی کہ اتنی شکر گذاری پر اوس نی اپنی فضل و کرم سی ازدیاد
نعمت

نعمت و عطای جنت اور راحت ابدی و سعادت سرمدی
کا وعدہ فرمایا ہی ای نفس خسیس رب اوسکی رحمت اور اپنی
کفران نعمت کو لحاظ کر کہ وہ ہمیشہ اپنی خوان نعمت سے
تیری پرورش اور اپنی قدرت کاملہ سی تیری حفاظت
کرتا ہی آور تو کبھی اوسکا انکار اور کبھی اوسکی لیی شرکا و حصہ دار
تجویز کرتا ہی آور کبھی اوسی عاجز و ناچار اور کبھی اوسی گناہون
کا بانی اور کبھی گنہگارون کا عاشق زار ہتا ہے اور کبھی اوسی ظالم و
بیرحم اور کبھی نادان و نافہم بتلاتا ہی آور کبھی حرکت اوسکی
مرکب و محدود اور کبھی معبود کو عابد اور کبھی عابد کو معبود بناتا ہے
نہ کبھی مصنوعات مین فکر نہ کبھی اوسکی نعمتون کا ذکر کرتا ہی اگر
کوئی لڑکا مٹی کی ایک گولی بناتا تو اوسی دیکھکی متعجب ہوتا ہی
اور اوسکی دستکاری کی تعریف مین نہایت مبالغہ کرتا ہے
جناب باری نی زمین کا اتنا بڑا گولا بنایا کہ اوسکی وسعت سیر

وہم وخیال مین بہی نہین اسکی اوسی دیکہکی مجہی کچہ حیرت
نہین آتی دہلی کی جامع مسجد اورتاج محل کا روضہ دیکہکے
تو اونکی بناوٹ اور سجاوٹ کی توصیف اوردن رات معمارکے
حکمت وکمال کی تعریف کرتا ہی اور طبق زمین واسمان
دیکہکر مجہی خدا کی حکمت کا کمال اور اوسکی قدرت کا جلال
نہین ظاہر ہوتا اوردیوالی مین چند چراغون کی روشنی دیکہتا ہے
تو سال بہر میری دل ناریک مین اوسکی کیفیت ہری رہتی
ہی اور ہروقت اوسی کا ذکر کرتا ہی صد حیف کہ آفتاب
وماہتاب کی روشنی دیکہکی میرا دل سیاہ روشن نہین ہوتا
ای نادان ریل گاڑی ہزار من سی زیادہ بوجہ نہین لیسکتی اور
ایک گہنٹی مین سو کوس سی زیادہ نہین جاسکتی اور تاربرقی
پر خبر ایک گہنٹی مین ہزار کوس تک نہین جاسکتی تاہم ان دونون
کی سرعت پر مجہی حیرت ہوتی ہی اوراس پر مجہی کچہ خیال نہین
ہوتا کہ

ہونا کہ کرہ ارض بقول حکمای فرنگ پانچ سو مہا سنکہ ٹن ہی
اور ایک ٹن دس من ہی اور ایک گھنٹی مین چونتیس ہزار کوس
کی مسافت طی کرتا ہی اور آفتاب کی روشنی آٹھ دقیقی مین نو کرور بچاس
لاکہ میل چلتی ہی اور بقول حکمای فرنگ مشتری زمین سی انیس کرور
میل کی فاصلہ پر ہی اور تیری نظر دفعتہ زمین سی مشتری تک جاتی
ہی اور ای نادان کیسی یہ عجیب بات ہی کہ تیرا ذہن دفعتہ زمین سی لامکان تک
پہنچتا ہی جسکی مسافت کا حساب تجہ سی ہو نہی سکیگا اب انصاف سی کہ
کہ ریل گاڑی اور تار برقی کی سرعت بتا کس حساب مین ہی اور
جس شخص نی ریل گاڑی اور تار برقی کو ایجاد کیا اوسکی ذہانت
پر تجہی تعجب ہوتا ہی اور جسنی آدمی یہ ذہن عنایت کیا اوسکی
قدرت و حکمت پر تجہی تعجب نہین ہوتا اور معراج کی مقدمہ مین تجہی یہ
اعتراض ہوتا ہی کہ من بہر کا آدمی ایک منٹ مین زمین سی عرش اعظم
تک جا کی کیونکر آسکتا ہی حالانکہ زمین کی وزن اور اوسکی سرعت کی
مقابلہ مین آدمی کا عرش تک جانا اور آنا ایسا دفعتہ ہوگا کہ اوسکی
حرکت و سکون مین تو کسی طرحسی امتیاز ہی نہ کرسکیگا

اور لطف یہ ہی کہ انسان سی اوسکی شکرگذاری تو دشوار لیکن
ایسی نادانی سی اوس پر اعتراض کرنی کو طیار کرنی لگوی چنانچہ
جب جاڑی مین سردی زیادہ ہوتی ہی تو کہتا ہی کہ غضب کی جان
پر آفت ہی اور جب کم ہوتی ہی تو کہتا ہی کہ اس سال اگرچہ
بالفعل راحت ہی لیکن یہ آثار اچھی نہین آخر کو نکبت ہی اور جب
ایام گرما مین گرمی زیادہ ہوتی ہی تو کہتا ہی کہ اب ہیضہ کا ڈر ہی
اور جب کم ہوتی ہی تو کہتا ہی کہ یہ بیماری کا گھر ہی اور جب برسات
کو سردی ہو تو کہتا ہی کہ یہی سردی بیمار لاتی ہی اور جب گرمی ہو تو کہتا
کہ اب گرمی سی رات کو نیند نہین آتی ہی برسات مین اگر بارش
زیادہ ہو تو کہتا ہی کہ اس سال غلہ کھیت مین سڑیگا اور کم ہو تو کہتا
کہ اس سال قحط پڑیگا اگر بارش چار روز پہلی ہو تو کہتا ہی کہ اس سال
ربیع مین نقصان ہوگا اور چار روز پیچھی ہو تو کہتا ہی کہ خریف
کا زیان ہوگا اور حقیقت یہ ہی کہ انسان محض نادان ہی

کی جو

کسی چیز کی حکمت سی خبر رکہتا ہی نہ کسی چیز کی علت جانتا ہی
بلکہ اپنی جہالت سی اوسپر معترض ہوتا ہی اور اب ذرہ حضرت
انسان کی نادانی و جہالت کا حال سنیی جو اپنی علم و حکمت پر ناز
کرتی ہین پادری واصاحب لکہتی ہین کہ احاطہ بمبی کی کسی جنگل
مین ایک سرخ بت بوقت شب وقت دریافت کرنی کی واسطی
لال ٹین ہاتہ مین لیکی دہوپ گہڑی دیکہنی گیا   برین عقل و
دانش بباید گریست   تم بلفظہ شمس الاخبار نمبر ۱۰ پنجم اگست
سنہ ۱۸۷ عیسوی آ انصاف کیجیی کہ جب دانایان فرنگ مدعیان
عقل و فرہنگ کا یہ حال ہی تو اور قومون کی نسبت کیا خیال کیا
جاوی حاصل کلام یہ ہی کہ جب آدمی کی اندہاپن کا یہ حال
ہی کہ آفتاب کے دیکہنی کو چراغ روشن کرتا ہی تو اوسی لازم
ہی کہ اپنی نادانی کا اقرار کری نہ یہ کہ خدا کی کامون پر اعتراض
کری   انبیا و ائمہ نی ہمکو شیطان

کی قرب سی بچایا علم الہی عنایت فرمایا طریق مستقیم پر
ہدایت فرمائی سعادت ابدی کی راہ دکہلائی وادی تباہی
وہلاکت سی نکالا ورطہ گمراہی و ضلالت سی بچایا معرفت
الہی سی آگاہ کیا تاکہ وہ ہمکو کیا علم دیا ہماری ہوتا ہوں
کی برداشت اور ہماری بہتری میں بلا اتنی کوشش کی ہماری شفاعت
کی لیے اپنی جان پر جبر اختیار کیا ہماری نجات کی لیے اپنی آل کو
صبر کیا کسی نی عمر بہر پہرون کی مار کہائی کسی نی فاقون میں
جان گنوائی کسی نی ترک وطن اختیار کیا عزیز واقارب کو چہوڑ دیا
کسی کا گہر جلایا گیا کسی کو زہر پلا یا گیا کسی نی ظلم اعدا کی سختی
اور کسی نی جور اشقیا سی غیبت اختیار کی کسی نی ہوکہ اور پیاس میں
اپنا گلا کٹوا یا دنیا و ما فیہا سی ہاتہ اٹہایا ہزارون زخم بدن پر
اٹہائی شمشیر ہجون نکالا ہو خدا میں نثار کیی بلا قصور تیرون اور
تلوارون کی زخم کہائی رہی مغفرت امت کی دعا فرماتی رہی،

بلکہ ہمیشہ اور

نہین شبانہ روز تک قطرہ آب نہ پایا لیکن شکرگذاری کی سوا
کوئی کلمہ زبان پر نہ ایا باپ جور وجفا اور تکلیف دراند زبان
سی بد دعا نہ نکلی آور باپ مظلومی وبیکسی اور تنہائی و بی لیسی
کچہ شکایت زبان پر نہ ای آپ عدالت مقتضی ہی کی اونکا
حق ضرور ادا کیا جائی لیکن انسان سی اونکا حق کسی طرح سی ادا
نہین ہوسکتا تنہا ای شکرگذاری یہ ہی کی اونکو معصوم و پیغمبر
اور امام و رہبر جانی آور اونکی تعلیم سی انحراف اور اونکی
سنن کی خلاف نکری آور اونکا نام آدب و تعظیم سی لے
آور اونکا ذکر اعزاز و تکریم سی کری آور ظاہر و باطن میں اونکی
فرمانبرداری اور حاضر و غائب اونکی پیروی کری آور بدل و جان
اون سی محبت رکہی آور جمیع امور مین اونکی اطاعت کری اور
آور اونکی دوستون سی محبت اور اونکی دشمنون سی نفرت
رکہی

حقوق والدین

والدین کا ادب سعادت کا سبب اور اونکی

والدین

رضامندی موجب سربلندی اور اونکی خوشنودی باعث
بہبودی اور اونکی ناخوشی مین قہر الہی اور آزردگی مین رسوائی ہے
اور اونکی دعا موجب کامیابی اور بددعا باعث خرابی ہی اونہون نے
تمہاری راحت کی لیے اذیت اوٹہای اور پرورش مین اپنی دولت
لٹای خود بہوکہی رہی تم کو آسودہ کیا آپ تکلیف اوٹہای
تمکو آزردہ نکیا تم نی اونکی اوپر پیشاب کیا بول و براز سی اونکو نجس
و خراب کیا پیدا ہوتی ہی تم نی اونکی بدن کو پاخانہ بنایا تمہارا
پہلا کام یہ تہا کہ اون سی گوہ اٹہوایا تم نی راتون کو اونہین ستایا
رورو کی اونکو جگایا ہر وقت اونکی چہاتی پر سوار رہی تم سویا کیے
وہ بیدار رہی تم دردری باتون مین مچلتی رہی وہ گود مین لیے
ٹہلتے رہی تم نی اونکو چین سی کہانی اور آرام سی سونی ندیا طرح
طرح کی اون سی خدمتین لیے انواع انواع اذیتین دے اونہون نے
تمہاری ناز اٹہای اور تمہاری فرمایشین بجا لائے خصوصا مان نے

بڑا احسان

حقوق والدین

یہ احسان کیا کہ خون جگر پلا کی جوان کیا اور تمہاری آرام
وصحت کی لیے دنیا کی نعمتوں اور لذتوں کو ترک کیا چنانچہ مرأت
النسا میں لکھا ہی کہ اسپولی کی ایک عورت نی اپنا حال بیان
کیا کہ بیس برس سی میں نی آرام نہیں کیا یا اسلیے کہ ہمیشہ کوی
نہ کوی لڑکا بالا میری گود میں دودھ پیتا رہا اور آرام کہاں سی
میری لڑکوں کا پیٹ چلتا ہی انتہی بلفظہ غرض کہ والدین کے
احسان کا بیان نہیں ہوسکتا صاحب اولاد جانتا ہی کہ جس قدر وہ
لڑکوں کی نازبرداری کرتا ہی اوسی قدر والدین نی اوسکی بھی
کی ہوگی اور جیسی اذیت وہ اٹھاتا ہی ویسی ہی تکلیف اوسنے بھی
دی ہوگی اب انصاف مقتضی ہی کہ جس قدر احسان اونہوں
نی کیا ہی اوسیقدر تم بھی کرو لیکن یہ امر امکان سی باہر ہی
کسی طرح سی ہو نہیں سکتا انتہای سعادتمندی یہ ہی کہ کبھی اونہیں
آزردہ خاطر نکرو اور جس چیز کی اونکو حاجت ہو وہ بلا طلب حاضر

کرو اور جو امر اونکی ناخوشی کا باعث ہو اوسکی نزدیک نہ جاو اور
ہر چند اون سی تکلیف و اذیت ہو لیکن شکایت زبان پر
نہ لاو اور کیسا ہی نقصان ہو لیکن جتا نکرو اور کیسی ہی سخت بات
کہین مگر جواب نہ دو اور نہ دل مین ملال کرو اور نہ اونکی کسی عیب پر
خیال کرو اور نہ کسی امر مین اون سی پرخاش اور نہ اونکی معایب
کسی پر فاش کرو اور اگر وہ کبہی مارین تو واویلا و فریاد نکرو
اور جو احسان اونکی ساتہ کرو اوسی یاد نکرو اور اونکی احسانات
کبہی دل سی نہ بہلاو اور اونکا نام لیکی کبہی نہ بلاو اور اونکی آواز
پر کبہی اپنی آواز بلند او رکو جہنچی اون سی چہپا کی بند نکرو اور
اونکی سامنی کسی چیز پر اپنا اختیار نہ دکہلاو اور اپنی فرزند پر
ترک کرو لیکن اونکی کام مین دیر نہ لگاو اور اونکی آگی کبہی بے ادبی
کا کلام اور کسی امر مین اونکو بدنام نکرو اور جب تک زندہ
ہین اونکی خدمت اور مرنی کی بعد اونکی لیی خیرات و دعای مغفرت کرو

حقوق

معلم کا ادب و تکریم اور اوسکی خدمت و تعظیم کرو
اگر کچھ فرمایش کری تو فورا حاضر کرو اور ظاہر و باطن مین اوسکی
خیر خواہی ظاہر کرو اوسکی خدمتگذاری مین تمہاری عظمت اور اوسکی
کفش برداری مین تمہاری عزت ہی اوسکی آگی بی ادبانہ کلام نہ اور بیہودہ
قیل و قال نکرو اور اگر کبھی مارے تو ملال نکرو کیونکہ اوسکی مار ماں باپ
کی پیار سی بہتر اور اوسکا عتاب والدین کے دلار سی بہتر ہی اور
یہان سی سمجھو جسکا زجر و عتاب نعمت ہی اوسکی خوشنودی
کسبی سعادت ہوگی اور جو کچھ وہ کہی اوسی دل سی مانو اور اوسکا
مرتبہ باپ سی کم نہ جانو باپ نے تمہین بالکل جوان کیا اور اوسنے
پڑھاکی انسان بنایا بلکہ حق یہ ہی کہ باپ نے دولت فانی اور
اوسنی دولت جاودانی دی اپنا دماغ پراگندہ اور تمہاری
مردہ دل کو زندہ کیا اپنی دولت مین تمکو شریک حال اور دولت
لازوال سی مالامال کیا - کسی نی سکندر سی پوچھا

کہ آپ باپ کو زیادہ دوست رکھتی ہین یا استاد کو اوس
نی جواب دیا کہ استاد کو کیونکہ باپ حیات فانی کا سبب ہے اور استاد
حیات جاودانی کا اور اوسکا خوف باپ سی زیادہ رکھو باپ
سی ناز کرو لیکن استاد سی با نیاز رہو ~~اور اوسکی علم~~ اگر کوئی عقدہ
اوس سی نہ حل ہوسکی تو بد اعتقاد نہو اور اوسکی علم و فضل مین
نقصان نہ جانو اور اوسی کسی کتاب یا استادی دریافت کرکی استاد
کی خدمت مین تحفہ گذرانو لیکن زنہار تکبر نکرو کہ مین نی استاد
کو ایک بات بتلائی ہی اور نہ کبھی کسی سی اوسکا ذکر کرو اور بالفرض
اگر تم علم مین اوس سی زیادہ ہوجاو تب بھی اوسکی
برابری کا خیال دل مین نہ لاو اوسکی کفش برداری مین اپنی بہتری
اور اوسکی برابری مین اپنی ابتری جانو
ق بہائی بہن کا دل شاد اور اون سی محبت و اتحاد رکھو
وہ تمہاری والدین کی نام و نشان اور اونکی راحت جان ہین

والدین

والدین کو جیسی تمہاری ساتھ محبت ونسبتی ہی اونکی ساتھ الفت
ہی اونکی رحمت سی والدین کو راحت اور اونکی اذیت سی اذیت
ہی اور مرتبہ میں تمہاری برابر اور عزت میں مہتر ہیں اونکی
عزت میں تمہاری عزت اور اونکی ذلت میں ذلت ہی اور خدا
کی طرف سی تمہاری اور اونکی درمیان ہر امر میں شراکت ہے
لہذا چاہیی کہ تم بھی اون سی مغایرت ومفارقت نکرو بہائیوں
سی اگر داہنی بازو کو قوت تو بائیں سی بائیں بازو کو طاقت
ہی اور بہائیوں کو سب دوستوں سی بہتر اور سب اقربا سے عزیزتر جانو
نسبت احباب جواہر کی برتن اور بہائی سونی کا برتن ہے ہرچند کہ وہ قیمت میں
بالا اور نفاست میں اعلی ہیں لیکن ٹوٹنی کی بعد جواہر کا جوڑنا محال
اور سونی کا اتصال آسان ہے اور ترکہ پدری سی جو کچہ اونکا حصہ ہو
وہ بخوشی تمام دیدو اور اپنی حق سی زیادہ نہ لو اور اون سے
کسی طرح کی مغایرت نرکہو اور جب حاجتمند ہوں تو اعانت

کرو اور اونکی کسی چیز پر طمع و حسد اور اونکا سوال کبھی رد نکرو
اور اونکی لڑکون کی ناز برداری اور اونکی مال و عزت کی پاسداری
کرو اور ہر امر مین اونکو صلاح نیک اور تدبیر فلاح بتلاو اور جس طرح سے
ہوسکی اونکی رضا پر چلاو اور بہاوج اور بہنوی کی عزت و تعظیم
اور ادب و تکریم کرو اور بڑا اونکی آگی فحش کلام اور گالی اور دشنام
زبان پر نہ لاو کیونکہ یہ شیوہ اخلاق طریقہ شرفا کی خلاف ہے
اور اگر وہ خود ایسی باتین کرین تو ممانعت کرو اگر یہان جائین تو
بہتر سمجھین تو ترک مجالست کرو حدیث
شریف مین ہی کہ اَبُوکَ ثَلٰثَةٌ مَنْ وَلَدَکَ وَمَنْ عَلَّمَکَ
وَمَنْ زَوَّجَکَ وَخَیْرُ الْاٰبَاءِ مَنْ عَلَّمَکَ لہذا اساس اور سسر کی
تعظیم و خدمت مین کوتاہی نکرو جہانتک ہوسکی اونکی خیرخواہی
کرو اگر تم ہوسکی تو بدخواہی بہی نکرو اور اونکا احسان تم پر
اظہر من الشمس اور اونکا سلوک تم ابین من الامس ہی جس اولاد کو

اونہون نے

اونہوں نے نان و نعمت کی ساتھ گود میں پالا اوسی تمہارے
عیش و عشرت کی لیے دیا اور جنکی خدمت اونہوں نے عزیز
کی اوسی تمہاری خدمت کی لیے دیا لہذا انصاف یہہ ہی کہ تم بہی
اونکی خدمت دل و جان سی بجالاو اگر اون سی کچہ اذیت
ہو تو شکایت زبان پر نہ لاو اور جیسا اونہوں نے تم کو عمر
بہر کا رفیق دیا ہی ویسے ہی تم بہی اون پر شفیق رہو اور جیسا
اونہوں نے تم کو عیش کا سامان دیا ہے تم بہی اون پر احسان
کرو اور جیسا اونہوں نے تمہارا مکان اباد کیا ہی ویسا ہی
تم بہی اونکا دل شاد کرو اور اونکی اولاد کو راحت و ارام پہنچاو اور
فحش و دشنام زبان پر نہ لاو اور اگر وہ خود فحش و دشنام
کی راہ نکالیں تو منع کرو اگر مان جائیں تو بہتر فہو المراد
اور نہیں تو ترک ملاقات کرو کیونکہ فحش و دشنام اراذل کا کام ہے
اگر کوئی شریف اسکو اختیار کریگا تو شرفا سی خارج اور اراذل

مین داخل ہوجائیگا ... شوہر کو چاہی کہ زوجہ
کی ناز برداری اور زوجہ کو لازم ہی کہ شوہر کی فرمانبرداری کری
اور دونون کو ضرور ہی کہ باہم اتحاد والفت اور شفقت و محبت رکہین
کیونکہ شوہر سی عورت کو عزت و احترام اور زوجہ سی مرد کو راحت
و آرام ہی مرد وسیلہ عیش و کامرانی اور عورت ذریعہ آسایش و
شادمانی ہی جسطرح باہر کام مرد سی انصرام پاتا ہی ویسا ہی گہر کا
انتظام عورت سی انجام پاتا ہی مرد کو عورت سی فرحت اور
عورت کو مرد سی قوت ہوتی ہی یہانتک کہ مرد اگر باہر کچہ رنج
پاتا ہی تو جب گہر مین آکی بی بی کو دیکہتا ہی تو خوشی سی بہول جاتا ہی
اور سب رنج بہول جاتا ہی اور عورت اگر مکان مین کچہ رنج
اوٹہاتی ہی تو جس وقت شوہر کو دیکہتی ہی اوسی ایسا سرور ہوتا ہی
کہ سب رنج دور ہوجاتا ہی اور شوہر کو چاہئی کہ زوجہ کی ہوشیاری
و پرہیزگاری پر نگاہ کری اگر خوبصورت ہو تو کچہ نقصان نہین اور عورت
کو چاہی

کو چاہئی کہ مرد کی پارسائی و ہنرمندی پر نظر کری اگر بدہیئت ہو تو
کچھ زیان نہیں کیونکہ عورت کی زینت لباس و زیور سی اور مرد
کی زینت علم و ہنر سی ہی عورت کی خوبی عفت میں اور مرد کی
خوبی غیرت میں ہی عورت اگر بدشکل و پرہیزگار ہی تو اوس
خوبصورت سی بہتر جو بدکار ہی اور مرد اگر ہنرمند و بدہیئت ہے
تو اوس بے شعور سی بہتر جو خوبصورت ہی جو عورت حسن سیرت
رکہتی ہی اوسی حسن صورت و شکل کی کچھ حاجت نہیں اور جو مرد حسن عقل کمال رکہتا
ہی اوسی حسن و شکل کی ضرورت نہیں اور نیک بخت عورت
وہ ہی جو غیر مردوں کو ایسا سمجھی کہ جو بڑا ہی وہ بجای پدر ہی اور جو
برابر ہی وہ بجای برادر ہی اور جو چھوٹا ہی وہ بجای پسر ہی اور نیک بخت مرد
وہ ہی جو غیر عورتوں کو ایسا سمجھتا ہی کہ جو بڑی ہی وہ بجای
مادر ہی اور جو برابر ہی وہ بجای خواہر ہی اور جو چھوٹی ہی وہ بجای دختر ہی
عورت اگر عفیفہ و ہوشیار ہی تو حور و پری سی بہتر اور اگر

فاحشہ ہو تو جبریل سے بدتر ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جسکی عورت بدکار
ہے اوس سے مجرد اچھا اور جسکی اولاد ناخلف ہے اوس سے
لا ولد اچھا ایسا مرد اگر ہنرمند و جفاکش ہے تو لعل و یاقوت
سے بیش قیمت ہے اور اگر کاہل و بے ہنر ہے تو خاکستر سے کمتر
ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جسکا شوہر نالائق ہے اوس سے بیوہ بہتر
اور جسکی اولاد نالائق ہے اوس سے عقیمہ بہتر اگرچہ خوبصورت
عورت سے انکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے اور طبیعت کو
فرحت اور ملاقات مین زیادہ لذت ہوتی ہے اور غم و غصہ کو
دفع اور غیر عورتوں کی خواہش دل سے رفع کرتی ہے لیکن اسکے
ساتھ یہ بھی ہے کہ حسن کی غرور مین شوہر کو بیجا مزدور تصور
کرتی ہے اور بجای اطاعت اوسپر حکومت کرتی ہے خصوصا
اگر مرد بدصورت ہو تو اوس سے متنفر و آزردہ خاطر بلکہ اوسکی
موت کے منتظر رہتی ہے اور جب تصور کرتی ہے کہ اوسکی صد ہا

خریدار

خریدار اور بیزار خواستگار ہین تو شوہر سے کی پروا اور اوسکی
موت و زندگی پر اعتنا نہین کرتی بلکہ یہ سمجھتی ہی کہ اگر یہ مر جائیگا تو
کوئی اس سے بہتر یا اوسکی برابر ملجائیگا اور جب کوئی بہکانیوالا
ملجاتا ہی تو اوس پر فدا اور شوہر سے جدا ہو جاتے ہین اور اتنی
بات تو ضرور ہی کہ شوہر کو اوسکی نگرانی مین ہمیشہ سرگردانی رہتی ہے
اور چونکہ اوسکی وصل سے طبعیت آسودہ نہین ہوتی بلکہ ہوس زیادہ
ہوتی ہی بہ قول شخصی وصال یار سے دونا ہوا عشق مرض
بڑھتا گیا جون جون دوا کے لہذا ضعف و ناتوانی اور ہر طرح کے
بیماری بھی موجود رہتی ہی اور چونکہ اوسکی مشاہدہ جمال سے صبر نہین
ہوتی اس سبب سے کار دنیا مین تعطل بلکہ واجبات مین تخلل ہوتا
ہی اور دوست و احباب کی ملاقات سے محروم اور اوسکی ناز برداری مین مصروف
رہتا ہی اور بد صورت اگرچہ حسینہ کی برابر دلبری مین نہین کر سکتی لیکن چونکہ
اپنی بد صورتی سے نادم و شرمسار رہتی ہی اور یہ خیال کرتی ہی

کہ اوسکا خواہاں کوئی نہیں ہی لیکن لہذا شوہر کی فرمانبرداری اور
دل و جان سی اوسپر نثار رہتی ہی اور بجای نازوادا اوسکے صحت و
سلامتی کی دعا کرتی ہی اور اوسکی نگرانی کی جانب اور نگہبانی کی
ضرورت زیادہ نہیں ہوتی بلکہ بدصورتی خود اوسکی حافظ و نگہبان
اور بجای پردہ و پاسبان ہوتی ہی اور چونکہ شوہر کو اوس سی رغبت
کم ہوتی ہی لہذا امور ضروری میں تاکید اور صحبت و تندرستی میں نقصان
کم ہوتا ہی لیکن نکاح کی بعد مرد کو چاہیے کہ عورت کے صورت پر نگاہ نکرے
بلکہ اگر خوبصورت ہو تو خدا کا شکر کرے کہ اوسی ایسی نعمت بے بہا ملی
کہ اب دوسری عورت کی خواہش اوسکو نہوگی اور اکثر معاصی سی بچا رہیگا
اور اگر بدصورت ہو تو خدا کا شکر کرے کہ اوسی ایسی عمدہ دولت ملی
کہ اوسکی نگرانی میں سرگردانی نہوگی اور اکثر مفاسد سی بچا رہیگا اور ہو سکے
اور ہر حال مرد کو چاہیے کہ اوس عورت سی لطف و مہربانی اور اوسکی رفع ضرورت میں کوشش و
جانفشانی کرے اور ہمیشہ جہت اوسکی خاطر و مدارات کرے اور دوسرے

عورت

عورت کی طرف التفات نکری کیونکہ عورت موت کو قبول
کرتی ہی لیکن سوت کو نہین قبول کرتی اور اوسکی راحت و آرام
کا اسباب مہیا و فراہم کردی اور ہمیشہ اچھی کاموں کی ہدایت اور
بری باتوں سی ممانعت کری اور بقدر امکان اوسکی عزیز و اقارب
سی سلوک و احسان کری اور کسی طرح کی تکلیف و اذیت نہ دی اور
جبراً اوس سی کام و خدمت نہ لی ~~اور بقدر مصلحت و لیاقت اوسکی اختیار دے~~
نہ لونڈیوں کی طرح اوسی محض بی اختیار و دست نگر اور نہ لاوارثون
کی مانند اوسی مختار و خودسر رکھی بلکہ بقدر مصلحت و حسب لیاقت اوسکی اختیار دے
اگر باہمہ لطف و عنایت ~~عورت~~ عورت مخالفت و مخاصمت
رکھی ~~یا معاملہ بدکاری بر عیب کری~~ تو بلا مقابلہ و منازعت
اوس سی مفارقت کری کیا عجب کہ اوس آزادی کی عوض حق تعالے
شاہزادی عنایت کری بیان ایک حکایت حسب حال لکھی جاتی
ہی ایک عورت ایسی بد ذات تھی کہ اوس ڈائن

کی شرارت سی شیطان تباہ ہو گیا اور اوس چڑیل کی سایہ سی بھوت
بہاگتا تہا شوہر سی خصومت رکہتی تہی لہذا وہ مکان میں کم
رہتا تہا اور جس وقت اجاتا اوس سی مار پیٹ شروع کرتی وہ
الٹی پانون لوٹ جاتا اور مکان کی قریب ایک درخت تہا اوس
پر ایک جن رہتا تہا جس وقت وہ درخت پر اتا اور اوسکی
ڈالیون کو جنبش ہوتی تو اوس چڑیل پر شیطان سوار ہوتا غصہ
میں اکی ایک بالس لیکے اٹہتی اور اوس درخت کو پیٹ ڈالتی
جن اوسکی اس دیوانہ حرکت سی گہبرایا ایک روز اوسکی شوہر سی
ملاقات کرکی کہا کہ تمہاری عورت مجھی بوجہ ستاتی اور میری درخت
پر عمل کیا چاہتی ہی جب میں جاتا ہون تو بالسون کی مار مارتی
ہی معلوم نہیں کہ کسکا غصہ مجھپر اتارتی ہی اگر اوسی اس حرکت خبیثہ
سی باز رکہو تو عین احسان اور بندہ مطیع فرمان ہی اوس نی
جواب دیا کہ تمہاری شکایت بجا ہی لیکن میری اس میں میرا کچھ
خطا نہیں

خطا نہین ہین خود اسی بلا مین مبتلا ہون اور تم سی زیادہ
جور و جفا اٹھاتا ہون ہر روز مار اور گالی کھاتا ہون اور آنسو
پیتا ہون ہجیا زندگی ہی کہ اب تک جیتا ہون اگر تمہاری بات
مین کچھ کہون تو کیا عجب کہ یہ مارتی مارتی میری جان نکال لی اور درخت
کو جڑ سی اکھیڑ کی پٹک دے جن نی کہا کہ اگر یہی کیفیت ہی تو
مین رخصت ہوتا ہون اور اب اس شہر مین نہ ہونگا فلانے
شہر کو جاونگا اس شخص نی کہا کہ اچھا اب جلدی مین ہی اس جڑ کو
چھوڑ کی وہین اونگا جب یہ شخص شہر موعود مین پہنچا تو ایک روز جن
اوس سی ملا اور پوچھا کہ یہان تمہاری اوقات کیونکر بسر ہوتے
ہی اوس نی کہا نہایت ضیق و عسر سی جن نی کہا کہ مین جاتا ہون
وزیر شہر کی بیٹی کو ستاونگا اور کسی طور سی اوسکا پیچھا نہ چھو
چھوڑونگا تم وزیر کی پاس کے جا کی کہنا کہ مین عامل ہون اگر آپکے
روپی دو تو مین ہی اس جن کو دفع کرتا ہون جب وہ تم کو روپی

دیگا تو اوسکی لڑکی کو چھوڑ دونگا یہ کہکی جن رخصت ہوا اور جیسا کہا تہا
ویسا ہی کیا یعنی شخص بہی وزیر کی پاس گیا اور حسب التعلیم لاکہ روپی طلب
کیی وزیر نی فوراً منگوا دی اوس نی کچہ جہاڑ پہونک کا عمل کیا جن نی
لڑکی کو چہوڑ دیا اور بادشاہ کی مکان کا راستہ لیا اوسکی لڑکی بہت حسین تہی
دیکہتی ہی عاشق ہوگیا اور اس شخص کو لاکہ روپی ملی جن کرنی لگا
اور شہر مین بڑا عامل مشہور ہوا ایک روز جن نی اوس سی ملاقات
کی اور کہا کہ مین شاہزادی پر عاشق ہون کسی طرح سی اوسی نہ چہوڑونگا
جان پر جبر کرنی کا اختیار ہی لیکن اوس جان جہان کا چہوڑنا
ناگوار ہی اور چونکہ تو اس شہر مین عامل اور اس فن مین کامل
مشہور ہی کیا عجب کہ بادشاہ تجہی بلای لیکن تو ہرگز وہان نہ جانا
اگر جایگا تو پچہتایگا یہ کہکی جن راہی ہوا جب بادشاہ کو اس امر
سی اگاہی ہوی تو حکم دیا کہ جو عامل وزیر کی پاس آیا تہا
اوسی کو بلاو جب حاضر ہوا تو بادشاہ نی لطف و مدارا کرکی

بعد حاضرت کی درخواست کی اسنی اپنی دل مین تصور
کیا کہ اگر حقیقت حال بیان کرتا ہون تو بادشاہ یقین نہ لاویگا
اور اگر کوی دوسرا حیلہ کرونگا تو قبول نہ فرمایگا اور اگر وقع
جن کا اقرار کرون تو جن دشمن ہو جایگا عجب نہین کہ
میری شکل دیکہنی ہی صورت بگاڑدی اور زندہ گور مین
گاڑدی اور اگر رحم کرکی مجہی جان کی امان دی تو شاہزادی
کو نہ چہوڑیگا اور جب ایسا ہوگا تو ندامت کی علاوہ بادشاہ
مجہی قتل کریگا غرض ہیلی تو بہت گہبرایا پہر دل مین خیال ایا
کہ حدیث شریف مین ایا ہی کہ جب دو بلاون مین گرفتار
ہو تو جو اسان تر ہو اوسی اختیار کرو بسم اللہ کرکی جن
کی پاس گیا وہ صورت دیکہتی دانت چبائی اور پیچ و تاب
کہانی لگا اور کہا کہ مین نی تجہی یہان انی کو منع کیا تہا لیکن تو نی
نہ مانا شاید تیری موت ای اور قضا یہان لائی ہی اوس نی کہا کہ

کہ نہ میری موت آئی اور نہ قضا مجہی لائی بلکہ وہی جبرئیل آئی
ہی جب میں نی کہیں امان کا مقام نہ پایا تو آپ کی سایہ میں
پناہ لینی آیا جبرئیل کا نام سنتی ہی جن کی جان نکل گئی اور گہبرا کی
کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یہ جبرئیل میری جان نہ چہوڑیگی
اور کوہ قاف کی سوا کہیں مجہی امان نہ ملیگی غرض یہ کہ کی کوہ
قاف کو روانہ ہوا اور بادشاہ اوس شخص سی بہت راضی
ہوا یہاں تک کہ شاہزادی کی ساتھ اوسکی شادی کردی اور
کو لازم ہی کی عقد کی بعد یہ سمجہی کہ شوہر کی فرمانبرداری موجب
رضای جناب باری اور اوسکی اطاعت باعث اتحاد و محبت اور مخالفت
سبب مفارقت و عداوت ہی لہذا حتی الامکان شوہر سی الفت و محبت
رکہی اور اوسکی سب کام بشاشت کی ساتھ کری اور جس چیز میں وہ
خوش ہو اوسی کو کہی کری اور جس بات میں وہ ناخوش ہو وہ کسی طرح سی
نکری اور شوہر خوبصورت ہو یا بدشکل ہوشیار ہو یا بی عقل محتاج ہو
یا تونگر

اور معاذ اللہ اگر عورت بیکار
ہو جاتی تو غصے میں آکر کی اپنی جان
دیتی اور نہ اوسکی جان لیتی بلکہ اس بات
سی کہ جان لیکر دونوں طرح سی اوسکی جان
کا نقصان ہی ہی [illegible]
پیر سر کی ...

یا نونگر قوی ہیکل ہو یا ضعیف و لاغر لیکن اوسکی ساتہہ موافقت اور
دل و جان سی اوسکی اطاعت اور جو میسر ہو اوسی پر قناعت کری اور بلا حاجت
مکان سی کہین باہر نہ جاے اور غیر مرد کا خیال دل مین نلای اور مکان کے
حفاظت اور اسباب کے حراست اور خرچ مین کفایت اور اوسکی عزت
و اقتدار کی عزت کری اور انتظام معیشت مین غفلت او بدکار عورتون
سی صحبت او نامحرم سی گفتگو اور زیب و زینت کی ارزو اور اوسکے
رشتہ دارون سی لڑای او جہگڑا اور واہیات ہنسی اور ٹہٹہا نکری اور شوہر
سی کسی امر مین رنج و بیزاری اور کسی پر اوسکا راز فاش نکری اور
اور جو بات اوس سی نہ ہو سکی اوس پر جبر نکری اور اگر وہ دوسرا نکاح
کری تو صبر کری کیونکہ جس عورت مین یہ اوصاف ہوتی ہین اوسکی
دن ارام و راحت مین اور راتین عیش و عشرت مین گذرتی ہین
چنانچہ حکایت ذیل شاہد حال و مصدق مقال ہی
کسی شہر مین ایک مرد تہا اگرچہ بظاہر شکل و صورت مین اچہا تہا

لیکن عورت کی لیاقت پر کتنا تہا اور شرم اوسپر اسبی غالب
تہی کہ اپنا اوسکی نزدیک دشوار نہ تہا لیکن اس امر کا اظہار ناگوا
والدین نے اوسکی شادی کردی اور شادی کی بعد ایک مدت گذر گ
لیکن اولاد کی صورت نہ پیدا ہوئی لوگون نے اوسکی عورت سی پو
کیا سبب ہی جو غنچہ امید نہین کہلتا اور نخل مراد نہین پہلتا آیا مرد
یا بچہ مین کچہ خلل ہی اوس نیکبخت نے جواب دیا کہ نہ مرد مین کچہ قصور او
کچہ فتور ہی لیکن اولاد کا ہونا اور نہ ہونا ہم دونو کے اختیار سی با
خدا کی مرضی پر منحصر ہی لوگون نے خیال کیا کہ اگر مرد مین تو کچہ عیب
نہین ہی مگر یہ عورت عقیمہ ہی اور اپنا عیب چہپاتی ہی لہذا
کی اسمین مرد کی دوسری شادی کردی مرد نے یہ خیال کیا کہ پہلی عو
نیکبخت تہی کہ اپنی نفس کشی اور میری عیب پوشی کی معلوم نہ
یہ عورت کیسی ہوگی آیا اوسکی تعب کریگی یا مجہی فضیحت کر
کیونکہ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد   خدا پنج انگشت یکسان
نکرد

نکرد ※ حیرت مین اکی سنکیا کہا گیا پہلی تو بہت اذیت ہوئے
اخر نوبت کو پہنچی کرنی صحبت ہو کچہ بات باقی ہی کہ اوسی شہوت نے
ستایا بی تاب ہو کے پہلی جورو کے پاس ایا اور اوس سی سب
کیفیت بیان کر کی مواصلت کا خواستگار اور مقاربت کا امیدوار ہوا
اوسنی جواب دیا کہ ای دلبر باوفا مظہر صدق و صفا اس دولت
راحت افزا اور اس نعمت دلکشا مین میری بخت بو فا
اور قسمت نارسا کا کچہ حصہ نہین ہی نہین تو یہ نسخہ کبھی پہلی ہی
ہاتہ اتا اور یہ اکسیر اسی ظہور پاتا بلکہ یہ فقط تیری نئی بی بی کا حق
ہی مین اسکی مستحق نہین غرض وہ نئی جورو کی پاس گیا اور بعد
فراغت دونون نی استراحت کی عورت کے تمام بدن مین زہر
سرایت کر گیا خواب غفلت ہی مین دار فانی سی رحلت ہوئی اور
پہلی بی بی نی عمر بہر عیش و عشرت کے اور اگر باہمہ اطاعت شوہر
شوہر خصم نیار ہی تو غصہ مین اکی نہ اپنی کو ہلاک کرتی اور نہ اوسکے

ہلاکت کی خواہان ہو بلکہ بلا خصومت اوس سی مفارقت کری ۴ کیونکہ دونون مین اوسکی واسطی قباحت ہی

کہ عیسائیون کی شریعت مین دو باتین نہایت عجیب ہین

یہ کہ مرد کو کسی طرح سی عورت کو طلاق دینی کی اجازت

نہین ہی الا ثبوت زنا مین اور یہ امتناع کلی حضرت عیسی علیہ السلام

کی اوس قول سی نکالتی ہین جو کی باب مین ہی کہ جو

کوی اپنی جورو کو حرامکاری کی سوا اور کسی سبب سی چہوڑی

اوس سی زنا کرواتا ہی اور جو کوی چہوڑی ہوی سی بیاہ کری

زنا کرتا ہی یہ کہ جسکی جورو زندہ ہی وہ کسی طرح سی دوسرا

نکاح نہین کر سکتا اور یہ امتناع جناب پولوس کی اوس قول

سی نکالتی ہین جو اول کی باب مین ہی کہ

چاہی کہ نگہبان بی عیب ہو ایک ہی جورو کا شوہر الخ لیکن بہ نظر ۵ اور یہ بہی کہتی ہین کہ خدا نی ایک ہی واسطی حضرت ادم کی حضرت بجز ایک کسی مرد کو زوجہ بجز ایک سی زیادہ کرنا مناسب نہین

انصاف دیکہئی تو اس شریعت کی تعمیل چند صورتون مین

نہایت مشکل ہی از انجملہ یہ ہی کہ طرفین مین سی ایک

بہی

زوجین

اپنی مذہب کو تبدیل کری یا آیک ایسی عارضہ مین مبتلا ہو
کہ دوسری کی کام کا نہ ہی مثل جنون و جذام و سقوط شہوت
وغیرہ یہ کہ ایک عرصہ دائم الحبس یا اپنی مبعاد کے
لیی مقید ہو جاے کہ طرف ثانی اوتنی مدت تک اپنی کو ضبط
نکر سکی یہ کہ دونون کی مزاج مین ایسی مخالفت ہو کہ
کسی طرح سی موافقت نہ ای یہ کہ مرد اب مفلس
ہو جاے کہ عورت کو نان نفقہ ندی سکی یہ کہ مرد زنا رکار ے
سی رغبت اور زوجہ سی نفرت رکہتا ہو اور ایسی معاملی اکثر
دیکہنی مین ای ہین از انجملہ ایک یہ ہی کہ الہ اباد کی امریکن مشن مین
پہلوان سنگہ نام ایک عیسای تہا مسماۃ مری کو جو سی اجودیا
عیسای کے جو روہتی ایام غدر کی چند روز بعد نکال لیگیا اور اپنی
جورو مسمات الیسبت کو دو لڑکیون سمیت مشن مین چہوڑ گیا اب
مسماۃ مری کی ساتہ عیش کرتا ہی اور جو دیا اور الیسبت دونون

ایک اوسکی نام کو رونی ہین [illegible] یہ کہ عیسائی اس بات کا
دعوی کرتی ہین کہ مسیحی مذہب عام ہی یعنی ہر شخص کو اپنی پیروی
کی دعوت کرتا ہی لیکن صاف ظاہر ہی کہ جس شخص کے پاس دو عورتین
ہین اور اون مین سی کوئی زانیہ نہین تو اوس کو عیسائی مذہب دعوت
نہین کر سکتا کیونکہ نہ بلا وقوع زنا ایک کو طلاق دلوا سکتا اور
نہ دونون کی ساتھ اوسی اپنی مین شامل کر سکتا ہی لہذا عموم
کا دعوی نامنا معلوم ہوتا اور اوسکی یہ دلیل کہ حق تعالی نی حضرت
ادم علیہ السلام کی واسطے ایک ہی زوجہ تجویز فرمائی ہی ہم سب خوشی
سی قبول کرتی اگر وہ یہ بھی ثابت کر دیتی کہ دنیا مین مردون اور
عورتون کا شمار ہمیشہ برابر رہتا ہی لیکن اسکا ثبوت تو ہرگز
نہو سکیگا اور چونکہ اس کتاب مین اختصار منظور ہی لہذا ہم اسکا
زیادہ بیان کرنا مناسب نہین جانتی اگر کوئی شخص زیادہ تحقیقات
چاہی تو ہماری کتاب مسمی بجواب ابوصوا کو ملاحظہ کری

فرزند والدین کی ہاتہ مین خدا کی امانت ہی جسپر
اوسکی بڑی حرمت ہوتی ہی اوسی پہ نعمت عنایت ہوتی ہی اگر
اونکی پرورش و حفاظت اور تعلیم و تربیت مین کسالت و غفلت کروگی
تو امانت مین خیانت ہوگی لہذا اونکی تعلیم و تربیت مین کوشش
کرو اور اونکی تربیت کی آداب یہ ہین غذا اعتدال
سی دو نہ اتنی زیادہ ہو کہ امتلا و گرانی پیدا کری اور نہ اتنی
کم ہو کہ ضعف و ناتوانی لای شاید کوی یہ خیال کرتا ہو کہ زیادہ
کہانی سی لڑکا موٹا اور زوراور ہوگا تو اوسی لازم ہی کہ یہہ یاد
رکہی زیادہ کہانی سی بیمار و لاغر ہی ہوگا اور جو غذا مضر ہو وہ ہرگز
ندو کیونکہ اگر آج مضر غذا کہلاوگی تو کل مسہل کی دوا پلاوگی اور اگر بہوکہا
نہو تو زبردستی نہ کہلاو اور جب بہوکہا ہو تو اوسی کہانا دو بہوکہ سی نہ سلاو
اور یہ سکہلاو کہ منہ ہاتہ دہوکی صاف بیٹہکر کہای کہڑی کہڑی اور کود
کی اور لیٹی لیٹی نکہای اور ٹکڑی کو ہاتہ سی توڑ توڑ کی لقمہ لقمہ کہای

مسلم ہا نہ ہین لیکی دانت سی کتر کتر کی نکہای اور مٹہای کا عادی
نکرو کیونکہ جو میٹہی غذا کی رغبت رکہتا ہی وہ کڑوی دوا کا مزا چکہتا ہی
لڑکون کو برہنہ رکہنا نہایت قبیح او ردنائت صریح ہی اونکو
کپڑا پہنانا بہت ضرور اور برہنہ رکہنا ادمیت سی دور ہی اور اسی خوب یاد
رکہو کہ لباس ستر عورت کی لیی ہی زیب و زینت کی لیی نہین ہی لہذا
احتیاج کی مطابق اور رواج کی موافق اونکو کپڑا پہنانا چاہیی مقدرت
سی اتنا زیادہ ہو کہ قرض کی نوبت ای اور نہ حیثیت سی اتنا کم ہو کہ
خست پایی جای اور اونکا کپڑا ہمیشہ صاف رکہو کہ دیکہنیوالی نفرت اور
خود اونکی طبیعت کراہت نکری لڑکون
کو سکہلاو کہ گہوڑی کی طرح پانون پٹکتی اور ہیجڑون کی طرح
مٹکتی ہوی نہ چلین اور اعتدال کا خیال رکہین نہ اتنا تیز
چلین کہ لوگ کہین ہلکی باد رفتار ہی اور نہ اتنا اہستہ چلین کہ
کہین ضعیف و بیمار ہی اور اکڑتی ہوی نہ چلین نہین تو لوگ کہنگی کہ

مبلغ ۶ مہ

متکبر و مغرور ہی اور نہ جہومتی ہوی چلیں ہیں تو سمجھینگے کہ نشۂ
شراب میں چور ہی اور کمر پکڑ کی نہ چلیں ہیں تو کہینگی کہ پیر کہن سال
ہی اور ہاتہ جہلا کی نہ چلیں ہیں تو کہینگی کہ نقال ہی اور چلتی
ہوی ادہر ادہر نہ دیکھیں بلکہ نظر سامنی کہیں ہیں تو ٹہوکر
کہاینگی اور راہوں اور بازاروں میں کسی دوست کا ہاتہ پکڑ کی
نہ چلیں اس میں کئی طرحکی قباحت ہی ۔ یہ کہ آنی جانیوالوں
کو راہ تنگ ہوجاتی ہی ۔ یہ کہ جسکا اپنا ہاتہ قید میں ہے
اوسی اگر کوی بزرگ سلام کری تو وہ ہاتہ اٹہا کی جواب دینی میں مجبور
ہوگا ۔ یہ کہ اگر غفلت میں کوی جانور درمیان میں آجای
تو ایک کو خواہ دونوں کو کچہ نہ کچہ صدمہ پہنچیگا ۔ یہ کہ اگر ایک
کو جلد چلنی کی اور دوسری کو آہستہ چلنی کی عادت ہی تو ایک کو
دوسری کی پیروی میں تکلف و اذیت ہوگی ۔ یہ
کہ جسکا ہاتہ قید میں ہی اوسکی آگی اگر کچہ یا پتہر یا گڑہا یا اور کوی

جبراجای تو وہ کچھ نہ کچھ تکلف پاویگا اور غفلت کی حالت مین تو
ضرور ادب اٹھا یگا اور معہذا دیکھنوالی یہ نہ کہینگی کہ ان دونون
مین بہت دوستی و محبت ہی بلکہ یہ کہینگی کہ دونون کی حماقت سے
بزرگون کو سکیلا او کہ خاک دہول مین نہ لوٹن
اور بزرگون کی اگی مؤدب بیٹہین اور جس مجلس مین جاین وہان اپنی
مرتبی کی موافق جگہ تلاش کرین نہ ایسی جگہ بیٹہیں کہ لوگ اونہین مجلس ورسرا
سمجہین اور ایسی جگہ بیٹہین کہ کسی کا لوکر و خدمتگار جانین اور کسی کی
طرف لپشت کرکی نہ بیٹہین اور اگر کوئی اونکی اگی ٹہہ جای تو اوس سے
نہ اینٹہین اور پانون سمیٹی رہین تاکہ دوسری کی لیی جگہ رہی اور
ایسی حرکت نکرین کہ کوئی ہنس توکہی اور کٹہرا ہی نہ پہیلا کی بیٹہین
کہ لوگ فرش کا احتمال اور انی جانیوالی پامال کرین اور بی ادبی
کی کوئی حرکت نکرین اس واسطی کہ ادب سی عزت و توقیر اور
بی ادبی سبب ذلت و تحقیر ہی

پردہ سبب عزت و احترام اور باعث
سہولت انتظام ہی اور عورت کی ہمیشہ مکان میں رہنے
سی مال و اسباب کی نگہبانی اور پردہ نشین کو اپنی مرضی پر چلانے
میں آسانی ہوتی ہی اور مفسدون کی شر و فساد سی امان اور
مرد کو عورت کی طرف سی اطمینان رہتا ہی اور پردہ میں ایک بڑا
کھلا راز ہی کہ اس سی اراذل و شرفا میں امتیاز ہی
کہ شرفای ہندوستان عورتون کا پردہ میں رہنا ضرور جانتی
ہین اور اہل ولایت اس امر مین معترض ہوتی ہین اور چونکہ
یہ مسئلہ اخلاق کی عمدہ مسائل مین سی ہی لہذا ہم نی اس مین
خوب غور و تامل کیا اور کئی وجہون سی ہمکو عورتون کا پردہ مین
رہنا بہتر معلوم ہوا   یہ ہی کہ شرفا کی سوا کل ہندو اور مسلمان
عورتین ہون یا مرد لڑکی ہون یا بوڑہی خواہ جوان گالیان
بکتی ہین بعضی تو عادت کی موافق ہر بات مین اور ہر شخص کو گالیان

دیتی ہیں جتنے کہ انسان و حیوان و اشجار و احجار و جمادات و
مجردات و ارضیات و فلکیات کو اور کاہ کاہ خود اپنی ذات کو بھی گالیاں دیتی
ہیں اور بعضی غصہ کی حالت میں اور بعضی عہد و پیمان میں
اور بعضی اپنی کلام کی تصدیق کے لیے اور بعضی اظہار الفت کے لیے
اور بعضی اظہار قرابت و رشتہ داری کے لیے اور بعضے لڑکوں کی تعلیم کیلیے
اور لڑائی کے وقت اور بیاہ گن کی مہینے میں تو کل جہلا و اراذل نیچی
گالیاں بکتے ہیں کہ کوئی جملہ گالی سے خالی نہیں ہوتا اور ایسی بیہودہ باتوں
کا سننا اچھا نہیں اور ایمکن نہیں کہ جو عورت یا مرد باہر نکلیگا وہ یہ باتیں ضرور
سنیگا لہذا عورتوں کا باہر نکلنا اچھا نہیں جب کوئی شخص کسی
دکان پر کچھ خرید کرنے کو جاتا ہے اور وہیں دیکھتے ہیں کوئی امر دکاندار کے
خلاف مرضی اوس سے واقع ہوتا ہے تو دکاندار بے تامل گالی دیتا ہے اور
جب عورتیں باہر چلینگی تو خواہ بازار میں خواہ کسی گلی کوچہ میں جب
کسی دکان کے طرف اونکا گذر ہوگا تو غالبا دکاندار کو گالیاں بکتے
سنینگے اور اگر کوئی چیز خرید کرنے جاینگی تو خود گالیاں کہاینگی لہذا عورتوں
کا باہر نکلنا اچھا نہیں صاحبان انگریز یہ کہیں کہ ہم اور ہماری

عورتیں

عورتین بازارون مین سودا خرید کرنی کو جاتی ہین اور کوی دکاندار لی
نہین دیتا تو اسکی حقیقت یہ ہی کہ انکی رعب حکومت سی ڈر جاتی
ہین اور علانیہ کوی بات زبان پر نہین لاتی یہ ہی کہ
کل اراذل بی پردہ رہتی ہین کیونکہ سب دہوتی پہنی ہین اور ران تک
سینون کا بدن کہلا رہتا ہی اور بعضی تو ایسی بی ننگی رہتی
ہین کہ اونکی سرین تک کہلی رہتی ہین اور اکثر فقیرون کو دیکہا
ہی کہ کل شرمگاہ کہولی ہوی بازارون اور گلی کوچون مین پہرا کرتے
ہین اور یہ ممکن نہین کہ کوی شخص باہر نکلی اور اپنی انکہین بند
رکہی لہذا عورتون کا باہر نکلنا اچہا نہین ہر شہر مین
کسبیان بہی ضرور ہوتی ہین اور علانیہ اپنی دوستون کو لیے بیٹہی
رہتی ہین اور بقدر حیثیت اونکی پوشاک اچہی اور عمدہ ہوتی ہے
اور حسب مقدرت زیور بہی پہنی ہوتی ہین اور ہر وقت
اپنی دوستون پر حکومتین اور فرمایشین ہی کیا کرتی ہین اور اونکی

دوست ہمیشہ اونکی نازبرداری اور خدمتگذاری مین دل و جان
سی مصروف رہتی ہین اور گاہ گاہ ہنسی کی باتین اور چرکتین بہی
اپس مین علانیہ کرتی ہین اور جب عورتین باہر نکلینگی تو ضرور یہ
امور بہی دیکہینگی اور چونکہ طبیعت انسانی شہوات جسمانی پر حریص ہے
لہذا ضرور اونکی دل مین فتور اور شوق فسق و فجور پیدا ہوگا اور طبیعت
مکان سی نفرت اور افعال قبیحہ پر رغبت کریگی لہذا عورتون کا
باہر نکلنا اچہا نہین اکثر فقرا خصوصا جو بڑی پہرتی ہین
بازارون اور گلی کوچون مین بلکہ دروازون پر پہرا کرتی ہین اور اونکا
کام یہ ہی کہ جب کسی نادان کو خصوصا عورت کو پاتی ہین تو
اونکی روبرو کہانت و پیش خبری کرتی ہین اور اونکو خوف و رجا
کی باتین سناتی جو کچہ اونکی پاس ہوتا لی لیتی ہین اور ایسا اکثر
ہوتا ہی لہذا عورتون کا باہر نکلنا بلکہ دروازہ پر کہڑا ہونا اور تنہا
اچہا نہین ارازل کی عورتین اپنی مردون کی کچہ تعظیم و توقیر
نہین کرتین

ستیں کرتیں بلکہ ہر بات میں مردوں کو دبا لیتی ہیں اور اونپر
حکومت کرتی ہیں اور اگر مرد کوئی بات اونکی خلاف کہی تو اوسے
مغلظات سناتی ہیں اور گاہ گاہ دونوں مار پیٹ کرتی ہیں اگر
ناقص العقل عورتیں جب باہر جاینگی اور ایسی باتیں دیکھینگی تو اونکو بہی
ایسی جرات پیدا ہوگی لہذا اونکا باہر نکلنا اچہا نہیں
جب اراذل شراب پیتی ہیں تو فحش گالیاں بہت بکتی ہیں اور جو
کوئی راہ میں ملتا ہے اوس سے مسخر کی حرکتیں کرتی ہیں خصوصًا
جب عورتوں کو دیکھتی ہیں تو زیادہ بدزبانی کرتی ہیں اور محض
براہ شرارت جہوم جہوم کی اونکی طرف جہکتی ہیں لہذا عورتوں
کا باہر نکلنا اچہا نہیں اراذل کا دستور ہے کہ
راہوں میں بے پردہ ننگی پیشاب کرتی ہیں خصوصًا جب
حلف عورتوں کو دیکہتی ہیں تو از شرارت بلا ضرورت ایسی حرکت
کرتی ہیں لہذا عورتوں کا باہر نکلنا اچہا نہیں اگر اہل ولایت

یہ کہین کہ ہماری عورتین جب باہر نکلتی ہین تو اونکو ایسی امور
قبیحہ نہین پیش اتی تو اوسکا سبب صرف یہی ہی کہ اونکا
رعب حکومت ان امور سی مانع ہی اگر یہان اونکی حکومت
یہان نہوتی تو البتہ اسکی کیفیت اونکو معلوم ہوتی

یہ ہی کہ ناقص العقل عورتین جب باہر نکلتی ہین اور کسی
عورت کو زر و زیور سی اراستہ اور لباس و پوشاک سی پیراستہ
دیکہتی ہین اور جب کسی مکان مین سامان عیش و عشرت
اور اسباب زیب و زینت اور کسی دکان مین لطیف کہانی
اور نفیس کپڑی یا کسی جوان خوش لقا شیرین ادا کو دیکہتی
ہین تو اونکی طبیعت ان چیزون پر رغبت اور گہر سی وحشت
اور شوہر سی نفرت اور ارتکاب قبایح پر جرات کرتی ہے
اور اوس وقت کوی تدبیر دربند و بست سودمند اور باب فتنہ
و فساد کسی طرح بند نہین ہوتا لہذا عورتون کا باہر نکلنا
اچہا نہین

اچھا نہیں [illegible] ہے یہی کہ جو لوگ باہر نکلتی ہیں وہ
ایسی عادی ہو جاتی ہیں کہ جب تک باہر کی ہوا نہیں کہاتی
تب تک مکان میں گبہراتی ہیں اور اگر دفعۃً اوس عادت کو ترک
کریں تو اکثر بیمار ہو جاتی ہیں اگر عورتیں باہر جایا کرینگی تو اونکو بہی عادت
ہو جاینگی اور جب باہر کی ہوا نکہاینگی تو مکان میں اونکی طبیعت گبہرائیگی
اور ترک عادت میں بیمار ہو جاینگی اور اس میں حرج امور خانہ داری
و اشتغال اور خلل اشغال روزمرہ کی علاوہ اور قباحتیں بہی لازم
آئینگی اگر کوئی ضرورت مثل شادی و غمی وغیرہ پیش ہووے
تو یا ترک ضرورت یا ترک عادت کرنا ضرور ہوگا اور خصوصاً
دو وقت میں نہایت مشکل ہوگی ایک تو بیاہ کی مہینی میں
کہ یا تو ترک عادت کرکی بیمار ہو جاینگی یا باہر نکل کی گالیاں کہاینگی
دوسری وضع حمل کی وقت سی جب تک لڑکا خوب مضبوط
نہو لیگا تب تک اونکو باہر جانا دشوار اور دفعۃً ترک عادت کرنا ناگوار ہوگا

اگر اہل ولایت یہ کہیں کہ عورتیں ہمیشہ مکان میں رہنے سے بیمار ہو جاتی ہونگی

تو ہم جواب دینگے کہ یہ بات عادت سے تعلق ہے جیسی جس شخص کی عادت

ہوگی ویسی ہی اوسکی طبیعت ہوگی چنانچہ ایام گرما میں اگر صاحبان

۴ یا بیمار ہو جاتیں انگریز بنگلہ کی ٹٹیوں کا اہتمام نکریں تو بیشک بیمار ہو جاینگے اور ہم لوگ

یہ کچھ نہیں کرتے اور تندرست و سلامت رہتے ہیں اور نانبائی اور باورچی

ہمیشہ آگ کے پاس رہتے ہیں اور کبھی بیمار نہیں ہوتے اور مزدور

ہمیشہ دہوپ میں اپنا کام کیا کرتے ہیں اور تندرست رہتے ہیں

ایسا ہی پردہ نشین عورتوں کو مکان میں رہنے سے بیماری

نہیں ہوتی   یہ ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام

نے فرمایا کہ اگلوں سے کہا گیا کہ زنا مت کر لیکن میں تمہیں کہتا ہوں

کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں

اوسکے ساتھ زنا کر چکا   تا   و   اس سے ثابت ہوا

کہ زناکاری نگاہ اور دل سے بہی ہوتی ہے اور اس زناکاری سے

انجیل باب ۵

بچنا ہی ہر حکم مین ہی کیونکہ جب عورتین باہر نکلینگی تو ضرور
مردون کو دیکہینگی اور مرد اونکو دیکہینگے اور جب دیکہینگی تو شہوت
کی نگاہ سی دیکہینگی کیونکہ کوئی ان مین سی معصوم نہین ہی اور بیبل
مین لکہا ہی کہ یہودا نی اپنی بہو کو شہوت کی نگاہ سی دیکہا اور
کسبی کی دہوکہی مین اوس سی زنا کیا اور حضرت داؤد کی نسبت لکہا ہی
کہ اوریا کی جورو کو شہوت کی نگاہ سی دیکہا اور اوسکی ساتھ زنا
محصنہ کیا باوجودیکہ وہ نبی و رسول اور خدا کی نزدیک تمام جہان
مین چیدہ و مقبول اور کثیر الازواج بہی تہی اور اون مین خدا کی روح بہی
موجود تہی تو عوام الناس کس حساب مین ہین کہ اونکا اعتبار کیا
جای خصوصاً ہندوستان کی جاہل اور نا تہذیب اراذل جنکو نہ خدا
کا خوف نہ خلق سی شرم اتنا ثابت ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی اصل غرض اس حکم سی یہی تہی کہ عورتین پردہ مین رہا کرین اور جب کہ
عورتون کا باہر نکلنا برای دیکہا ہی کہلی کوٹہی پر چڑہکی ادہر اودہر

یہ ہی کہ جناب پولوس طیطس کی ۲ باب مین فرماتی ہین اسی طرح بڑہیاں ایسی چال چلین جیسی مقدسون کی لایق ہی نہ تہمتین
نہ شرابنین بلکہ اچہی باتون کی سکہلانیوالیان ہووین تاکہ جوان عورتون کو ہوشیار کرین کہ اپنی خصمون اور بچون کو پیار کرین اور ہوشیار
پاکدامن گہر مین رہنیوالیان خوش مزاج اور اپنی خصمون کی تابع ہون تاکہ خدا کی کلام کی تحقیر نہوا چاہئی چونکہ پولوس کہتی ہین کہ عورتین گہر مین تاکہ
خدا کی کلام کی تحقیر نہو اس سی یہ مفہوم ہوتا ہی کہ اگر باہر نکلینگی تو کلام خدا کی تحقیر ہوگی لہذا عورتون کو گہر مین رہنا چاہئی کہ کلام خدا کی تحقیر نہو اور
یہان سی یہ بہی ثابت ہوا کہ جنکی عورتین باہر نکلتی ہین وہ خدا کی کلام کی تحقیر کرتی ہین

نظارہ کرنا بجا ہی اور جیسا کہ عورتوں کو نامحرم کو اپنی صورت
دکہاتی ہیں قباحت ہی ویسا ہی اونکی صورت دیکہنی میں خرابی
و شامت ہی لہذا عورتوں کو لازم ہی کہ نہ اپنی صورت اونکو
دکہلاویں اور نہ اونکی صورت آپ دیکہیں اور نہ اپنی آواز اونکو سناویں اور نہ
اونکی آواز آپ سنیں بلکہ اصل پردہ تو یہی ہی کہ غیر مرد کا خیال بہی
اپنی دل میں نہ لاویں اور فحش گفتگو کرنیوالوں کی صحبت سی آپ کو
بچاویں خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت ہو خواہ اپنا ہو خواہ بیگانہ ہو
اور دوگانی یار رشتہ دار ہوں سی
اور جن لوگوں سی دل لگی کا رشتہ ہو خواہ محرم ہوں اور خواہ نامحرم
لیکن عورتوں کو اون سی چہپاؤ بلکہ اون سی عورتوں کو باتیں
بہی نکرنی دو اور اس میں چہپانا ناممکن ہو نہایت احتیاط
کرو کیونکہ فحش باتیں غیر مرد مشاطہ کی معرفت نہیں کہ سکتی وہ باتیں
یہ لوگ بآسانی کہ سکتی ہیں اور ساری کنائی ہی ایسی فاحش
کرتی ہیں جو غیر مرد کسی طرح سی نہیں کرسکتا اور یہ سب باتیں

طبیعت کو

طبیعت کو بگاڑتی اور پردہ حیا کو پھاڑتی ہین عورت کیسی ہی پارسا
ہو لیکن اونکی صحبت مین بی حیا ہو جاویگی اور جو عورتین مردون
کی صحبت مین رہتی ہین اور فحش باتون کی علانیہ تعلیم پاتی ہین اور
رقص و سرود کا ہنر کسب کی حاصل کرتی ہین اور حلال و حرام مین کچھ فرق
نہین کرتین بلکہ نشہ شراب مین غرق رہتی ہین اونکی صحبت سے
عورتون کو بچانا ضروری ہی کیونکہ اونکی صحبت مین فقط دنیا ہی
کا خوف نہین بلکہ دین کا بھی ڈر ہی اور جو خرابیان اونکی ملاقات
سی متصور ہین وہ بیان سی باہر ہین معاذ اللہ جس عورت پر ان عورتون
کا سایہ پڑتا ہی وہ جامہ انسانیت سی باہر ہو جاتی ہی اور جو اونکی
ہمسایگی اختیار کرتی ہی وہ دین و دنیا سی گذر جاتی ہی اور اگر
کسی مسافر ناچار یا مفلس نادار یا ضعیف سن رسیدہ یا نوکری پیشہ
یا مظلوم ستم کشیدہ کو باہر نکلنا ضرور ہو تو مناسب ہی کہ چہرہ پر
برقع یا نقاب ڈالکی نکلی اور اپنی کام سی کام رکھی اور کسی واہیات بات

کی جانب مخاطب او کسی سیر و تماشی کی طرف راغب نہو
بی ضرورت بات نکہو اور جو کچھ کہو واضح و مختصر کہو اور جو
ایکبار کہہ چکی ہو اوسی بار دیگر نکہو اور بری باتون کی کہنی مین مبادرت
اور جو خبر نہ معلوم ہو اوسمین حجت نکرو ہر حال بات پسندیدہ کہو
اور جواب سنجیدہ دو تا کہ مخاطب رنجیدہ نہو اور جس دعوی کی دلیل سست
ہو اوسی زبان پر نہ لا اور ہر چند تمہاری نزدیک درست ہو اور یہ خوب
یاد رکہو کہ جب بات زبان سی اور تیر کمان سی نکلجای تو پہرنا محال
ہی لہذا ایسی بات ہی نکہو کہ اوسکی پیچہی پہر گی آرزو اور محال کی جستجو کرنی
پڑی اور چونکہ کلام کا زخم مرہم سی التیام نہین پاتا اور کینہ کی آگ کو پانی
نہین بجہاتا لہذا ایسی بات نکہو جس سی مخاطب کا دل پہٹ جای اور رشتہ
محبت کٹ جای اور عداوت کی آگ مشتعل ہو اور تم کہلی منفعل ہو اور اگر
کوی تم سی کچھ بات کہتی ہو اوسکی بات کو تمام ہونی دو درمیان مین قطع
کلام نکرو اور اگر کوی دوسری سی باتین کرتا ہو تو ہرگز درمیان مین دخل ندو

اور ا

اور تم کسی پر اعتراض نکرو اور اگر کوئی تم پر اعتراض کری تو ناراض نہو
بلکہ اس میں کوشش کرو کہ پھر ایسی بات تمہاری زبان سی نہ نکلی جسپر
اعتراض وارد ہو [illegible] زیادہ بات بات نکرو کیونکہ جو
شخص بہت باتیں کرتا ہی وہ بہت آفتیں اٹھاتا ہی اور حکمانی
کہا ہی کہ جسم کی راحت قلت طعام میں اور روح کی راحت قلت کلام
میں ہی اور اس میں شک نہیں کہ باتوں کی زیادتی سی آدمی
شرمسار اور کھانی کی زیادتی سی بیمار ہوتا ہی اور یہ بات اکثر تجربہ میں
آئی ہی کہ زیادہ بکنی سی اکثر درد سر اور طبیعت مکدر اور ذہن کو انتشار
اور زبان کو اضطرار ہوتا ہی کسی نی ایک حکیم سی پوچھا کہ تو
کس لیی کم بولتا اور باتیں بہت سنتا ہی اوس نی جواب
دیا کہ مجھی کان دو ملی ہیں اور زبان ایک اور غایت اس میں خدا کی
یہ ہدایت ہی کہ جب دو باتیں سنو تب ایک کہو
اور ظاہر ہی کہ زیادہ بکنی میں کچھ فایدہ نہیں بلکہ عبث زبان

زبان کو رنج و تعب میں ڈالتا ہی لہذا جب تک بات کہنی کی
ضرورت نہو چپ رہنا بہتر ہو اس میں شک نہیں کہ خاموشی
عاقل کی زینت اور جاہل کی ہیبت ہی بیان ایک حکایت حسب
حال لکھی جاتی ہی مشہور ہی کہ ایک جاہل عالمانہ
لباس پہن کی کسی فاضل زمانہ کی ملاقات کو گیا فاضل نے
بحکم المرء یقیس علی نفسہ اوسکو عالم تصور کر کی اوسکی عزت و احترام
میں بہت اہتمام کیا اور اوسکی خاموش و ساکت بیٹھنی سی عالم پر اسکا
رعب غالب ہوا کہ درس طلبہ موقوف کر کی ہمہ تن اوسکی تعظیم میں
مصروف ہوا آخر جاہل نی پوچھا کہ ای کشاف دقایق علوم
عقلیہ و ای حلال مشکلات فنون نقلیہ افطار صوم کا وقت کیا ہی
عالم نی نہایت ادب سی جواب دیا کہ بعد غروب آفتاب جاہل نی
بہ تقاضای جہالت پوچھا کہ اگر آدھی رات تک آفتاب نہ ڈوبی تو
کیا کرنا چاہیی عالم نی مسکرا کی کہا کہ افطار نکرنا چاہیی اور اوسکی طرف

سی منہ

سی منہ پہیر کی شاگردون کی جانب متوجہ ہوا اب دیکہی خاموشی
نی اوسکی کسی عزت اور بیہودہ گوی نی کیسی ذلت دی
یہ ہی کہ ادمی کو چاہیی کہ سوچ سمجہکے باتین کہی باخاموش
رہی کیونکہ نادان کی حماقت چہپی رہتی ہی جب تک وہ بات بیٖن
کرتا اور نامرد کا عیب چہپا رہتا ہی جب تک وہ عورت سی ملاقات
نہین کرتا اور اس مین شک نہین کہ ایک جیب ہزار بلائین ٹالتی
ہی اور ایک بات ہزار افتین لاتی ہی اور حدیث شریف مین ہی
کہ جو بات ضرورت سی زیادہ ہی اوسی منہ سی نہ نکالنا بہتر اور جو
مال حاجت سی زیادہ ہی اوسی ڈیڈالنا بہتر ... ڑکون کو
گالی بکنی سی منع کرو کیونکہ زبان اسکی بگڑ گئی ہی کہ ادمی اچہی اچہی گلی
اور کلام کری اسکی بین بگڑی کہ فحش و دشنام بکی اور اس مین شک
نہین کہ گالی بکنیوالا کمینون سی گالیان پاتا اور اراذل سی مار کہاتا،
اور عادت کے بعد یہ کیفیت ہوتی ہی کہ نہ یار و اغیار کو سمجہتا اور نہ

ولد

محل و موقع جانتا ہی باتین کئی جاتا ہی اور گالیان بکی جاتا ہی
بلکہ حق تو یہ ہی کہ اولاد دشنام لعنت کلام کرتا ہی گالی سی ابتدا اور
گالی پر اختتام کرتا ہی نہ ماں بہن کی پروا نہ بہو بیٹی کی طرف اعتنا
کرتا ہی بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیخبری مین خود اپنی ذات کو مغلظات
سناتا ہی لہذا ضرور ہی کہ لڑکون کو ہرگز ہرگز گالی کا لفظ زبان
پر لانی دو اور گالی بکنیوالون کی صحبت مین کبھی نہ جانی دو ورنہ رفتہ رفتہ
عادی ہو جاینگی اور ذلیل و رسوا ہونگی بعضی بی ربا باپ لڑکون کو گالیان
سکھلاتی ہین اور جب لڑکی گالیون کی مشق سکھلانیوالون پر شروع
کرتی ہین تو وہ خوش ہوکی ہنسی ہنستی لڑکون پر ظاہر کرتی ہین
اسسبب سی نادان لڑکی سمجھتی ہین کہ یہ بات بہت اچھی ہی ہم جبکی
ساتھ ایسا کرینگی وہ یونہی خوش ہوگا اسی دھوکی مین غیرون کو
گالیان دیتی اور اوسکی عوض جوتیان کہاتی ہین اور ہم تمثیلاً گالی
کو ایک درخت فرض کرتی ہین جسکا بیج نادانی و حماقت اور جڑ بیجا

و دنان سبی

و دنائت ہی اور ڈالتان غصہ و فساد اونکو فی جنگ و عناد اور شناعت
جوتی و لات اور ہول زخم و جراحات ہین اور سہل جان نشترین کی
ہلاکت اور ذائقہ تلخی عذاب آخرت ہی اور حقیقت مین گالی
ایک قضیہ مہملہ ہی جسکا موضوع رنج و ملال اور محمول جنگ و جدال
اور نسبت حکمیہ ضرب و قتال اور حکم موت اور دار فانی سی انتقال
کہ گالی بکنی اور سننی کا ادنی اثر یہ ہی کہ آدمی بیحیا و بی غیرت ہو جاتا ہے
چنانچہ اون شریفون کو دیکھیی جنکی درمیان مین گالی کا استعمال
نہین ہے تو اگر کوئی شخص اونکو گالی دی تو وہ گالی کی عوض مین گالی نہین
دیتی بلکہ جہان صبر کر سکتی ہین تامل کر جاتی ہین اور اگر لڑائی کا موقع نہین ملی
تو خاموش رہتی ہین لیکن ہمیشہ اوس سی کبھی ملاقات نہین کرتی اور اونکی
دل سی کبھی اوسکا رنج نہین جاتا اور اگر کوئی شخص کسی شریف کو تلوار
ماری تو بعد چندی اوسکی دل سی غصہ نکل جاتا ہی اور پہر دونون
مین میل ہو جاتا ہی اس سی ثابت ہوا کہ شرفا تلوار کا زخم اٹھا لیتی

ہیں لیکن گالی کی برداشت نہیں کر سکتی اور اسکا سبب یہی ہے کہ گالی اولاد
نہ سننے کی سبب سے اون میں حیا و غیرت موجود ہے اور ارذل
کو دیکھیے کہ دن رات یہی بات ہے یا ہم گالیاں بکتے ہیں اور ہر وقت
شیر و شکر کی طرح آپس میں ملجاتے ہیں اور اسکا سبب یہی ہے کہ ہمیشہ گالی بکتے
بکتے اور سنتے سنتے اونکی حیا و غیرت جاتی رہی ہے لہذا گالی سے اونکو کچھ اثر
نہیں ہوتا بلکہ اور باتوں کی طرح اونکو کچھ بری نہیں معلوم ہوتی اس سے
ثابت ہوا کہ گالی بکنے والے اور سننے والے دونوں بیحیا ہو جاتے ہیں لہذا
شرفا کو لازم ہے کہ کسی طرح سے فحش و دشنام اپنی زبان سے نہ نکالیں
اور لڑکوں اور عورتوں کو گالی بکنے والوں کی صحبت سے بچائیں بلکہ
ایسے شخص کو اپنے مکان میں نہ آنے دیں خواہ عورت ہو خواہ مرد ہو خواہ
اپنا ہو خواہ بیگانہ ہو اور شادی میں گالی کی گیت نہ گانے دیں اور
جس برادری کی شادی میں ایسی گیت گائی جائیں وہاں عورتوں
اور لڑکوں کو نہ جانے دیں ہم کو امید ہے کہ اگر ایسا اہتمام کیا جائیگا

تو شرفا

تو شرفا مین سی گالی کا نام اٹہ جایگا اور بفرض محال اگر اچہا نا گالی
سی کچہ فتنہ و فساد کی نوبت نہ ای بلکہ طرفین کو فرحت حاصل ہو
تو اس مین شک نہین کہ گالی بکنیوالا اتفاقات کی سامنی ذلیل و خوار
اور خدا کی اگی گنہگار ہی کسی کی غیبت نکرو کیونکہ
غیبت کرنیوالی کی نیکیان اوسکی نامہ اعمال سی نکالی جاینگی اور جسکی
غیبت کرتا ہی اوسکی نامہ اعمال مین داخل کیجاینگی اسیواسطی جناب
خاتم المرسلین رحمت للعالمین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ غیبت
ادمی کی نیکیون کو اس طرح سی نیست و نابود کرتی ہی جیسی اگ سوکہی
لکڑی کو خدا تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ جو
شخص غیبت سی توبہ کرکی مریگا وہ سب کے بعد جنت مین جایگا اور جو بے
توبہ مریگا وہ سب سی پہلی دوزخ مین جایگا اور یہی یاد رکہو کہ غیبت کرنیوالا
اگر سچ کہتا ہی تو بحکم حدیث شریف مردار کہاتا ہی اور انسان کی لہو
سی زیادہ کیا عیب ہوگا کہ اشرف المخلوقات کی صورت رکہی اور کتی کی

ادلا

عذاب لکھی اور اب بیان سی قیاس کرو کہ جب سچی بات کا یہ نتیجہ ہی تو
سراسر جھوٹی بہتان کا کیا نتیجہ ہوگا اور یہ تو ظاہر ہی کہ جب کسی کی
غیبت کروگی تو جس وقت وہ خبر پائیگا تم سی بے طرح جرش لگا
اور جس سی غیبت کروگی وہ اگر اوس شخص کا دوست ہوگا تو وہ بہی
تمہارا دشمن ہو جائیگا اور اتنا تو ضرور ہی سمجھیگا کہ جس طرح تم نے ایک
شخص کی غیبت اوسکی پاس کی ہی اوسیطرح میری اوسکی غیبت دوسرون
کی پاس کرتی ہوگی لیکن حاکم کی پاس اپنی حق رسی یا انتقام ظلم
کی لیے یا کسی کی پاس استمداد کیلیے فریاد و استغاثہ کرنی مین کچہ قباحت نہین
اور حاکم کی پاس ادای شہادت کرنی مین اگر بیان واقعی ہو تو کچہ مضایقہ
نہین اور کسی کا عیب بقصد امر معروف و نہی منکر محتسب کے آگی بیان کرنا اور
مریض کا احوال معالجہ کیلیے طبیب سی ظاہر کرنا جایز ہی اور اگر کوی شخص
علانیہ فسق و فجور کا مرتکب ہو اور اوسکی اظہار سی مضایقہ نکرتا ہو تو اوسکا
حال بیان کرنا روا ہی اگر کوی شخص کسی کی ساتہ قرابت یا کچہ معاملہ

کیا جاتا

کیا جاتا ہو اور بطور صلاح پوچھی تو بقدر ضرورت اوسکی معایب کا
بیان کرنا جایز ہی اور اگر کوی مومن کسی فاسق سی صحبت رکہتا ہو اور
اوسکی معایب سی واقف نہو تو اوسکی معایب کو ظاہر کر دینا جایز ہی اور
مذاہب باطلہ کی عقاید فاسدہ اور اعمال قبیحہ کو اسلیے بیان کرنا کہ
مومنین مغالطہ مین نہ پڑین داخل غیبت نہین بلکہ ضروریات سے
ہی لڑکون سی کہو کہ کسی وقت بیکار نرہین اور جو
کام خود کر سکتی ہون اوسی کرنی کو دوسری سی نکہین نہین تو رفتہ رفتہ
کاہل ہو جاینگی حکمانی کہا ہی کہ محنت کرنیوالا عزت پاتا ہی اور کاہل
ذلت اوٹھاتا ہی اور اسمین شک نہین کہ محنت کرنیوالا اگر مقصد کو
پہنچگیا تو اوسکی لیی خوشی و سروری ہی اور نہین تو عقلا کی نزدیک
معذور ہی اور جو شخص رنج و تعب کی برداشت نہین کرتا وہ عیش و طرب
سی محروم رہتا ہی عقلانی کہا ہی کہ محنت کرنیوالا کامیاب اور کاہل
ہمیشہ ذلیل و خراب رہتا ہی اور یہ تو ظاہر ہی کہ محنت کرنیوالا صحیح و
تندرست اور کاہل اکثر بیمار و سست رہتا ہی اور محنت کرنیوالا بہی

اولاد عذا اور کاہل کرتی دوا کہاتا ہی محنت کرنیوالا فاضل ہوتا ہی اور کاہل جاہل رہتا ہی اور محنت کرنیوالا رفتہ رفتہ پہلوان اور کاہل روز روز کمزور ناتوان ہوتا ہی اور اسی الیہ باد ہین ہم دیکھتی ہین کہ ارادل کی لڑکی محنت کی بدولت عیش و عشرت کرتی ہین اور شرفا کی لڑکی کاہلی کی سبب فاقون مین مرتی ہین فی زمانا ہم دیکھتی ہین کہ اکثر ناعاقبت اندیش لڑکون کی بڑہانی مین غفلت اور لڑکون کی بڑہانی سی نفرت کرتی ہین اور انکا انجام جیسا کچہ ہوتا ہی وہ ظاہر ہی اور اگر کوئی شخص بطور صلاح کہو لہ اپنی لڑکون کو کچہ علم و ہنر سکہلا و تو وہ نادان

پیہ شخص آدمی سمجہتا ہی کہ شنایکچہ اپنی مطلب کی بات کہتا ہی لہذا اوسکی طرف متوجہ نہین ہوتا اور زیادہ اصرار کرو تو ناراض ہوتا ہی شخص عجب متوجہ ہوی تو لڑکی کو خواہ کسی کی مدرسہ مین اور خواہ سرکاری مدرسے مین بہیج دیتی ہین اور پہر کچہ خبر نہین لیتی اگر لڑکا سعادتمند و ہوشیار ہے تو بڑہتا ہی اور اگر شریر ہو تو زیادہ خراب ہوتا ہی اور دوسرون کو بہی خراب کرتا ہی اور اگر نادان ہی تو وہان جا کی صحبت مین بڑہتا ہی کیونکہ

مدرس

مدرسن کا کام صرف پڑھا دینا لڑکون کی ساتھ رہنا اوسکا
کام نہین اور چونکہ مدرسہ مین صدہا لڑکی ہوتی ہین اور اون مین سے
کوی دروغگو اور کوی لڑاکا اور کوی گالی بکنیوالا اور کوی بدکار
اور کوی چور ہوتا ہی جب یہ سب مدرسہ کی باہر نکلتی ہین
تو طرح طرح کی شرارتین کرتی ہین اس سبب سی جو نادان لڑکا وہان
جاتا ہی وہ خراب ہوتا ہی اوسوقت باپ اوسکو اوسی خرابی مین چہوڑ
دیتی ہین اور یا پڑہنا چہڑا دیتی ہین اور یہ توفیق نہین ہوتی کہ تہوڑی سے
تکلیف گوارہ کرکی چہٹی کی وقت اپنی مدرسہ تک چلی جاین یا
کسی آدمی کو بہیجدین کہ لڑکی کو مکان تک اپنی ہمراہ لی آوی اور
شریرون کی صحبت سی بچاوی اور اسکی ~~علاوہ ایک~~ علاوہ ایک بات
یہ ہی کہ سرکاری مدرسون مین کسی مذہب کی کتاب نہین پڑہائی جاتی
اس سبب سی لڑکی دین و مذہب کی باتون سی واقف نہین ہوتی
اور اپنی مذہبی طور پر والدین اور بزرگون کی تعظیم اور توقیر نہین کرتی

ب اونکی شکایتیں ہوتی ہین اور شہر ہنی ہین خلل پڑتا ہی اور
مشن کی مدرسون مین یہ حال ہی کہ وہان علانیہ عیسای مذہب کی
کتابین پڑھای جاتی ہین اور عموماً ہر مذہب کی ابطال کی دلیلین بتلای
جاتی ہین اس سبب سی لڑکی اگرچہ عیسای نو نہین ہو جاتی لیکن ہندو مسلمانون
و مذہب بلکہ لا مذہب ہو جاتی ہین اور جب یہ حال ہوتا ہی تو وارث
آزردہ ہوتی ہین اور لڑکون کی پڑہنی مین خلل پڑتا ہی یہ حال لڑکون کی
خرابی ہوتی ہی اور اتنی توفیق نہین ہوتی کہ جن کی لڑکی ~~جن کی لڑکی~~ مدرسہ مین
پڑہتی ہین وہ اپس مین چندہ کرکی ایک ہوشیار معلم نوکر رکھین تاکہ جب لڑکی
مدرسہ سی فراغت ہو کی اپنی تو گہنٹہ دو گہنٹہ اوسکی پاس بیٹھکی اپنی مذہب
کی باتین دریافت کرین اور ظاہر ہی کہ نہ سرکار اس مین مانع ہوگی
اور نہ پادری لوگ مزاحمت کرینگی اور بزرگون کا یہ حال ہی کہ
آٹھ آنی ماہواری کا معلم تلاش کرتی ہین اگر اتفاق سی کوی بیچارہ
مصیبت کا مارا مل گیا تو اوس سی علاوہ معلمی خدمتگاری اور چوکیداری کا
کام

صاف معلوم ہوتا ہے کہ عامدانہ عیسائی کرنے کی
کوشش ہوتی ہے اور عیسائی بنانے کی اس
طرح جاری ہے کہ بڑی کی بھی کمی
بات کو قبول نہیں کرتا

کام بھی چاہتی ہین اور اوسکو ایسا ذلیل کہتی ہین کہ خدمتگار سے بھی
بدتر سمجھتی ہین اور اوسکی علاوہ یہ عجب نادانی ہی کہ جتنے جتنے مہینی تک تنخواہ
نہین دیتی ہین تب تب معلم بھی مایوس ہوکر لڑکون کی تعلیم مین سستی
اور بی پروائی کرتا ہی اور لطف یہ ہی کہ اگر معلم کبھی لڑکی کو تادیبا
دو ایک چھڑی ماردی تو عورتین بددعائین اور فحش گالیان دیتی ہین
اور معلم نکالا جاتا ہی بزرگون کا یہ حال ہی کہ لڑکی کو کسی وقت
کی سپرد کرتی ہین اور جب اوس دوست نی اپنی جبر گوارا کرکی تعلیم شروع
کی تو چاہتی کہ حساب دوستان دردل سمجھکی کچھ اوسکی خاطر و مدارا کیجای
اوسکا تو کیا ذکر ہی ہم دیکھتی ہین کہ جو عزت اوسکی پہلی ہوتی تھی اب
اوسکی رعایت بھی نہین ہوتی یہ حال تو لڑکون کی تعلیم کی سبب سے ہے
اور لڑکیون کی باب مین تو یہ حال ہی کہ اگر کسی شخص کو کہی کہ آپ
اپنی لڑکیون کو پڑھالی تو یہ کلمہ اوسکو گالی سی زیادہ ناگوار ہوتا ہی ارحم
الراحمین ان نادانون پر رحم کری جن لڑکون کی شادی مین ہزارون

روپی ناچ اور آتشبازی اور پھلواری میں خرچ کر ڈالتی ہیں سو ہون میں
لڑکون کی پڑہائی میں ایک روپیہ نہیں خرچ کر سکتی ہیں اور جن لڑکون
کو ہزارہا روپی کی نعمتیں کہلاتی اور صدہا روپی کی پوشاکیں پہناتی ہیں
انہیں لڑکون کی تعلیم میں ایک روپیہ خرچ کرنا بار ہوتا ہی اور اس بات
میں ناموری ڈہونڈہتی ہیں کہ فلانی کا لڑکا بہت خوش پوشاک
ہی اور یہ ناموری نہیں ڈہونڈہتی کہ فلانی کا لڑکا بہت ذی استعداد
ہی اور کسبیاں اور بہانڈ صدہا روپی لیجاتی ہیں اور معلم وقت
تنخواہ بہی نہیں پاتی اور لڑکا بدفعلی میں صدہا روپی برباد کری تو کچہ
پروا نہیں اور اوسکی پڑہائی میں دس روپی خرچ کرنی کی ہمت نہیں
اور لڑکی لڑکون کی مار گالیاں کہاین تو کسی حساب میں نہیں لاتی
اور علم ایک دہول ماری تو واویلا مچاتی ہیں غرض ان
نادانون کا حال ہم کہانتک لکہیں اب مناسب ہی کہ اصل مقصود
کو شروع کریں واضح ہو کہ علم کی جو جو فضایل خدا و رسول نی ارشاد
فرمائی

اور کیسی حماقت کی بات ہی کہ بہانڈون اور میراثیون سی ہزارون گالیان سنایں اور اوسکی عوض میں روپی لیجایں اور معلم علم
و حکمت کی باتیں بتلای اور اوسکی عوض میں گالیان پای اور عورتیں فحش گیت یاد کریں اور آپس میں لغو باتیں بکیں
اور کلام اللہ کی ایک آیت نہ یاد کریں اور شریعت کی ایک بات نہ سیکہیں

فرمائی ہیں اونکا پورا بیان بیان نہیں ہوسکتا مگر غافلوں کی تنبیہ
کی لیے قدرے لکھنا ضروری ہے کہ خداوند عالم اپنی حبیب صلعم سے فرماتا
ہے قل رب زدنی علما ہے کہ حکیم علی الاطلاق فرماتا ہے
من یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا ہے کہ خدا تعالی کہتا فرماتا ہے
ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون خداوند
عالم فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء حدیث شریف میں
ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل حدیث شریف میں ہے
اطلبوا العلم ولو بالصین حدیث شریف میں ہے العلم بدون
العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال حدیث شریف میں ہے
طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة اور کتاب عین الحیات میں
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم
فرمود کہ ہر کہ در راہی رود بطلب علم خدا راہی برای او بسوی بہشت
بکشاید بدرستیکہ ملائکہ بالہای خود را بر زمین میگذارند برای

اور فرماتا ہے یرفع اللہ الذین امنوا منکم
والذین اوتوا العلم درجات اور جابجا
بیان ہے کہ عالم سے جاہل برابر نہیں
کہ جو لوگ کہ علم رکھتے ہیں
ہیں وہ اونکو جو نہیں جانتے ایسے شخص
بیان سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کا خوف
جاہل لوگوں کا اور ہی خدا کا خوف نیکو
نیکوکار اور سچی خدا کا خوف اونکا
وہ ہر ایک کی افعال نیکی کا اثر
اور اپنی عاقبت کو خراب کر جاہل ہے
انصاف کرو کہ ایسا کرنا کس کا کام ہے
اور کسی عاقبت کو خراب

دیکھو اس حدیث سے ظاہر ہے کہ
طلب علم مرد و عورت دونوں پر
فرض ہے کچھ ادنی خصوصیت نہیں

طالب علم از روی رضا و خوشنودی و استغفار میکنند برای طلب کنندۀ
علم هر که در آسمانها است و هر که در زمین است حتی ماهیان دریا
و فضل عالم بر عابد مانند زیادتی ماه است بر سایر ستارگان در شب
چهارده بدرستیکه علما وارث پیغمبرانند و پیغمبران میراث طلا و نقره
نگذاشتند بلکه علم میراث ایشان است و حضرت امام رضا فرموده که
عالم در میان جاهلان مانند زنده است در میان مردگان اور اخلاق جلالی
میں ہی کہ یکی از صحابہ از حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ
سوال کرد کہ کدام عمل فاضل تر است فرمود کہ علم دیگر ہمین سوال کرد
و ہمین جواب داد تا سہ بار آن شخص گفت من از عمل سوال میکنم نہ از
علم فرمود کہ عمل اندک با علم بہتر از عمل بسیار با جہل است اور حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو شخص علوم دین کو
یاد نکریگا خدا تعالی روز قیامت مین اوسکی طرف نظر نکریگا اور اوسکی
اعمال کو قبول نفرمایگا اور اب کچہ عقلا کی اقوال سنینی شیخ سعدی
کا قول

کا قول ہی   بنی آدم ز علم یابد کمال   نه از حشمت و جاه و مال و منال

برو دامن علم گیر استوار   که علمت رساند بدار القرار

صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه   بشکست عهد صحبت اهل طریق را

گفتم میان عالم و عابد چه فرق بود   تا اختیار کردی ازان این فریق را

گفت آن گلیم خویش بدر می‌برد ز موج   وین جهد میکند که بگیرد غریق را

واضح ہو کہ مسلمانوں کی تعلیم کی بابت میں بعض اہل اسلام میں اختلاف ہے بعض اہل یہ تجویز کرتے ہیں اور بعض نا پسند کرتے ہیں اور دلائل طرفین کتب میں ہیں اسکا مفصل بیان یہ ہے جو صاحب مرقوم ہے ترغیب التعلیم میں ملاحظہ فرمائیں یہاں چاہیں اوسکو چند نکات معہ فتاوی علمای عصر درج ہم کرتا ہوں

اور ہم یہاں چند نکتے بیان کرتے ہیں اون پر بھی لحاظ کرنا چاہیے

ناخوانده کی زبان سے حروف کے مخارج صاف نہیں نکلتے حتی

کہ گاه گاه جاہل کی بات سمجھ میں نہیں آتی اس سبب سے خوانده

لوگوں کو اوس کی گفتگو سے نفرت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو

عورت جاہل ہوگی اوسکی گفتگو میں یہ عیب ضرور ہوگا اگر اوسکا

شوہر خوانده ہوگا تو اوسکی گفتگو سے متنفر ہوگا — ناخوانده آدمی

کی تقریر میں اتنی صفائی نہیں ہوتی کہ اپنے مطلب کو توضیح بیان کر سکے

کبھی الفاظ زائد استعمال کرتا ہے اور کبھی ضروری الفاظ کو ترک کر دیتا ہے

اولاد

اور جسی مقدم کرنا چاہیی اوسی موخر کرتا ہی اور جسی موخر کرنا ہی اوسی
مقدم کرتا ہی اس سبب سی اوسکی بات سمجہہ مین کم آتی ہی اور طبعت
اوس سی نفرت کرتی ہی اگر عورت جاہل ہوگی تو اوسکی گفتگو
مین بہی کیفیت ہوگی اور آخر کو شوہر اوس سی نفرت کریگا
نکتہ ناخواندہ آدمی سی اگر کوی بار بار یک بات کہو تو وہ اوسکی مطلب کو
نہین سمجہتا لہذا جواب نامناسب دیتا ہی اس سبب سی لوگ اوس سی گفتگو
کم کرتی ہین اگر عورت جاہل ہوگی تو شوہر کی ساتہہ اوسکی یہی کیفیت
ہوگی ناخواندہ آدمی اکثر ایسی کریہہ و ناملایم الفاظ
بولتا ہی جو سننیوالون کو ناگوار ہوتی ہین اور بوجہہ جہالت اوس سی
قبیح افعال بہت صادر ہوتی ہین چنانچہ شیخ سعدی نی کہا ہی
ز جاہل نیاید بجز افعال بد دروں نشنود کس بجز اقوال بد
اور ظاہر ہی کہ جو عورت جاہل ہوگی اوسکی یہی کیفیت ہوگی اور
شدہ شدہ شوہر کو اوس سی نفرت ہوگی حسبی خواندہ

کو ناخواندہ

کو ناخواندہ سی نفرت ولبا ہی ناخواندہ کو خواندہ سی حقارت
ہوتی ہی آور جب عورت جاہل ہوگی اور مرد خواندہ ہوگا تو
اون دونوں مین ہی کیفیت ہوگی ۔۔ اچھی تقریر سی
انسان کی طبیعت ایسی محظوظ ہوتی ہی کہ ہمیشہ اوسکی سننی کا
مشتاق رہتا ہی حتی کہ اگر کوی شعر یا کوی فقرہ فصیح وبلیغ
سنتا ہی تو اوسپر شیفتہ اور خوش تقریر آدمی پر فریفتہ ہوجاتا ہی
اور اکثر اومیون کو دیکھا ہی کہ اسی وجہ سی بی بی کو چھوڑ کے کسبیون
کی غلام ہوگئی ہین کیونکہ کسبیون کو ہر طرح کی صحبت حاصل
ہوتی ہی اس سبب سی اونکی تقریر صاف ہوجاتی ہی اور مین نے
لکہنو مین ایک حکیم کو دیکھا کہ اوسکی پاس ایک بدصورت لونڈی
بہت خوش تقریر تہی اس سبب سی حکیم اوس لونڈی کو اپنی خوبصورت
بی بی سی زیادہ عزیز رکہتا تہا لہذا عورتون کو ضرور پڑہانا چاہیی
تاکہ اگر وہ بدصورت بہی ہون تو اپنی حسن کلام سی شوہر کو خوش

اولاد

رکہین ... اگر مرد سفر مین ہو اور وہان سی اپنی بی بی
کو خط لکھی تو کتنی عمدہ بات ہی کہ عورت اوس خط کو پڑہ لی اور غیر
شخص جو وہ باتین نہ کہلین اور یہ کیسی بات ہی کہ عورت دوسری کی
پاس خط پڑہوانی کو جای یا کسی کو مکان پر بلای اور اوسکی آواز
سنی اور یا کسی درمیانی کی معرفت اوسکا مضمون دریافت
کری اور اغیار کو اون باتون کی اطلاع ہو اور معلوم نہین کہ
اوس خط مین کیا لکہا ہوگا اور پڑہنی والا کیا بیان کریگا ممکن ہی
کہ کسی غرض سی عین مطلب کی بات نہ بیان کری یا کچہ اپنی طرف
سی پڑہا دی یا درمیانی کو سب باتین یاد نہ رہین اور اس سبب سی
مکتوب کی اصل حقیقت نہ کہلی اور یہ کیا خوب بات ہی کہ اگر شوہر کی
پاس خط بہیجنا منظور ہو تو عورت اپنا حال بطور مناسب آپ ہی
لکھی اور غیرون کو اون باتون کی خبر نہو اور یہ کیسی نامعقول بات
ہی کہ عورت خط لکھوانی کیواسطی دوسری مرد کی پاس خود جای

پا اوسکو اپنی پاس بلای اور اپنی آواز اوسی سنای اور یا
کسی درمیانی کی معرفت اپنا حال بتلای اور اغیار کو اپنی حال سی
آگاہ کری اور بہر حال یہ نہین معلوم کہ کاتب کیا لکہہ سکا ممکن ہی
کہ کوی بات مضر ایسا ہوا ترک کر دی یا کچہہ اپنی طرف سے
بڑہا دی یا درمیانی پورا مطلب نہ بیان کری اور اس وجہ سی عین
مقصد کی بات فروگذاشت ہو جای اور مکتوب مہمل ہو جای

چھٹوان فائدہ اگر عورت شوہر سی یا شوہر عورت سی کوی بات
پوشیدہ کہنا چاہی اور کسی وجہ سی بالمواجہہ کہنی کا موقع نہ ملی
تو بذریعہ کتابت بیان کر سکتی ہین اور جہلا کو یہ بات ممکن نہین
ہاتی [illegible] لڑکون کو بچپن مین مان کی صحبت سب سی زیادہ
رہتی ہی لہذا جس طرح کی زبان مان کی ہوتی ہی ویسی ہی زبان
لڑکون کی بہی ہو گی اگر عورت خواندہ ہو گی تو لڑکون کا تلفظ
صحیح اور الفاظ درست ہونگی اور پڑہنی کی وقت اونکو آسانی

اولاد

ہو گی اور اگر ماں ناخواندہ ہو گی تو لڑکوں کا تلفظ غلط اور الفاظ
نادرست ہونگی اور پڑہنی کی وقت صحیح تلفظ نکالنی میں اونکو
دشواری ہو گی اور استاد کی ہاتھ سی مار کہانگی دوسرے اگر
عورت خواندہ ہو تو لڑکوں کی تعلیم میں بہت آسانی ہو گی کیونکہ
اگر باپ کو پڑہانی کی فرصت نہو اور لڑکا کم سنی کی سبب سے
یا اور کسی وجہ سی مدرسہ یا مکتب میں نہ جا سکی تو ماں لڑکوں کو
پڑہا سکتی ہی اور یہ فایدہ ہی کہ لڑکی اگر استاد سی پڑہکی
مکان میں این اور کوئی بات بہول جاین تو ماں اونکو بتلا دیگی اور
استاد کی خفگی سے بچا لیگی اور یہ بہت بڑا عمدہ فایدہ ہی کہ بچی جس وقت
بولنی لگیں اوسی وقت سی ماں اونکو ایک ایک دو دو حرف پڑہانا
شروع کری تو جس سن میں ناخواندہ عورت کی لڑکی حرف
شناسی کی قوت پیدا کریں اوس سن میں خواندہ عورت کے
لڑکی خط لکہنی پڑہنی کی لیاقت پیدا کریں اور چونکہ لڑکوں کو اول

میں جیسی

میں جیسی نسبت اور مناسبت ماں سی ہوتی ہی ویسی
باپ سی ہی نہیں ہوتی اور غیروں سی تو بالکل اجنبیت اور
وحشت ہوتی ہی بلکہ ڈرتی ہیں لہذا اُس عمر میں ناخواندہ عورت
کی لڑکی اعتبار سی اُس بد اکرینگی اوس عمر میں خواندہ عورت
کی لڑکی حرف شناس ہو جائیگی دوسرا نکتہ عورت
اگر خواندہ ہوگی تو مصارف روزمرہ کا حساب لکہکے شوہر کو
سمجہادیگی اور اوسکو اطمینان ہو جائیگا اور ناخواندہ عورت
زبانی حساب بتلانی میں سہو و غلطی کریگی اور شوہر اوسکی طرف
سی بدگمان ہوگا پانچوان نکتہ خواندہ عورت سی مرد کو
امور خانہ داری میں کچہ نہ کچہ مدد پہنچتی ہی اور ناخواندہ سی
کچہ نہ کچہ نقصان ہوتا ہی چنانچہ اساتذہ نی کہا ہی شعر
دشمن دانا کہ بی جان بود بہتر ازان دوست کہ نادان بود
اور شیخ سعدی نے کہا ہی شعر اگر خصم جان تو عاقل بود

به از دو سنداری که جاهل بود ... ن خدا شناسی ولاد
علم پر موقوف هی جیسا که شیخ سعدی نی کها هی چو شمع از
بی علم باید گداخت که بی علم نتوان خدا را شناخت لهذا جاهل
عورت خدا سی غافل هوگی اور ایسی شخص کی حق مین شیخ سعدی
نی کها هی سر انجام جاهل جهنم بود که جاهل نکو عاقبت کم بود
اب انصاف سی کهو که لڑکون اور لڑکیون کو جاهل رکهنا کیسی ظلم
کی بات هی اور اسکا عذاب کس کی سر پر هوگا
جاهل بهشت کی نعمت اور دوزخ کی عذاب سی واقف نهین
هونا اس سبب سی اوسکو خدا کا خوف نهین هونا اور اعمال
کی حسنه کی اوسکو رغبت هونی اور نه افعال قبیحه سی نفرت هوتی
لهذا بدکاری سی اجتناب نهین کرنا اگر عورتین جاهل رهنگی تو وه
نه خدا سی ڈرینگی اور نه بدکاری سی پرهیز کرینگی ... هون
جو بات بار بار سنتی اور کهتی هین انکی هی وه اکثر یاد رکهتی

اور جو بات گاہ گاہ سننی مین آتی ہی وہ اکثر بہول جاتی ہی
اگر جاہل کو شریعت و اخلاق کی باتین کبہی کبہی تبلا ئی جاین تو
بہول جائیگا اور ایسا خیر خواہ اور دلسوز آدمی اوسی کہان
ملیگا کہ اپنی ضروری کامون کو ترک کرکی ہر وقت اوسکی
یاد دہانی مین مشغول رہی لہذا اوسکو شریعت و اخلاق کی باتین
کبہی ضبط ہونگی اور جو شخص خواندہ ہوگا اوسی بار بار پڑہنی
کی سبب سی وہ باتین یاد ہو جائنگی اور جب بہول جائیگا تو
کتاب مین دیکہکی یاد کرلیگا اور کسی دوسرکا محتاج نہوگا لہذا
عورتون کو ضرور پڑہانا چاہیی تاکہ شریعت و اخلاق کی باتین
بار بار پڑہنی سی اونکو یاد رہین اور اون پر عمل کرین سوم
جاہل عورتین یہہ نہین جانتی ہین کہ شوہر کا حق زوجہ پر
کس قدر ہی اور اوسکی کتنی فرمانبرداری چاہی لہذا وہ شوہر کی
اطاعت و فرمانبرداری کی عوض اوس سی سرکشی کرتی ہین

اور ایسی حالت میں اگر مرد عاقل ہوتا ہے تو کسی طرح سے تباہ
ہو جاتا ہے اور اگر جاہل ہو تو وہ مکان تباہ ہوتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی نے
کہا ہے دو صاحب دل نگہدارند مو ہمیدون سرکش و آزرم جو سے
و اگر از ہر دو جانب جاہلانند اگر زنجیر باشد بگسلانند
لہذا عورتوں کو ضرور پڑھانا چاہیے تاکہ اگر شوہر عاقل ملے تو
جانیں زندگی کا لطف اٹھائیں اور اگر جاہل ملے تو اپنی دانائی
سے اوسکو اپنا دست نگر بنائیں ... ناخواندہ عورتیں
ضروری کاموں سے فراغت پاتی ہیں تو یا اکیلی بیٹھکی اپنی دل میں
وا ہیات خیالوں میں مصروف ہوتی ہیں اور یا کسی جاہل عورت کے
پاس بیٹھکی لغویات میں بکتی ہیں یا بچہ گانے بجانے کا شغل کرتی ہیں
یا منہ لپیٹ کی سو رہتی ہیں اگر وہ پڑھی ہوئی ہونگی تو جس وقت ضروری
کاموں سے فرصت پائینگی کتاب بینی میں مشغول اور لغویات سے
محفوظ رہینگی لیکن ضرور ہے کہ عورتوں کو شریعت و اخلاق کی باتیں پڑھائی جائیں

اور عشق و فسق و لغو بات سی مبالغت کیجای ۔ ہون

یہ تو ظاہر ہی کہ خواندہ مرد بن جاہل کی بہ نسبت زیادہ لیاقت وادبت

ہونی ہی لاالبتہ ایسا ہی قیاس کرنا چاہی کہ خواندہ عورت بن بہی جاہل سے

زیادہ لیاقت وادبت ہو گے اور خانگی امور مین اپنی شوہر کو نیک صلاح بتلاوگی

اور غیر ادمیون سی مشورہ کرنی کی حاجت نہوگی اور تردد وانتشار کی وقت

اچھی اچھی باتین کہکی اوسکا دل بہلایگی اور کبہی شوہر کی طبیعت اوس سے

نہ گہبرایگی بلکہ اوسکی صحبت کو غنیمت اور اوسکی رضامندی جملہ امور سے

ضرور تر سمجھیگا ۔ کہ یہ باتین جو لکہی گئین سو صرف عورتون مین

سی خصوصیت نہین رکہتین بلکہ مرد و عورت دونون کی واسطی ہین

مگر عورتون کا ذکر صریحا اسلیے کیا گیا کہ فی زماننا لوگ اونکا پڑہنا بفاید

بلکہ مضر سمجہتی ہین اور جب یہ بات دلایل نقلی و عقلی سی ثابت ہو چکی کہ عورت

و مرد دونون کو پڑہنا مناسب و واجب ہی تو یہ بہی جاننا چاہی کہ لڑکیون

کو اصول دین و فروعات ضروریہ واحکام شرعیہ اور کلام اللہ اور علم اخلاق

[illegible]

ضرور پڑھانا چاہیے اور لڑکوں کو اس قدر کافی نہیں ہے بلکہ اونکو جو جو علوم
و فنون ضرور ہوں مثل صرف و نحو و منطق و کلام و فقہ و حکمت وغیرہ سب
پڑھانا چاہیے اور علم موسیقی سے دونوں کو باز رکھو اور علم طب ضرور پڑھاو
اور جن کتابوں میں عشق انگیز اور فحش باتیں ہوں اون سے دونوں کو باز رکھو اور
لڑکیوں کو والدین یا حقیقی بہائی یا کوئی متدین عورت پڑھائے اور
لڑکوں کو حتی الامکان ہم مذہب اور متدین استاد سے پڑھوانا چاہیے اور
جب تک مذہبی باتوں سے خود واقف نہوں تب تک ملاحدہ کی صحبت
سے بچاو اور لڑکیوں کو امور خانہ داری کے جو جو باتیں ضرور ہوں سب بتلاو
اور جو جو ہنر ضرور ہوں سب سکھلاو سیکھے تو اونکو دم دلاسے سے پڑھاو اور سکھلاو
زجر و توبیخ کی راہ نہ نکالو اگر راہ راست پر چلے جاویں تو اون پر زیادہ شفقت رکھو
اور جس چیز کی رغبت کریں اگر وہ مضر نہو تو دو اور اگر مضر ہو تو اوسکے عوض
دوسری چیز دو اور آپسی لڑکوں کو بعد فراغت کھیلنے کی بہی اجازت دو
لیکن ایسا کھیل ہو کہ اوس سے کچھ ضرر نہ متصور ہو اور اتنی وقت تک ہو کہ

جاوے

خارج اوقات اور مانع ضرورت با ہو اور اگر سیکھنے مین سستی و غفلت
کرین تو اونکی ساتھ سختی و تشدد کرو اور اگر زدو کوب کی ضرورت ہو تو
مضایقہ نکرو اور اونکی گریہ وزاری پر لحاظ نکرو ایسی امور مین اونکی
خوشی کی رعایت کرنی حقیقت مین اونکی ساتھ عداوت کرنی ہی لیکن
مصلحتاً مارو عداوتاً نہ مارو اور اس بات کو یاد رکہو کہ علم و ہنر کاہلی و
غفلت سی نہین آتا بلکہ جفاکشی و محنت سی حاصل ہوتا ہے لہذا
اسمین جہانتک ممکن ہو کوشش کرو اور حیلہ و حکمت سی کام نکالو کبہی
امید و طمع سی کبہی زجر و توبیخ سی کبہی انعام و اکرام سی کبہی زدو کوب سے
کبہی تعریف کرو کبہی غیرت دلاو کبہی بہوکا رکہو کبہی مٹہائی کہلاو
غرض کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرو اور اس بات کو یاد رکہو کہ ابہی کی
تکلیف و اذیت اچہی لیکن پیچہی کی ذلت و ندامت اچہی نہین
حکمانی کہاہی کہ جس مصیبت کی بعد راحت ہو وہ اوس راحت سی بہتر
جسکی بعد مصیبت ہو اور عقلا کا قول ہی کہ محنت کا نتیجہ عزت

ولاد

و راحت ہی اور کسالت کا انجام ذلت و ندامت ہی آدمی اگر
غفلت کری تو ہو ما فیہا ابتری اور آنا فانا بدتری ہی کیونکہ
ترقی کی لیی بہت محنت چاہیی اور تنزل کی لیی ادنی کسالت کفایت
کرتی ہی آور یہ بھی یاد رکھو کہ لڑکی از خود پڑھنی کی رغبت و خواہش
نہیں کرتی بلکہ والدین کی کوشش سی پڑھتی ہیں اور ابتدا میں انکو
ایسی نفرت ہوتی ہی کہ مار کھانی اور فاقہ کرنی کو اسہل و آسان
جانتی ہیں لیکن پڑھنی کو بلای جان سمجھتی ہیں اور انکا سبب یہی کہ
وہ ہر طرح کی آزادی چاہتی ہیں اور پڑھنی میں ہر طرح کی پابندی
ہوتی ہی نہ کھیلنی کی فرصت نہ سیر تماشی کی مہلت پاتی ہیں
اور اگر کسی قدر مہلت ملی تو وہ کفایت نہیں کرتی دل کی حسرت
دل ہی میں رہجاتی ہی دوستوں کی ملاقات سی محروم رہتی ہیں
کسی سی بات کہنی کی نوبت نہیں آتی جس وقت آرام کیا چاہیی
ہیں اوس وقت آرام نہیں کرنی پاتی اور جو کام کیا چاہتی وہ کام

نہیں کرنی

اولاد

نہیں کرنی پاتی اسی طرحسی اپنی کل خواہشوں سی محروم رہتی ہیں
پہر تمام روز ایک ہی طرف دیکہتی دیکہتی اور ایکہی بات کو بکتی
بکتی گہبرا جاتی ہیں اور وہ ستاتی ہی ایسی کہ جس سی اونکی طبیعت شاد
نہیں ہوتی اور مشکل ایسی کہ یاد نہیں ہوتی اور اسکا فایدہ اونکو معلوم
نہیں ہوتا اور نہ کچہ مفہوم نہیں ہوتا اسکی علاوہ استاد کا خوف ایسا
غالب رہتا ہی کہ صورت دیکہتی دم نکل جاتا ہی یہانتک کہ اگر کوے
کچہ بات بہول جاتی ہیں تو پوچہتی نہیں ڈرتی ہیں اور جو بات نہیں
سمجہتے اوسی خوف سی کہتی ہیں کہ ہم سمجہ گئی اور بعضی استاد ہی ایسی
بیدرد و جلاد ہوتی ہیں کہ جب زد و کوب پر آجاتی ہیں تو دم نکال
لیتی ہیں اگر لڑکا روتا ہی تو رونی نہیں دیتی مار مار کی چپ کراتی
ہیں اور اگر لڑکا ضبط کرجای تو زیادہ مارتی ہیں اور کہتی ہیں کیسا اتہی
مار اسی اثر نہیں کرتی اسکی علاوہ ~~ایک عذر~~ ایک بے عزتی کی مصیبت ہو
تو نشست برخاست کہجای ہر روز کی اذیت نہیں برداشت کی جاتی جب جوان آدمی

۱۵۱۵

ہر روز کی مجامعت سے گھبراتا ہی جو عین لذت ہی تو لڑکی ہر روز کے
اذیت سے کیوں نہ گھبراین جو سراسر آفت ہے اور جب آدمی بار بار مار کہانے
کہانی سے گھبراتا ہی تو لڑکی ہر وقت کی مار کہانی سے کیوں نہ گھبراین اور
باانہمہ اذیت بالفعل اوسکی ضرور و منفعت اونکو معلوم نہین جو معلوم
ہوتی اور یہ بھی دیکھتے ہین کہ جو لڑکی نہین پڑھتی وہ اس زحمت
مین نہین پڑتی ان وجہوں سے لڑکی پڑھنے کی اذیت کو پہانسی
کی مصیبت سے سخت تر سمجھتے ہین یہان ایک حکایت حسب حال
لکھی جاتی ہی کچھ لڑکی مکتب کو جاتی تہی راہ مین ایک
شخص کو دیکہا کہ کچھ سپاہی اوسے پکڑے لیے جاتے ہین وہ بیچارہ
~~آفت کا مارا~~ کبھی روتا کبھی فریاد کرتا ہی کبھی پتہرون سے سر پہوڑتا
ہی کبھی سپاہیون کے آگے ہاتھ جوڑتا ہی کبھی مچلتا کبھی قدم قدم چلتا ہے
اون مین سے ایک لڑکی نے سپاہیون سے پوچھا کہ اس شخص کی
کیا مصیبت ہی جو اس طرح روتا ہی اور مفت مین جان کہوتا ہے

سپاہیون نے

سپاہیون نی کہا کہ حاکم نی اسکی قتل کا حکم دیا ہی لہذا اسی مقتل ادلا
مین لیی جاتی ہین اپنی جان سی مارا جایگا لڑکون نی کہا ای
نادان شکر کر کہ حاکم نی تجہی قتل کی لیی مقتل مین بہیجا ہی پڑہنی
کی لیی مکتب مین نہین بہیجا اور حق یہ ہی کہ یہی تکلیفین اگر
جوانون اور بوڑہون پر ہون تو وہ ہرگز نہ برداشت کر سکین اور
لڑکی یہ سب تکلیفین اٹہا سکتے اور اپنی کوشش کو مقصد تک
پہنچا سکتی ہین لہذا انکو لڑکپن مین پڑہا اور جوانی مین بڑہاپی
کی امید نرکہو کیونکہ لڑکی ابہی تمہاری اختیار مین ہین اگر ابہی نہ
پڑہاوگی تو جب خودمختار ہونگی تو کیونکر پڑہینگی غرض کہ کوشش کا
کوی دقیقہ اور سعی کا کوی درجہ اٹہا نرکہو اگر تمہاری حسن انتظام
سی پڑہینگی تو تم کو ثواب دنیا موری اور انکی لیی فضیلت ہی اور
نہین تو تم بری ہو اور انکی لیی فضیحت ہی حکما نی کہا ہی کہ
کوشش کرنیوالا اگر مقصد کو پہنچ گیا تو اوسکی لیی راحت اور دوسرے درجے اور

اولاد

۴ یہ بہی ہی کہ اگر عیش و تنعم میں پڑی تو

نہیں تو عقلا کی نزدیک معذور ہی بعضی نادان یہ سمجھتے ہیں کہ لڑکا
ابہی نادان ہی اوسکو نہ ستانا چاہیی جب جوان ہوگا تو آپہی پڑہیگا
اور حقیقت یہ ہی کہ وہ خود نادان ہیں یہ نہیں خیال کرتی کہ اونہون نی
جوانی میں کتنا پڑہا ہی جو اونکا لڑکا پڑہیگا اور جو محنت و تکلیف لڑکون کو
اب ہوتی ہی وہ جوانی میں ہی ہوگی فرق یہ ہی کہ ابہی برداشت کر سکتی ہیں
تب برداشت نکر سکیں گی ابہی تو اونکا کام صرف کہانا اور کہیلنا ہی جوانی
میں اونکی علاوہ شہوت و غضب کا وفور اور شباب کا سرور اور جوانی کا غرور
اور حیا میں فتور اور طبیعت میں فسق و فجور اور سیر و تماشی کا ذوق
پیدا ہوگا پڑہنی کا شوق کون کریگا اور اگر فکر معاش میں پڑی تو اوسی
سی فرصت نہ پاینگی پڑہنی کا وقت کہان سی لاینگی اور اگر اوس وقت
کسی طرح سی ہوس ہی کریں تو طبیعت کا اوس عزم پر قایم رہنا
دشوار اور روزانہ محنت کا بار اوٹہانا ناگوار ہوگا کیا نہیں دیکہتی ہو کہ
جو لوگ جوانی و پیری میں پڑہنا شروع کرتی ہیں وہ ہرگز نہیں پڑہ سکتی

اولاد

الا شاذ و نادر باوجود یکہ اوسکا فایدہ کچہ جانتی ہین اور ازادی کی ساتھ
پڑہتی ہین اور بار بہت سی کچی رہتی ہین لیکن اون سی محنت نہین ہو سکتی
لہذا بہتر ہی کہ لڑکون کو کم سنی مین پڑہاوے اور طریق سوال و جواب سے
اونکو ضرور سکہلاوے اسواسطی کہ اچہی بات کی بدولت ادمی انعام و دولت
پاتا ہی اور بیہودہ بات سی ہلاکت مین پڑتا ہی اور یہ فضیلت عقلا کی
صحبت اور کتب فراست کی مطالعہ دفر اولت اور قصص و حکایات
کی سماعت سی حاصل ہوتی ہی اور لڑکون کو میلی اور بازار کی
راہ نہ دکہلاوے اور کہیل تماشی کا شوق نہ دلاوے اور رقص و سرود کی
مجلسون مین نہ لیجاوے اور بری صحبتون مین نہ بیٹہلاوے بعضی بوڑہی
خود میلی کا شوق اور تماشی کا ذوق رکہتی ہین اور لڑکون سے
کہتی ہین کہ اج فلانا میلہ ہی وہان رنڈیون کا ناچ ہی اور بازیگرون
کا تماشہ ہی مٹہائیون کی دکانین اور اقسام طرح کی نعمتین
ہین غرض جہانتک اونکی زبان یاری کرتی ہی میلی کی طیاری

اولاد

کا بیان کرکی اونکو مشتاق کرتی ہین اور جب لڑکون کو لیکی میلی
مین پہنچی اور کسی نی پوچہا کہ آپ ناحق سفاہت کہان تشریف لای
تو کہتی ہین کہ ہم تو نہین آتی تہی یہ لڑکی لی آئی اور لڑکون سی پوچہی کہ تم
اس دہوپ مین کیون آئی تو کہتی ہین کہ ہم کیا کرین یہ بڑی بوڑہی
لی آئی اور اسی طرح اکثر نا ملائم حرکتین لڑکون کو خود سکہلاتی اور بُری
راہین دکہلاتی ہین اور جب وہ آوارہ ہو جاتی ہین تو اون کی شکایت
اور اپنی برأت ظاہر کرتی ہین اور اوسوقت شکوہ بیکار اور اونکو
راہ پر لانا دشوار ہوتا ہی آور ہم یہان چند چیزون کی کیفیت لکہتی
ہین اون سی لڑکون کو بچانا نہایت ضرور ہی میلی کی
کیفیت یہ ہی کہ آدمیون کی کثرت سی دہکا پیل اور کشمکش اور غل شور
ہی نہ کہین بیٹہنی کا مقام نہ جای قیام پاکہڑی کہڑی پانون
مین درد ہوتا ہی یا پہرتی پہرتی آدمی تہک جاتا ہی اور اگر کہیں
فساد ہوا تو جای پناہ نہین ملتا ملنی اور آندہی آئی تو اندہی ہو
جاتی ہین

جاتی ہین کہین راہ مین ملتی آدمی پر آدمی گرتی ہین کتنون کی سر
پہوٹتی ہین کتنون کی ہاتہ پانون ٹوٹتی ہین کسی کا اسباب لٹ جاتا ہے
اور کسی کا لڑکا چہٹ جاتا ہی اور اگر بارش ہوے تو ہاتہ مین جوتا لیکی ننگی
پانون بہاگتی ہین اگر پانون پہسلا تو گر پڑی کسی کی ہاتہ مین چوٹ
آئی کسی کی پانون مین موچ آئی اگر مضبوط ہین تو اوٹہ کہڑی ہوی اور کمزور
ہین تو خود روندی جاتی اور کیچڑ مین کپڑی سوندی جاتی ہین اور
اگر یہی کیفیت جاڑی مین ہوے تو ان آفتون کی سوا ایک بڑی مصیبت
یہ ہوتی ہی کہ کپڑی بہیگ کی گدہی کا بار اور سردی سی برف کا سا
ہو جاتی ہین اوسوقت اونکو نہ اوڑہ سکتی نہ پہینک سکتی ہین اور ایسی
حالت مین اگر ہوا چلی تو اعضا سردی سی جکڑ جاتی اور ہاتہ پانون
اکڑ جاتی ہین نہ درمیان مین ٹہہر سکتی نہ مکان تک پہنچ سکتی ہین اور
ایام گرما مین تو خدا کی پناہ آفتاب کی تڑپ اور لوہ کی لپک اور
دہوپ کی شدت اور ہوا کی حدت اور پانی کی قلت اور پیاس

اولاد

کی شدت ہی خشکی سی زبان چٹکتی ہی اور دہوپ سی کہوپڑی

تڑکتی ہے گرد و غبار کی وہ کثرت کہ گہر سی نوبت ٹن کی جاتی ہین اور

وہان سی گورکن بن کی آتی ہین آور آدمیون کی کثرت سی پانی کی

گرانی اور دہوپ کے شدت سی دردسر کی ارزانی سہتی گہر سی صحیح سلامت

جاتی ہین وہان سی دردسر و بخار لیکی آتی ہین غرض حیت تک میلے

مین ہین مٹھای کی عوض خاک پہانکتی ہین اور جب گہر مین آتی تو

ہڑی ہڑی کانکہتی ہین اب غور کیجئی تو تضیع اوقات کی سوا کچہ حاصل نہین

الا دلی ندامت اور ظاہری حماقت اتنی فرق تو ملکوت کی سیر و

روحانیات کی تماشی کو پیدا ہوا ہے اور اپنی کم بختی سی میلی کی حرص

و خاک پر شیدا ہوا ہی ایک میلی کی کیفیت جس مین راقم نہی موجود

تہا لکہتا ہی نقیر بیابس برس کا عرصہ ہوا کہ لکہنو کی ایک امیر

معروف بہ آغای صاحب سلمہ اللہ تعالی الہ آباد مین تشریف لائے

تہی صاحبان انگریز نی اونکی بہت عزت و توقیر کی اور بلندی ہمت

و شان

اور شان و شوکت دکہانی کی لیے خسرو کی باغ مین کچہ روشنی و
آتشبازی کا سامان کیا شہر کی سب خاص و عام از رعایا تا حکام
اوس مجمع عام مین مجتمع ہوی تہی اور واقعی عجیب کیفیت تہی
کہ شام کا وقت اور برسات کی انتہا جاڑی کی ابتدا اعتدال کے
ایام تفریح کا مقام خاص و عام کا ازدحام تہا کسی کی دوش پر
زری کا رومال اور کسی کی بغل مین کشمیر کی شال کسی کی سر پر
تاج زربفت کی بہار کسی کی سر پر طلای دستار کسی کے بدن پر
کمخواب کی قبا کسی کی تن پر کامدانی کی عبا زردوزی کی
جوتیان گلبدن اور ساٹن کی پاجامی یہ تو عمائد کا لباس تہا
اور اوسط الناس و مساکین بہی تا امکان نفیس پوشاک سی آراستہ تہے

آب ماشی کا حال اور مہتلی کا مال سنیے کہ جونہین شام کی
تاریکی اور چراغون کی روشنی شروع ہوے یکایک ابر نمایان
اور بارش کی آثار عیان ہوی امیر لکہنو اور صاحبان انگریز

اولاد

یہ کیفیت دیکھی اپنی ابہی مکان کو روانہ ہوئی تہی کہ الہ اباد کی خلقت ایسی
زحمت مین پڑی کہ اوس مصیبت کا بیان دشوار ہی یکایک
پانی کا انا اور ادمیون کا گہبرانا اور مسیلی کا ہرانا اور راہ کا نہ پانا
اور دہکون کا کہانا اور درختون سی ٹکرانا اور بجلی کی چمک اور رعد
کی کڑک اور بارش کا زور اور ہوا کا شور سردی کی شدت کچہ ابر
کی تاریکی کچہ رات کے ظلمت اور جگہ کی تنگی سی افت برافت نہ جائی قرار
نہ راہ فرار نہ کہین روشنی نہ آتشبازی کی الیس مین دہکی اور بدمعاشون
کی دست درازی تہی کسی کی شال گئی کسی کا رومال گیا کسی کی ابرو گئی
کسی کا مال گیا تہی استینون کی قبا مین نیم استین سی کمتر اور بڑی بڑی
پیراہن میرزائی کی برابر تہی امیرون کے عبا مین فقیرون کی کفنی کی طرح
اور کلیدار پاجامی جانگہیے سی کمتر تہی نہ دستار والون کے سر پر ایک تار
نہ بدہی والون کے گلی مین ہار اور زیادہ مصیبت یہ تہی کہ عین دوازدہ
مین ایک گاڑی اڑگئی تہی اس سبب سی راہ تنگ ہوگئی تہی کسی نے

لوٹ پوٹ

اولاد

لوٹ پوٹ کی راہ پای کسی نی اوس کشمکش مین مار کہای
اور جو باہر نکلی اون مین سی کوی کیچڑ مین پہسل کی گر پڑا اور پانی مانند
کپڑون پر افت ائی اور کسی کی پانون سی جوتا نکل گیا اور ننگی پانون چلنی
کی نوبت ائی اور خدا خدا کر کی جو مکان مین پہنچی تو کسی کو بخار اور کسی کو
درد سر اور کسی کو زکام اور کسی کو درد کمر تہا کہ اگرچہ میلی مین
جانا خالی از قباحت نہین لیکن اگر کوی دینی یا دنیوی ضرورت لاحق
ہو تو کچہ مضایقہ نہین ہی جتنی کہیل ہین مثل
شطرنج و گنجفہ وغیرہ سب کسب کمال مین سد راہ اور مانع رفاہ ہین
اور سب مین تضیع اوقات اور حرج ضروریات ہی بیفایدہ طبیعت کو
الجہانا اور عبث درد سر اٹہانا ہی اس سی زیادہ حماقت اور کیا ہوگی
کہ اگر جیت گیا تو حاصل کچہ نہین اور ہار گیا تو غصہ و ندامت ہی جسکا
ثمرہ رنج و عداوت اور ترک ملاقات و صحبت ہی اور جو
کہیل دوڑ دہوپ سی متعلق ہین جیسی گلی ڈنڈا وغیرہ اون مین ان باتون

کی علاوہ چوٹ کہائی اور اسکے پہوٹ جانی کا ڈر ہی اور اندنون بخار
و درد سر ہی [illegible] پتنگ امور ضروری مین خلل انداز
ہوتا ہی کسب کمال سی باز رکہتا ہی اوپر دیکہتی دیکہتی گردن مین
درد ہوتا ہی نیچی کا خیال نہین رہتا اگر گڑہی مین پانون پڑ جاوی
تو مفت مین چوٹ کہاتا ہی اور ڈور کی رگڑ سی ہاتہ کٹ جاتا ہی اور
حاصل کچہ نہین عبث دولت کو لٹانا اور برباد ہوا مال اڑانا ہی اور
دہوپ مین مرنا اور اپنی ساتہ اور لڑکون کو برباد کرنا ہی اور بعض
لڑکی پتنگ لوٹا کرتی ہین وہ اپنی وقت کا نقصان اور ہاتہ پانون
کا زیان کرتی ہین ناہموار زمین مین دوڑتی ہین نالیان اور گڑہی
ڈانکتی ہین اکثر گر پڑتی ہین پانون مین موچ آتی ہی کبہی ہاتہ ٹوٹتا
کبہی سر پہوٹتا ہی ڈور کی رگڑ سی ہاتہ کٹتی ہین جہاڑ جہنکاڑ سی کپڑی
پہٹتی ہین سنگریزی پانون مین چبہتی ہین اور ایک پتنگ کی واسطی
سو دوڑتی ہین معلوم نہین کہ وہ کسی ملیگا کبہی کبہی کنج کہا جا
تن پڑتا

ہان اگر وقت اور موقع مناسب مین تفریح کی لئی گہڑی دو گہڑی اسکا شغل کیا جاوی تو کچہ قباحت نہین

زولد

مین بٹ جانا ایک ایک ٹکڑا ہاتھ آتا ہی نتیجہ یہ کہ جسی مسلم
ملا اوسی ایک سبب کی دولت ملی اور جسی کچھ نہ ملا اوسی ندامت
و ذلت ہوئی آب و ابر کی خطری اور نقصان و محنت کو
دیکھی اور اس حاصل کی حقیقت پر نظر کیجئی ای نادان
تو تنباک لوٹنی مین مصروف اور شیطان تیری عقل لوٹنی مین مشغول
ہی ای نفس تو سلطنت ابدی اور دولت سرمدی کو حاصل کر سکتا ہے،
سو اوس نعمت کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پیچھی اپنی عمر عزیز کو برباد
کرتا ہی [illegible] آتشبازی مین کبھی اپنا زیان
کبھی غیر کا نقصان ہوتا ہی کبھی بدن جلتا ہی کبھی کپڑی جلتی ہین
کبھی اپنا مکان خاک سیاہ ہوتا ہی کبھی غیر کا اسباب تباہ ہوتا ہی
اگر اپنا جلا تو سر نو سامان کرنا چاہئی اور دوسری کا جلا تو تاوان
دینا چاہئی اور اگر کوئی آدمی جلا تو اوسکی وارثون کی طرف سے گالی
اور مار ہی اور اوسکی بعد مواخذہ سرکار ہی اور اگر ان سب آفتون

اولاد سے بچا تو تھوڑی دیر تک واہ واہ ہے اور اگر کچھ بھی صدمہ پہنچا تو
واویلا واہ اہ ہے اور آمین تک سنیں کہ اسکی موقوف ہیں اول تو مال کا
نقصان اور دولت کا زیاں ہے اور مال کا ربد دخان ہے
رقص و سرود باعث ہیجان شہوت موجب زوال دولت ہے انواع فسق و
فجور اس سے پیدا اور اکثر شر و فساد اس سے ہویدا ہوتی ہیں نام تو مجلس
نشاط و سرور ہے لیکن حقیقت میں مجمع فسق و فجور ہے اور ظاہر میں تو سامان
فرحت و شادمانی ہے لیکن حقیقت میں باعث شقاوت جاودانی ہے جو شخص اس
مجلس میں بیٹھتا ہے وہ رشک و حسد کی انتہا ہے بقا بدہ دل کو انتشار
طبیعت کو اضطرار رہتا ہے انسان کیسا ہی مستقل ہو لیکن بے اختیار ہو جاتا ہے
اور کیسا ہی پارسا ہو لیکن معصیت میں گرفتار ہو جاتا ہے جب تک بیٹھا
ہے تب تک شہوت کا ہیجان اور فعل بد کا دل میں ارمان ہے اور
جب اٹھا تو طبیعت پریشان اور دل میں اوسیکا دھیان ہے اب
کہیئے کہ وہ اس وقت دنیا کی فکر اور کب خدا کا ذکر کریگا آج ہے کہ لکڑی

کی جلا بولی

جلانیوالی اک اور پردہ عشق کا جلانیوالا راگ ہی یہ تو ظاہر

ہی کہ جب کوئی شخص کسی نوجوان حسین عورت کو نفیس پوشاک اور

زیور سی آراستہ دیکھتا ہی تو کیا بی تاب ہو جاتا ہی اگر وہی خوش آواز

کو ساز کی ساتھ گاتی سنتا ہی تو کیا بی چین ہو جاتا ہی اور جب کوئی

عاشقانہ اشعار سنتا ہی تو کیسا بیقرار ہو جاتا ہی اور جہان یہ تینون

سامان اس صفت سی پائے جاوین کہ عورت نوجوان نازنین انتہا

کی حسین عمدہ و نفیس پوشاک و زیور سی آراستہ نہایت خوش آواز

ساز کی ساتھ آواز ملا کی شہوت انگیز اشعار ہزار ناز و انداز سی گاتی

اور دلبرانہ حرکات کرتی ہوئی بی تکلف چشم و ابرو کی اشارہ سی شوق

وصال کا اظہار کری تو کہیی کہ ایسی حالت مین کون ایسا انسان

ہوگا جس پر بشریت غالب اور طبیعت وصل کی طالب نہو گی

اور کون ایسا ایماندار ہوگا جو دین و ایمان کو اوس پر نثار نکریگا اور

کس بخیل کو ایسا امساک ہوگا کہ اپنی دولت کو خاک مین ملا یگا

اولاد

اور کون ایسا دانشمند ہوگا جو دیوانہ و مجنون اور بیخود و مفتون ہو
نہو جائیگا بلکہ حق تو یہ ہی کہ اس سامان کے ساتھ راگ عقل و حواس
کو ایسا اڑا ایگا جیسی باروت کو آگ اطبا کہتی ہین کہ تپ دق درجہ
سوم مین لا دوا ہی لیکن مین کہتا ہون کہ تپ عشق پہلی ہی درجہ مین قیمت و
بلا ہی ... اگرچہ میخواران مست
و مدہوش بادہ پرستان بلا نوش نی شراب کے تعریف مین اپنی اوقات
کو تباہ اور دفاتر سیاہ کئی ہین لیکن شراب سی جو جو نقصان پیدا
ہوتی ہین وہ کتب طب مین مسطور اور اطبا مین مشہور ہین بیان
قدری اجمالاً لکہی جاتی ہین خناق و صرع و سکتہ و لقوہ و فالج
و سرسام و جنون و درد چشم و فواق اس سی پیدا ہوتا ہی اور
مضعف قوای حیوانی ہی اور امراض گوش و خیشوم و دہان
و زبان و دندان و ضیق النفس و اسہال دموی و ورم جگر و استسقای
لا دوا و بطلان شہوت و اورام خطرناک و تپہای مرکبہ و محرقہ

اس کی

اس سی ہویدا ہوتی ہین اور باعث مرگ ناگہانی ہی اور
بالفرض اگر اس مین کچہ فایدہ ہی تو بشرط اعتدال اور برای
چندی قوت بہیمی کو ہی لیکن قوت ملکی کو سراسر نقصان ہی
لہذا عاقل کو سزاوار نہین کہ نفس بہیمی کی لذت کیلیی نفس
ملکی کو ہلاکت ابدی و عذاب سرمدی مین ڈالی نہین تو اوسکی
وہی مثل ہوگی ہی ہمی مرد عیسی از لاغری ۔ تو در بند
انی کہ خر پروری ۔ معاذ اللہ یہ آب ابرو ریز او آتش فتنہ انگیز
اگرچہ پانی ہی لیکن شرارہ انگیز و شرر ریز ہی اور چونکہ اسکی تاثیرات
مین سی پہلی تاثیر شر ہی لہذا اسکی نام مین بہی پہلی ہی لفظ شر ہی تاکہ
لفظ معنی کی کیفیت کا اظہار اور اسمی کی بدی کا اشتہار
کری اسکی اگ پردہ ننگ و ناموس کو جلاتی اور اپنی ہوا
خواہون کی ابرو کو خاک مین ملاتی ہی مال کا زیان اسکی منوف
کا مال ہی اور عقل کا زوال اسکی نشہ کا کمال ہی اسکی سموم شجرہ

اولاد

زندگانی کو افسردہ اور گل جوانی کو پژمردہ کرتی ہی اسکی ایک قطرہ
کا سیلاب بنیاد زندگانی کو خراب اور ایک جرعہ کا تلاطم کشتی عقل و
حواس کو غرق آب کرتا ہی اسکا خاصا مصدر اندوہ و غم اور اسکا
درد مادہ درد و الم ہی اور اسکی بدبو تمام جسم کو گندہ اور دماغ کو
پراگندہ کرتی ہی آدمی نوش کا یہ حال ہی کہ نشہ کی جوش مین
حواس مین اختلال اور عقل کو زوال ہوتا ہی پانون کی لغزش
سی بدن نہین سمبھلتا نشہ کی بیہوشی مین سیدہی راہ نہین چلتا
کبھی دیوار سی ٹکر کبھی پتھر سی ٹھوکر کہاتا ہی کبھی گڑہی مین گرکی
ہاتھ پانون توڑتا ہی کبھی درختون سی ٹکرا کی سر پھوڑتا ہی کبھی کیچڑ
مین لوٹتا ہی کبھی اندہون کی طرح راہ ٹٹولتا ہی اور لطف یہ ہی کہ جب تک نشہ
ہی تب تک اپنی اختیار سی باہر ہی اور جب نشہ اتر گیا تو خمار و
دردسر ہی اور اس مین شک نہین کہ دنیا مین شرابی آتش ناکامی سی
جلتا ہی اور بقول پولوس شرابی و زانی دونون سلطنت آسمانی
مین داخل

اولاد

داخل ہونگی بلکہ آتش جاودانی میں جلینگے جلینگا شمس الاخبار میں لکہا

ہی کہ شراب نہایت آتش پذیر ہی اور جس وقت اوس میں اگ جاتی

ہی مشکل فرو ہوتی ہی اور گاہ گاہ ایسا ہی اتفاق ہوتا ہی کہ جس شرابی

کا پیٹ شراب سی بہر ہی اگر اوسکی بدن میں ذری ہی اگ لگجاتی

تو وہ بالکل جل کی خاک سیاہ ہوجاتا ہی چنانچہ ملک ام یکہ میں ایک

شرابی جرٹ پینی لگا اتفاقًا ایک چنگاری اوسکی منہ پر پڑی اور دفعتہ

اوسکی پیٹ کی اندر داخل ہوئی وہ جہنم واصل ہوا اور فی الحال خبر ہی کہ

ملک فرانس میں اسی طرح ایک عورت دایم الخمر فی النار

والسقر ہوئی اور تعجب ہی کہ اندر تمام اعضا جل کر خاکستر ہوگئے

ہی لیکن باہر جسم پر نشان نہ تہا تمہ بلفظہ اور معاذ اللہ شراب وہ بری

بلا ہی کہ آدمی جس وقت اسکی نشہ میں غرق ہوتا ہی تو جورو اور بیٹے

میں فرق ہیں کرتا چنانچہ یہود و نصاریٰ کہتی ہیں کہ حضرت لوط نے

شراب کی نشہ میں اپنی دو بیٹیوں کا ازالہ بکارت کیا لیکن ہم

اولاد

اس قصہ کو معتبر نہین جانتی اور اسکی دلیلین نلا
مین ہین جو صاحب رفع شک چاہین اوسی ملاحظہ فرماوین

یہ پانی کہ ہی نام جسکا شراب
جگر اس سی ہوتا ہی جلکر کباب

پناہ ایسی آب شر امیز سی
امان ایسی اب شرر ریز سی

ہی صورت مین پانی حقیقت مین نار
بظاہر ہی بارد ولیکن ہی حار

حرارت سی اسکی خطر جان کا
شرارت سی اسکی ڈر ایمان کا

ہر اک اسکا قطرہ شر انگیز ہی
یہ اب بلا ابرو ریز ہے

شر اس مین جو پایا گیا بی حساب
لہذا ہوا نام اسکا شراب

یہ پانی ہی ایسا کہ افت اٹہای
خدا اسکی شر سی بشر کو بچای

ہوا جب سی پیدا یہ آب ممات
چہپا تب سی ظلمت مین آب حیات

مضرت افیون کا استعمال اگر زیادہ ہو تو ردا در سین تو
ہر ا ہی کیونکہ اسکی مداومت سی حواس خمسہ مین اختلال اور فہم و ادراک
کا استیصال ہوتا ہی اور قوت باہ کی بطالت اور اشتہا مین قلت

اور یہ

اولا

ادریج کی کثرت اور قبض کی شدت سے اجابت میں عسرت
ہوتی ہے سودا پیدا کرتی خون کو جلاتی ہے قوت جوانی کو گھٹاتی ضعف
و ناتوانی لاتی ہے حسن و جمال کو مٹاتی رعنائی چہرہ کو زعفرانی بناتی
ہے لالہ رویوں کو زرد رو اور غیوروں کو بے آبرو اور آوارہ کو بیکو
کرتی ہے اور جوانوں کو ضعیف پہلوانوں کو نحیف کرتی ہے آنکھیں
گھس جاتی گلی پچک جاتی ہیں ہڈیاں نکل آتی ہیں مریضوں کی
صورت بلکہ مدقوقوں کی ہیئت پیدا ہوتی ہے خوف و ہراس
حزن و وسواس اسکی ساتھ رہتے ہیں اکثر افیونیوں کو دیکھا ہے
کہ حقی کی پیچھے جان اور مٹھای کی لیے ایمان دیتے ہیں نشہ کے
حالت میں دشمن اپنا کام کر جای تو کچھ خبر نہو چور کوی چیز لیجاے
تو کچھ اطلاع نہو سونے کی وقت جاگنا اور جاگنے کی وقت سونا
ہے ہاتھ پانوں سے لے اختیار اور انواع امراض میں گرفتار
ہو جاتا ہے کوی لفظ درست نہیں بولتا زبان کی عوض ناک سے کلام کرتا ہے

اولاد

بظاہر یہ سبب رواشناہی   حقیقت میں مگر کالی بلا ہی

مدک افیون سی کہیں بدتر ہی کیونکہ جو جو خرابیان
افیون مین ہین وہ سب مدک مین موجود ہین فرق یہ ہی کہ افیون
مین کچہ روز کی مہلت ہی اور مدک مین عجلت ہی اور اسکی علاوہ
منہ سی تعفن اور ضروریات مین تساون اور تضیع اوقات و حرج ضروریات
اس مین زیادہ ہی اور مخل صوم وصلوٰۃ دونون مین ہی
تباسی رنگ مین تغیر روح مین تکدر اور ظلمت بصر و ضعف نظر اور
معدہ مین ضرر اور فساد ہاضمہ و درد سر اور ریاح کی کثرت اور باہ مین
قلت اور خوف وجبن اور قراقر بطن اور جنون و مالیخولیا اور تشنج
اطراف و خناق وسوٗ القنیہ و خیالات فاسدہ و حرکات ردیہ
افکار شیطانیہ پیدا ہوتی ہین   جو رد دونون جہان
مین روسیاہ تمام زمانہ اوسکا بدخواہ مکان مین ذلیل و حقیر باہر
خفیف و بی توقیر حاکم کی نزدیک واجب التعزیر نہ اوسکا کوئی یار

نہ دلپذیر

نہ دستگیر خاص و عام میں بدنام ہر طرف سے بد دعا و دشنام
ہے ہر شخص اوسکے گرفتار کرنے کو آمادہ و طیار اور راتوں کو اوسکے دفع
کرنے کو بیدار رہتے ہیں حتی کہ جب رات کو نکلتا ہے تو کتوں سے پناہ اور
بھاگنے کی راہ نہیں پاتا اور جب گرفتار ہوا تو ہر طرف سے مار مار اور
پاپوش و بیزاری مال کی تلاش میں آتا ہے گوشمال پاتا ہے لڑکوں کے
جوتیاں اور اونکے گال اور طمانچوں سے منہ لال ہوتا ہے اور جب حاکم
کے پاس گیا تو بید و تازیانہ اور قید و جرمانہ ہے چنانچہ شہر بمبئی میں
ایک انگریز نے اپنی دوست کی جیبی گھڑی چرائی اور بارہ بید کی سزا
پائی شمس الاخبار ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۵۰ عیسوی اور اوسی اخبار میں لکھا ہے
کہ شہر کلکتہ میں کسی انگریز کی سائیس نے تو بیجے چرائے اوسپر سرکار
نصف شعار نے پانچ روپے جرمانہ فرمائے اور لطف یہ ہے کہ جو
لوگ اوسکی کمائی کھاتے ہیں اور اوسکی بدولت راحت و آرام پاتے ہیں اون
میں سے کوئی اوسکی مصیبت میں کام نہیں آتا سب اپنی اپنی صفائی کے

اولاد

چاہتی ہین اوسکی پاس کوی نہین جاتا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب آدمی
بدنام ہوگیا تو غیر شخص چراتا ہی اور شبہ مین بہی آدمی پکڑا جاتا ہی اور اوسوقت
کیسی ہی کوشش کری لیکن صفائی نہین ہوتی اور کوی تدبیر کری لیکن رہائی
نہین ہوتی اور چونکہ چوری مین مال بلا محنت ہاتہ آتا ہی اور گاہ گاہ چور
گرفتار نہین ہوتا اور گاہ گاہی پہنسا چہوٹ جاتا ہی اور کبہی کبہی کم سزا
پاتا ہی اس سبب سی بد طینت آدمی اس حرکت کو سودمند سمجہکی پسند کرتا ہی
اور عادت ہوجانی کی بعد حریص و دلیر ہوجاتا ہی سزا کو خیال مین
نہین لاتا اور چوری سی باز نہین آتا شمس الاخبار مین لکہا ہی کہ ایک انگریز
ابہی کو ڈاکٹر مشہور کرکی چند شہرون مین گشت کرتا ہی اور حقیقت مین وہ
چور ہی جس مین بعض کی مکان پر جاتا ہی موقع وقت پاکے مال چراتا ہی چنانچہ
شہر پونا مین کسی انگریز نی اوسکو بلایا اوس مکار نی اوسکو دوا پلاکی بیہوش کیا
اور جیبی گہڑی مع زنجیر طلای لیکر کافور ہوگیا انتہی ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۶۷ عیسوی اور
اوسی اخبار مین یہہ بہی لکہا ہی کہ بالفعل شہر لندن مین ہزارہا گرہکٹی مین

ایسی شاطر

ایسی شاطر و چالاک اور مشاق و بے باک ہیں کہ کسی سزا کو خیال میں
نہیں لاتے اور اس حرکت سے باز نہیں آتے الندن سے نکالی جاتے اور
اور امریکہ میں پناہ پاتے ہیں ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۷۱ عیسوی یہ ہی کہ
لڑکوں کی ایسی احتیاط کرو کہ مکان میں کبھی کوئی کچھ چیز نہ چرانے پاویں خواہ
نقدی ہو خواہ کھانے پینے کی چیز ہو اور اگر کبھی ایسا کریں تو اونکو ایسی
سزا دو کہ پھر اوس حرکت کی نزدیک نہ جاویں نہیں تو رفتہ رفتہ عادت
ہو جاویگی اور پھر کسی سزا کو خیال میں نہ لاوینگی اور آخر کو قید کی مصیبت اوٹھاوینگے
کہ بعضی عورتیں شوہر کا مال چراتی ہیں اور میکے والوں کو
کھلاتی ہیں اور وہ بےحیا و بےغیرت کھاتے ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ اگر
شوہر ایسی کم بخت عورت کو طلاق دیدے تو اوس چڑیل کا
کیا انجام ہو اور پھر اوس کی میکے والی اوسکا کیا نباہ کریں اور لڑکوں کو
یہ بات خوب سمجھا دو کہ چوری کسی طرح سے چھپتی نہیں ہے بلکہ جو چیز
چرائی جاتی ہی گاہ گاہ چور کو وہی پکڑوا دیتی ہی چنانچہ شمس الاخبار میں

اولاد

لکہا ہی کہ شہر کلکتہ مین ایک دکاندار عورت کی پاس ایک مینا
بہت خوب بہ اواز مرغوب بولتی تہی اور اکثر اوسکی اواز یہ تہی کہ
ہم کو جانی دو ایک روز کسی انگریز کا اوسکی دکان پر گذر ہوا مینا
کو دیکہکر عش عش کر گیا اخر موقع پاکر مینا کو پنجری سی نکالکے
اپنی کوٹہری مین چہپا کر چلدیا جب اوس عورت کو معلوم ہوا تو
چورکا پیچہا کیا چورنی انکار کیا کہ میری پاس تیری مینا نہین ہی اتفاقا
مینا حسب عادت بول اوٹہی کہ ہم کو جانی دو عورت نی فوراً سپاہی
پولس کی معرفت چورکو پکڑ کر تہانہ پر پہنچایا اور مال واپس پایا لوگو
اسبات کو خوب یاد رکہو کہ جو شخص چور کی صحبت مین بیٹہیگا وہ ایک روز ذلت
اوٹہائیگا اور جو شخص چوری کی چیز خرید کریگا وہ بہی ایک روز ذلیل ہوگا
زناکار ہمیشہ ذلیل وخوار اور دایما مخاطرات مین
گرفتار نہ کوی اوسکا یار نہ مددگار ہر شخص اوسکی ہلاکت کا خواستگار
اور ہر شخص کو اوسکی ذلت کا انتظار حتی کہ عزیز واقارب بہی اوسکی صورت

سی بیزار

اولاد

سی ہزار اور اوسکی موت کی امیدوار رہتی ہین اور تمام دنیا
اوسکی بدخواہ اور فضیحت و رسوائی اوسکی ہمراہ رہتی ہی نہ گہر مین اوسکی
حرمت نہ باہر اوسکی عزت بلکہ ہر صحبت مین اوسکی مذمت اور
ہر مجلس مین اوسپر لعنت ہوتی ہی اور جب ادمی بدنام ہوجاتا ہے
تو کسی کام کا نہین رہتا بلکہ ہر طرف سی ناکام رہتا ہی اور دشمن اسکی
مقام مین انتقام کا موقع پاتا ہی عداوت کی اگ بہڑکاتا ہی
دوست و احباب در جاتی ہین بلا قصور گالیان کہاتی ہین نہ یار
اعانت کرتی ہین نہ اغیار مروت اور اسی طرح جو شخص ان
کی صحبت مین رہتا ہی وہ بہی ذلت اٹہاتا ہی اور ہلاکت مین
پڑتا ہی پس انسان کو لازم ہی کہ انکی صحبت سی پرہیز بلکہ
ملاقات سی بہی گریز کرین

کی صحبت مین دولت کا زیان عزت کا نقصان دنیا مین
بدنامی عقبی مین ناکامی جو ورسی لڑکی اولاد سی جدائی پڑون کے

ناز برداری نایکہ کی خدمتگاری معشوقہ کی خدمت مین ادہر سی
جان نثاری و نیاز اور ادہر سی بی اعتنائی و نازہی ادہر سی خوشامد
و دلجوی ادہر سی تندی و ترش روی ہی کبہی یاجہون سی لڑائی
اور تکرار کبہی کمینون سی جہگڑی اور بیزاری آور با اینہمہ ذات اطمینان
روحانی نہ صحت جسمانی ہی بلکہ ہمیشہ طبیعت کو پریشانی و بدن
مین ناتوانی رہتی ہی طاقت طاق اور جنسا شاق ہی آرام اور
چین مفقود اور اتشامے سوزاک موجود ہی اور گہر کی یہ کیفیت کہ جب
زوجہ مایوس ہو تو دوسری سی مانوس ہو آخر کو ننگ و ناموس حرف
آتا ہی اور وہ رفتہ رفتہ دیوث بن جاتا ہی دنیا مین ذلیل و خراب
ہوتا ہی اور عقبی مین جہنم کا عذاب ہوگا اور اس مین شک نہین
کہ جو شخص کسبی کی پاس جاتا ہی وہ امساک کی لئی ضرور ممسک دواؤن
کا عادی ہو جاتا ہی اور اگرچہ اوایل مین کچہ امساک سی لذت پاتا ہی
لیکن عادت ہو جانی کی بعد ذلت اٹہاتا ہی جیسی کہ نا جفتی کی وقت

بکثرت

اولاد

کچہ لذت پاتا ہی اور انزال کی بعد فنبہ ہوکی پچہتاتا ہی اور اوس
وقت ندامت کچہ سودمند نہین ہوتی کیونکہ رہائی کا دروازہ
مسدود اور خلاصی کی راہ بند ہو جاتی ہی مگر کسبی اور افیونی
تماشبین مین اتنا فرق ضرور ہی کہ کتا مجامعت سی ایسا صدمہ
اوٹہاتا ہی کہ برس روز تک ہر ایک کام کا نہین رہتا اور افیون سی
تماشبین ایسا خسارہ اوٹہاتا ہی کہ تمام عمر اس کام کا نہین رہتا
کہ ہندوستان مین دو بلائین بہت سخت ہین ایک افیون
اور دوسری کسبی اور ان دونون کو دفع کرنا سرکار کو مناسب بلکہ
واجب ہی اور انکی دفع کی عمدہ وسیلہ ان تدبیر یہ ہی کہ سرکار افیون
کی تجارت اور پوست کی زراعت کو قطعا موقوف کری اور
اوسکی موقوفی سی جو خسارہ ہو وہ سب کسبیون اور افیونی یارون
سی وصول کری الہی یہ دونون بلائین ہند سی دور بلکہ اطراف
و جوانب سی بہی کافور ہو جاینگی ای ارگو گورستان مین جہلکی نا

اولاد

اچھا لیکن کسبی کی ساتھ سونا اچھا نہیں اور دشت و بیابان میں خار پر
لوٹنا اچھا لیکن کسبی کی مکان میں فرش مخمل پر لیٹنا اچھا نہیں آتی عمر بھر مار
سیاہ کی ساتھ زندگی بسر کرنا لیکن کسبی کی ساتھ ہم بستر ہونا اور
شیر کی منہ میں سر دینا لیکن کسبی کی منہ پر بوسہ نہ لینا اور سگ
خوک سی صحبت رکھنا اگرچہ طبیعت کو نفرت دیتی ہو لیکن کسبی
کی پاس نہ بیٹھنا اگرچہ حسن میں لاثانی ہو کیونکہ انکی نجاست ظاہری
اسی ایمان کا خطرہ اور کثافت باطنی سی جان کا خطرہ ہی فاقہ
سی نفس کو مارنا لیکن فحبہ کو مکان میں نہ لانا کیونکہ جس طرح چھچھوندر
گھر کو گندہ کرتی ہی ویسا ہی فحبہ گھرانی کو پراگندہ کرتی ہی اور
یہ کیسی نادانی کی بات ہی کہ آدمی فعل حلال کو چھوڑ کر کی مبتلای
حرام ہو اور بی بی کو ترک کر کی فحبہ کا غلام ہو اور یہ کیسی بیغیرتی
کی بات ہی کہ جو عورت حلال خوروں اور چماروں سی زناکاری
کرتی ہو اوسکی خوشامد و ناز برداری کری اور یہ کیسی حماقت ہی کہ

لو اوس

اولاد

تو اوس فاحشہ کی لیے اہل و عیال سے لیے اغماض کرتا ہے
اور وہ تیری رو برو اغیار سے آشنائی کرتی ہے اور یہ کیسی بے توفیقی
ہے کہ تو اوسکی رضامندی کی لیے اپنا گھر بار چھوڑتا ہے اور وہ
تیری لیے اپنی ایک ادنی یار کو بھی نہیں چھوڑتی اور تو اپنی
بی بی سے اوسکو بہتر سمجھتا ہے اور وہ تجھے اپنی سب غلاموں
کی برابر بلکہ اون سے کمتر سمجھتی ہے آہ بے غیرت کیا تو ایسی
عورت کو پسند کرتا ہے جو ہزاروں کی ساتھ زناکاری
کرتی ہو اور سنگیوں اور چماروں سے آشنائی رکھتی ہو اور
ایسی ہی مردار کو پسند کرتا ہے جو دوسروں کی نجاست سے تر
رومال سے پاک اور تجھے اوسی میں آلودہ و ناپاک کرے اور
کیا بی بی میں یہی برائی ہے کہ وہ فرمانبردار و پرہیزگار ہے اور ایسے
میں یہی خوبی ہے کہ خود سر و زناکار ہے واہ ری تیری عقل عفیفہ
و پرہیزگار سے تجھکو نفرت اور فاحشہ و زناکار سے تجھکو الفت ہے

اولاد

اور جو تیری سوا دوسری سی سروکار نہیں رکھتی اوس سی تو ہو وفا

اور جو تیری علاوہ ہزار یار رکھتی ہی اوس سی آشنای کرنا ہے

بازار کی عورتین ہوں کہ حور   ہاں انکی نہ جاو نا بمقدور

ملتا ہی جو کوی ان سی نادان   بیچارہ کی جاتی ہی عبث جان

سوزاک مین آتشک مین جل کر   رہجاتا ہی شمع سا پگہل کر

یارب تو بچا ان آفتون سی   محفوظ رکہ ایسی عورتون سی

سب عیبون مین جمع قبیح تر ہی   وہ پیشہ ہی انکا اور شر ہی

نہ خوف خدا نہ خلق کا ڈر   ہر شب کو نیا ہی ایک شوہر

کام انکا ہی خاص زر ستانی   ہین مکر و فریب کی یہ بانی

ظاہر مین تو ہین یہ عاشق زار   باطن مین مگر عدوی خونخوار

پایا جو کسی کو صاحب زر   لوٹا اوسی خوب دل لگا کر

جب لوٹ چکین تو اوسکو چھوڑا   رشتہ کسی دوسری سی جوڑا

شغل ان کو ہر ایک دن آی کا   کیا خوب ہی قول یہ کسی کا

در راہ

اولاد

دررہ خدا کہ رہزنانند ان راہ زنان ہین زنانند

ظاہر کی خلاف انکا باطن رازانکا کہلی نہین یہ ممکن

دانا ہی وہی وہی ہی ہشیار رکہتا نہین ان سی جو سروکار

نادان ہی جوانکی دم مین آے احمق ہی جو ان سے دل لگاے

سودا ہی جنون ہی اور لکین زر دادن و درد سر خریدن

جو عورت غیر مرد سی ملتفت ہوئی ہی

وہ اپنی عزت کہوتی اور خاندانکا نام ڈبوتی ہی ہم جنسون مین ذلیل و رسوا اور ہم جنسون مین انگشت نما ہوئی ہی نیک عورتین اوسکی صورت سی گریز اور صحبت سی پرہیز کرتی ہین بستی مین بے اعتبار محلہ مین حقیر و خوار ہو جاتی ہی مان باپ سی عداوت اور بہائی بہن مین مفارقت ہوئی ہی لڑکیونکی پاس جانی نہین پاتی عورتون کی پاس آنی نہین پاتی کوی علانیہ فضیحت کوی گوشی مین ملامت کوی تنہائی مین لعنت کرتا ہی معاذ اللہ جو عورت اس فعل مین بدنام ہوتی

اولاد

ہی وہ دین و دنیا سی ناکام رہتی ہی شوہر سی ہر وقت لڑای
بلکہ ہمیشہ کی لیے جدا ہوتی ہوئی اور آشنا اپنا کام کر کی الگ ہو جاتا ہی ان
مصیبتون مین کام نہین آتا اور پھر اوس سی ملاقات کی صورت نہین ہوتی
ملاقات کیسی بات کی نوبت نہین آتی بلکہ تنہائی کا عالم غمگینی مین محبوس
رنج مین مبتلا راحت سی مایوس رہتی ہی نہ کوئی یار نہ یاور نہ آشنا
نہ شوہر بقول شخصی یہ حال ہوتا ہی کہ — گئی دونون جہان کی کام
سی ہم نہ ادہر کی ہوی نہ اودہر کی ہوی   نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادہر کی ہوی نہ اودہر کی ہوی   اور ان ذلتون کی بعد انجام ہلاکت
یا ابن و عیال کی مفارقت ہی اور اگر ناکتخدا یا بیوہ ہی تو حمل رہجانی کی
بعد یہ آفت آتی ہی کہ اسقاط حمل مین کوشش و اہتمام کرتی ہی گھر کا مال اسباب
لٹاتی ہی اگر اسقاط ہو گیا تو بیوہ کو فی الجملہ راحت ہی لیکن کنواری کو
تب بھی آفت ہی کیونکہ ایسی عورت کی کہین شادی نہین ہوتی اور اگر کسی طرح سی
ہوی تو اتصال کی ساتھ ہی انفصال ہوتا ہی اور اگر اسقاط نہوا تو

دونون

دونوں کی خرابی ہی کیونکہ ورثہ مال و اسباب چھین لیتی ہیں
اور اوسی نکال دیتی ہیں کہیں رہنی کو گہر نہیں پاتی کُنڈل
میں ٹہنکی رہتی اور غم و غصہ میں جان کہوتی ہی اور مصیبت کے
دن کاٹتی ہی اور جب لڑکا پیدا ہوا تو اخراجات ضروری کے محتاج ہوتی
ہی دوا اور غذا کی عوض خاک پہانکتی ہی فاقی کرتی کرتی
ہلاک ہوتی ہی او سوقت یہ سوجہتی ہی کہ افسوس ایک بے
بہودہ حرکت نی تتنی آفتیں پیدا کیں اور ایک ساعت کی لذت
نی اتنی مصیبتیں برپا کیں اور یہ شعر پڑہکی روتی ہی اوارہ و
سرگشتہ نہ دیوار نہ در کی سابی کی طرح ہم نہ ادہر کے نہ اودہر کے
غرض دنیا میں تو یہ فضیحت اور عقبی میں جہنم کی مصیبت ہی اور
یہ مصیبتیں اوسکی لئی ہیں جسکا آشنا نکال نہیں لیجاتا اور جو نکال
لیجاتا ہی وہ پہلی تو عزیز و اقارب سی جدا کر دیتا ہی پہر اگر مال کی
طمع سی لیجاتا ہی تو جبتک مال ہی تب تک رکہتا ہی پہلا اور

اولاد

شوہر مال چکھتا ہی اور جب مال چک جاتا ہی تو چھوڑ دیتا ہی یا پہلی
مال لی لیتا ہی اور غیر ملک مین بیچ کی چھوڑ دیتا ہی اور اگر صورت
کی شوق مین بیچتا ہی تو زوال حسن کی بعد ترک کرتا ہی اور جو وفادار
کرتا ہی وہ ہمیشہ بدگمان رہتا ہی اور کبھی اعتبار نہین کرتا اے عورتو اگر
اگر اپنی عزت چاہو تو غیر مرد کی صورت نہ دیکھو اور بری عورتون کی
صحبت مین نہ بیٹھو اور نہ اون سی ملاقات کرو اور نہ اونکی باتون
پر التفات کرو اور اپنی مرد کی سوا کسی کا خیال دل مین نہ لاو اور برے
تصورات سی اپنی دل کو بچاو تمہاری لیے قید مین زندگی بسر
کرنی اچھی لیکن غیر کی ساتھ ہم بستر ہونا اچھا نہین اور آتشکدہ مین
بیٹھ کی جلنا بہتر لیکن غیر سی ملنا اچھا نہین اور شوہر کی ساتھ فاقون
مین مرنا اچھا لیکن غیر کی ساتھ عیش کرنا اچھا نہین آشنا جوانی کا ساتھی
اور شوہر زندگانی کا ساتھی ہی آشنا صرف لذت کا خواہان اور
شوہر بقای عزت کا خواہان ہی اسکی خوشی مین سعادت دو جہانی

اور اوکی

اور اونکی خوشی مین غضب ربانی اور قہر یزدانی ہی

جہلا کی ملاقات سی پرہیز اور اونکی صحبت سی گریز
کرو کیونکہ اونکی حرکتون سی طبیعت کو نفرت اور اونکی باتون
سی عقل کو حیرت ہوتی ہی اونکی افعال حماقت سی خالی اور
اونکی اعمال سفاہت سی بری نہین ہوئی عیب اونکی نزدیک
ہنر اور شریر اونکی نزدیک دلاور ہی حلیم کو نامرد و زنانہ اور حکیم کو
پاگل اور دیوانہ کہتی ہین راستی اونکی نزدیک حماقت اور دغابازی
اونکی نزدیک حکمت ہی مفتری و عیار فریبی و مکار کو دانشمند و
ہوشیار کہتی ہین اور دانشمند ہوشیار کو مفتری و عیار اور فریبی و مکار
کہتی ہین نہ والدین کی تعظیم نہ بزرگون کی تکریم نہ چھوٹون کو
افہام و تفہیم نہ لڑکون کو تربیت و تعلیم فحش و دشنام اونکی نزدیک
زینت کلام ہی بلکہ دشنام ایک تحفہ عام ہی کہ لڑکون کو بجای دعا
اور بزرگون کو بجای سلام اور خادم کو بجای انعام دیتی ہین اور

گالی کی ساتھ اونکی کلام مین قسم کا ہونا بہی ضرور تر ہی حتی کہ اول
مبتدا اور ثانی خبر ہی اور جیسا کہ گالی دینی سی اونکی زبان کو لذت
ملتی ہے ویسا ہی گالی کہانی سی اونکی روح کو فرحت ہوتی ہی چنانچہ
آپس مین جب ایسی باتین کرتی ہین تو دونون خوشی سی پہول
جاتی ہین اور دنیا و ما فیہا کو بہول جاتی ہین اور چونکہ یہ سب باتین
انسانیت سی دور ہین لہذا ان سی دور رہنا ضرور ہی

بت ملا[illegible]ہ ملاحدہ کی صحبت منبع شرارت و مبدا شقاوت
ہی انکی صحبت مین دنیا کی بدنامی عقبی مین ناکامی ہے انکا مذہب
سراسر پوچ و لچر انکی عقاید بت پرستون سی بہی بتر خدا کا انکار
ان کی تعلیم کا نتیجہ اور انبیا کی توہین انکی کلام کا خلاصہ ہی معاذ اللہ
خدا کو ظالم و بیرحم اور مجبور و نافہم کہتی ہین اور اوسکو قادر و مختار
اور رحیم و غفار نہین جانتی اور اوسکی عدالت کا اعتقاد اور اوسکی وعدون
پر اعتماد نہین رکہتی اور اوسی واحد و لا شریک اور غنی و قدیم اور عالم
الغیب

اولاد

الغیب و حکیم اور بی مثل و بی ہمتا ہین جانتی اور اوسکی بعثت
کو بیکار و فضول اور اعمال حسنہ کو بیفایدہ و نامقبول بتلاتی ہین
اونکا مقولہ ہی کہ عبادت و معصیت دونون برابر ہین نہ اوس مین
کچھ فایدہ نہ اس مین کچھ ضرر ہی اونکی کل فکر زرکشی مین ہی بحضر دین سی
غافل ہین صرف دنیا پر نظر ہے کہانا اور پینا اونکا مقصود شراب
و کباب اونکا معبود ہے رقص و سرود بجای عبادت اور ارتکاب فواحش کو
عین سعادت سمجھتے ہین کتاب اللہ کو حقیر و ناچیز اور اولیا اللہ کو
نادان و بے تمیز جانتی ہین اور حقیقت یہ ہی کہ خود معرفت سی خالی
دین سی معرا جہالت سی معمور کفر مین مبتلا ہین محالات کی معتقد عقل
سی دست بردار بدیہیات کے منکر جہل مرکب مین گرفتار ہین خود
گمراہ ہین اور دوسرون کی گمراہی کے طالب دین سی متنفر دنیا پر [illegible]
ہین تشکیک و مغالطہ مین سرگرم نہ خدا کا خوف نہ خلق سی شرم
اونکی سب اصول ضعیف و سست اور اونکی سب دلیلین خلاف

اولاد

۳ کیونکہ اون سی جواب باصواب پاتی ہین

قاعدہ ونا درست ہین لہذا اہل علم سی گفتگو نہین کرتی اور اراذل
وجہلا کی جستجو مین رہتی ہین کیونکہ اون پر فتحیاب ہوتی ہین اور
لطف یہ ہی کہ گمراہ تو آپ ہین اور دوسرون پر طعن وملامت
کرتی ہین خود تو فضیحت ہین اور دوسرون کو نصیحت کرتی ہین اپنی
معائب سی اگاہ نہین دوسرون کی عیب پر نگاہ ہی اپنی انکہ کی شہتیر
سی بیخبر ہین دوسرون کی تنکی پر نظر ہی خود تو نابینا ہین اور دوسری کو
اندھا بتلاتی ہین آپ ملزم ہین اور دوسری پر الزام لگاتی ہین اسلام کی مدعی کفر کی
معین ہین نہ توریت پر عمل نہ انجیل کا یقین ہی نہ زبور پر اعتماد نہ قران کا
اعتقاد ہی علم معاد سی بی بہرہ علم معاش مین استاد ہین اگرچہ زبان سی توحید
وعدالت کا اقرار ہی لیکن دل شرک مین مبتلا ہی اور وسوسہ شیطانی مین گرفتار ہی ذات
الہی مین ترکیب وتحلیل کی قایل شریعت سی منحرف ارادی پر مایل ہین
شہوات جسمانی پر راغب لذات نفسانی کی طالب ہین اونکی حق مین یونس کا
یہ قول خوب درست آتا ہی کہ وہ اپنی کو عالم جانکی احمق ہوگئی اور غیر فانی خدا کی
جلال کو

اولاد

جلال کو فانی آدمی اور پرندے اور چارپایون اور کیڑی مکوڑون کی
صورت اور سورت سی بدل ڈالا اس واسطی خدائی ہی او نہین او نکی
دلون کی شہوتون کی ناپاکی پر چہوڑ دیا کہ اپنی بدن آپس مین بی حرمت
کرین ... تک اور چونکہ انکی صحبت مجمع فسق و فجور
اور انواع فسادات سی معمور ہی اور خیرات حسنات سی دور ہی اور معطل
دنیا و اتحاد سو اور تفرقہ انداز بکل منظور ہی لہذا ان سی پرہیز کرنا
واجب و ضرور ہی ... اراذل کو پاس نہ پہٹکاو
اور اجلاف کو منہ نہ لگاو مثل مشہور ہی کہ اصل سی خطا نہین
اور کم اصل سی وفا نہین جو شخص اراذل کی صحبت مین بیٹہتا ہی
وہ اپنی آبرو کہوتا ہی اور آخر کو پشیمان ہوتا ہی اور تازیست روتا ہی
اور اراذل سی دشمنی بہی نکرو کیونکہ اونکی دوستی و دشمنی دونون معیوب
اور ممنوعات مین محسوب ہین بلکہ اونکی چار باتین برداشت کرین اور مال کا
نقصان اٹہانا اچہا لیکن انکی ساتہ کچہری جانا اچہا نہین اور روپیہ کہونا

اولاد

اچھا لیکن انکی ساتھ قید ہونا اچھا نہیں آی عزیز جان و مال دونوں کی
ہاتھ دہونا لیکن عزت و آبرو نکہونا اور آتش با کو بادر کہو کہ شریف اگر
رذیل کی برداشت کری تو اوسکی شرافت نہیں جاتی اور رذیل اگر شریف
پر غلبہ کری تو اوس میں فضیلت نہیں آتی کیونکہ کہوڑا ہر چند ضعیف و لاغر
ہو لیکن گدہی سی شریف تر ہی ہر چند کہ فربہ و زر دار ہو کسی استاد نی
خوب کہا ہی خر عیسی اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد
قارون کی دولت عقلا کی صحبت سی کچہ نسبت نہیں رکہتی
کیونکہ وہ باعث ہلاکت و شقاوت اور یہ موجب سلامت و سعادت ہی
نیکون کی صحبت سی دنیا میں نیکنامی و عزت اور بدون کی صحبت
سی بدنامی و ذلت نیکون کی صحبت میں فاقون سی مرنا اچھا ہوتی ہی
لیکن بدون کی صحبت میں نعمت سی پیٹ بہرنا اچھا نہیں نیکون
کی صحبت عقل و شعور سکہلاتی ہی جسکا نتیجہ سعادت ہی اور بدون کی
صحبت مکر و زور سکہلاتی ہی جسکا نتیجہ شقاوت ہی عاقل کی صحبت
مرادہ

اولاد

مردہ دلون کو زندہ اور جاہل کی صحبت زندہ دلون کو پراگندہ کرتی
ہی دانا کی صحبت دریا ہی کہ جسنی اوس مین غوطہ لگایا گوہر مقصود
پایا اور نادان کی صحبت غربلہ ہی کہ جو اوس مین گرتا ہی وہ ناپاک
ہو کی مرتا ہی کسی دانا نی خوب کہا ہی ؎ دشمن دانا کہ پی جان بود
بہتر از ان دوست کہ نادان بود ؎ اور جب لڑکون کی تعلیم و تربیت سی فارغ
ہو تو اونکی شادی کردو اور اس امر مین اتنا خیال رکہو کہ بیوی شریفہ
و عفیفہ و عقیلہ و جمیلہ ہو اور کج خلق و بی غیرت اور سخت دل و بد طینت نہو
اور داماد خواندہ و ہنرمند اور پارسا و محنت پسند ہو اور کمینہ و دریدہ
و کاہل و جاہل و عیاش و بدمعاش و کریہ صورت و بیغیرت و ضعیف و
نحیف اور خلاف ملت و نسبت ہمت ہو اور شادی شریعت کی موافق
کرو رقص و سرود اور آتشبازی اور ہلوای مین بیفایدہ روپی برباد کرکی گنہگار
و قرضدار نہو ؎ کہ بعض شخص لڑکون کی شادی بچپن مین کرتی
ہین اور اس مین یہ نقصان ہی کہ اگر جوانی کی وقت طرفین مین سی

اولاد

کسی مین کچھ عیب ظاہر ہو اور عورت کی خاندان مین عورت کی دوسری
شادی کا رواج نہو تو عورت کی حق مین یہ ذرا دوا ہی اگر عورت مین
کچھ عیب نکلا تو اپنی قسمت کا قصور سمجھکی شاکر رہیگی اور اگر مرد مین ظاہر ہوا
تو والدین کو نادان و بی شعور اور اپنی کو بی قصور سمجھیگی اور بتقاضای
بشریت مبتلای مصیبت ہوگی اور باد درد والم کی بیقراری اور غم و غصہ
کی بیمار ہو مریگی اور طرفین سی جو کچھ شادی مین خرچ ہوا وہ بیفایدہ اور
عبث رنج وملال ہوگا اور بعضی شخص پچیس تیس برس تک شادی نہین
کرتی اور اس مین یہ نقصان ہی کہ اتنی عمر تک شہوت کو ضبط دشوار
اور عمر گذر جانی پر نکاح کرنا بی لطف و بیکار ہی لہذا بہتر یہ ہی کہ لڑکون
کی شادی آغاز شباب مین کرو تا کہ مصیبت سی محفوظ اور شادی محظوظ
ہون اور اس بات کو بھی خیال رکھو کہ حتی الامکان داماد کو کچھ دینا چاہیی
تا مقدور اوس سی کچھ لینا نہ چاہیی اور نہین تو لڑکی داماد کی نظرون
مین خفیف و بی توقیر بلکہ کل سسرال والون کی نگاہ مین بی عزت و حقیر ہو جاۓ گی

شادی

شاگرد کی سمجھانی مین کوی دقیقہ فروگذاشت
نکرو اور شفقت و محبت سی پڑھاؤ اور راہ راست پر ہدایت کرو
اگر محتاج ہو تو اوسکی اعانت کرو اور حتی الامکان اوس سے
کوی چیز نہ لو اور جو کام اوسکی لایق نہو اوسکی تکلیف ندو اور
جو کچہ تم کو خوشی سی دے اوسی رد نکرو اور اگر علم مین تم سی بڑہجاے
تو حسد نکرو بلکہ اوسکا کمال عین اپنا کمال جانو اور فرزند سی
اوسی کم نہ سمجھو بلکہ حق یہ ہی کہ فرزند اگر نالایق ہی تو خاندان
کا نام ڈبوتا ہی اور شاگرد صاحب لیاقت ہو تو اوستاد کا نام
روشن کرتا ہی دیکھو یہ کوی نہین جانتا کہ ارسطو کس کا بیٹا
اور فلاطون کس کا باپ تہا مگر یہ سب جانتی ہین کہ وہ شاگرد اور یہ استاد
تہا لیکن اراذل کو شاگرد نہ بناو اور کمینون کی ~~پیچہی اپنا وقت~~ کی سمجہے
اپنا وقت نہ گنواو حکمانی کہا ہی کہ جس کی بدن مین اخلاط فاسد
موجود ہین وہ جس قدر کہانا کہایگا اوسکا مرض بڑہتا جایگا اور

اور جس کا نفس اخلاق ذمیمہ سے پاک نہیں ہے وہ جس قدر علم حاصل
کریگا اور سائنہ و فساد ترقی کریگا اور اسباب کو بادر رکہو کہ اگر بدعت
پڑہیگا تو خدا کی عبادت اور خلق کی ہدایت کریگا اور اوسکی ثواب میں تم
کو شریک کریگا اور کمینہ پڑہیگا تو فسق و فجور اور خلق اللہ کی گمراہ کرنی میں
کوشش اور اوسکی عذاب میں تم کو شریک کریگا

یہ تو ظاہر ہے کہ درس و تدریس
اور کتاب سے ہمیشہ نئی نئی باتیں معلوم ہوتی ہیں اور ذہن و
حافظہ کو قوت اور استعداد میں ترقی اور تقریر میں صفائی
ہوتی ہے اور علم ہمیشہ تازہ رہتا ہے اور شہرت و ناموری
اور فوائد دینی و دنیوی حاصل ہوتی ہیں اور خیالات
فاسدہ و افکار ردیہ و افعال ذمیمہ سے آدمی بچا رہتا ہے اور یار
و اغیار کو فایدہ پہنچتا ہے لہذا انسان کو مناسب ہے کہ جب فرصت پاوے
تو بیکار نہ رہے بلکہ اسی شغل شریف میں اپنی اوقات صرف کرے

بہم طرز

مبتدیوں کو چاہیے کہ پہلے حروف ہجا
کی شکلیں اور الفاظ کے ہجے خوب یاد کریں جب اس میں ملکہ
اور عبارت پڑھنے کی قوت حاصل ہو جائے تو صرف و نحو کے
قواعد یاد کریں اور جب اس سے فراغت حاصل ہو تو ضروری
علوم کے یعنی معاد و معاش کی فکر کریں اور اسباب کا خیال رکھیں
کہ اس زمانہ میں تنگی معاش کے سبب سے تحصیل علم کی فرصت
بہت کم ملتی ہے لہذا ضرور ہے کہ حتی الامکان ایک آن بھی بیکار
میں ضائع نہ کریں اور جو کچھ پڑھیں اسے خوب دل لگا کے یاد
کریں بزرگوں نے کہا ہے السبق حرف والتکرار الف اور اگر
کوئی بات بھول جائیں تو پوچھنے میں نہ شرمائیں اور جب مطالعہ کی
استعداد ہو جائے تو خوب مطالعہ دیکھ کے پڑھیں اور اگر بے مطالعہ
دیکھے پڑھینگے تو استاد آزردہ اور خود شرمندہ ہونگے کیونکہ بالائی
جھگڑے یعنی صحت الفاظ و ترکیب کلمات اور درستی ترجمہ میں گفتگو بیجا

کرینگی اور اصل مطلب کی سمجھنی اور سمجھانی کی نوبت آیگی اور وقت
گذر جائیگا اور اگر سن زیادہ ہوگیا ہو تو پڑھنی میں شرم نہ کریں اور
یہ خیال ہی نکریں کہ تحصیل کا سن اور پڑھنی کی دن گذر گئی کیونکہ سیکھنے
کی کوئی وقت مقرر نہیں ہی کسی نی سلطان المحققین خواجہ نصیر الدین طوسی
سی پوچھا کہ پڑھنی کا کون وقت ہی اوس جناب نے فرمایا من المہد
الی اللحد جب کسی کو پڑھانا منظور ہو تو پہلی کتاب
کو خوب دیکھ لو اور جو بات نہ معلوم ہو اوسی بخوبی دریافت کر لو خواہ
کتاب سی یا استاد سی اور شاگرد کی سمجھانی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت
نکرو اگر ایکبار میں نہ سمجھی تو مکرر سمجھاو اور ایک طور سی نہ سمجھی تو
دوسری طور سی سمجھاو اور ایسی کتاب پڑھاو جسکا سمجھنا اوسی
دشوار نہو اور اس مقدار سی پڑھاو کہ اوسی یاد کرنا بار نہو اور
استاد کو خیال رہی کہ اس زمانہ میں تنگی معاش کی سبب سی تحصیل علم
کی فرصت کم ملتی ہی لہذا مناسب ہی کہ اب بحسب مصلحت درس
و تدریس

و تدریس کا طور بدل دیا جای اور کوی آسان طریق نکالا جای
اور درس کی لئی کتابین ایسی مقرر کیجاین جن مین ضروری مسایل
ہون اور عبارت ایسی واضح ہو کہ متن ہی مین مطلب حل ہو جای
شروح و حواشی کا سلسلہ نہ چلی اور اگر شاگرد کوی بات
پوچھی تو اوسی مناسب جواب دو اور غصہ و عتاب نکرو اور جو
بات تم کو نہ معلوم ہو اوسی صاف کہدو کہ ہمکو معلوم نہین ہی لیکن زنہار
جہالت کا جواب دیکی اوسی ضلالت مین نہ ڈالو اور ہر اوس
بات کو مہمل ہی نہ چھوڑو کسی طور سی ضرور دریافت کر کی
بتلا دو اور اگر شاگرد دیر فہم ہو تو نہ گہبراو جس طور سی ممکن ہو
اوسی سمجھا دو اگر شایق ہو تو اوسی بدل و جان بتلا دو اور بد شوق
ہو تو مار پیٹ کی بڑہاو اور یہ ہی خیال رکہو کہ بعضی لڑکی
یاد کرنی مین کوشش کرتی ہین لیکن نقصان ذہن کی سبب
سی اونکو جلد سبق یاد نہو تو ایسی لڑکون پر عتاب نکرو کیونکہ یاد

نکرنی مین لڑکی کا قصور ہی لیکن یاد نہونی مین وہ معذور ہی اور
بعضے لڑکی ذہین ہوتی ہین اونکو جلد یاد ہو جاتا ہی وہ اوس پر مغرور ہوکے
محنت نہین کرتی اور چند روز کی بعد بھول جاتی ہین اون سی یاد ہو
محنت تو چلاتی کہا ہی خذ الفاً و قل الفاً

جب کتاب دیکھو تو طبیعت کو خوب متوجہ کرکی فکر کرو اگر حل
مطلب ہو جاے تو فہو المراد اور نہین تو دریافت کرو کہ کس سبب سی مطلب حل نہین
ہوتا اور اوسکی کئی سبب ہین ازانجملہ یہ ہی کہ کتاب کی عبارت
مین غلطی ہوگی اور اس صورت مین کسی طور سی صحیح کرنا چاہیے
یہ کہ کسی لفظ کی معنی نہ معلوم ہونگی اور اس صورت مین لغت
دیکھنا چاہیے یہ کہ صیغہ نہ معلوم ہو اور اس صورت مین صیغہ
دریافت کرنا چاہیے یہ کہ ترکیب نہ معلوم ہو اور اس صورت مین اوسکو
دریافت کرنا چاہیے یہ کہ عبارت مغلق ہو اور اس صورت مین اوس
بحث کو کسی دوسری کتاب مین جسکی عبارت واضح اور آسان ہو دیکھو اور

شرح و حاشیہ سے مدد لو اور بار بار غور و فکر کرو اور جب وہ حل
طے ہو جاویں اور پھر بھی منزل مقصود تک رسائی نہ ہو تو کسی استاد
سے دریافت کرو لیکن زنہار مایوس ہو کے چھوڑ نہ دو استادوں نے کہا ہے

مشکلی نیست کہ آسان نشود   مرد باید کہ ہراسان نشود

اور جو کتاب دیکھو اوسے ناتمام نہ چھوڑو بلکہ اول سے آخر تک حرف بحرف
دیکھو

عقلا نے کہا ہے کہ ایک ساعت کا مناظرہ
جتنا فائدہ کرتا ہے اتنا ایک مہینے کا موحنہ پڑھنا مفید نہیں ہوتا
اور جو شخص ہمیشہ مناظرہ کا شغل رکھتا ہے اوسے قوت بیانی حاصل
حاصل ہو جاتی ہے کہ ایک مطلب کو کئی طرح سے بیان کر سکتا ہے اور حریف
کا رعب اوس پر غالب نہیں ہوتا اور خصم کیسا ہی فن کا عالم ہو لیکن اوس
سے گفتگو کرنے میں نہیں گھبراتا اور مجادل کے مغالطہ میں نہیں آتا
مگر چاہیے کہ مناظرہ انصاف پسند و خوش بیان آدمی سے کرے خود پسند
اور بدزبان سے نہ کرے ورنہ ضد سے ہوس میں مناظرہ بجائے بحث رنج و ملال ہوتا

ہی لہذا اس سے احتراز کرنا مناسب ہی خصوصا شیعہ و سنی کا
مناظرہ اس زمانہ میں بالکل مصلحت سے دور ہی کیونکہ اس جھگڑی
سے آپس میں عداوت اور غیر قوموں کو قوت ہوتی ہی البتہ عیسائیوں
سے مناظرہ کرنی کا مضایقہ نہیں کیونکہ خود اونکو اثبات کا شوق ہی مگر ہر
شخص کی ساتھ بہتر نہیں ہی بلکہ جو شخص ذی علم و غیر متعصب و خدا
ترس ہو اوسکی ساتھ چاہیی تاکہ طرفین کو فایدہ ہو اور جو لوگ
ان سے مناظرہ کا قصد کریں تو اونکو لازم ہی کہ پہلی اونکی دینی
کتابوں پر خوب عبور حاصل کریں اور طرفین سے جو کتابیں
رد و قدح میں تالیف کی گئی ہیں اون پر خوب لحاظ کریں اور
مناظرہ خواہ تقریری ہو اور خواہ تحریری ہو لیکن ناملایم الفاظ
کا استعمال نکریں اور فضول باتیں درمیان میں نہ لاویں اور
مخالف کی مطلب کو خوب دل لگا کی سنیں جو بات قابل تسلیم
ہو اوسے تسلیم کریں اور جو قابل رد ہو اوسکی رد کریں

اور جو

اور جو بات کہین اوسکی اطراف وجوانب کو پہلی خوب لحاظ کر لیا کرین جلدی ہین کلام نکرین اور جو بات کہین واضح ومختصر ومدلل کہین اور جب تک ایک بحث تمام نہو تب تک دوسری بحث درمیان ہین نہ لائین اور دل کو خوب مطمئن کرکے کہین مخالف کے شور وشغب اور مغالطون سی نہ گہبرائین اور گفتگو اوس سی شایستگی سی کرین کہ مخاطب کی دل مین نیک اثر ہو اور اگر کوی ایسی بات نکہین کہ وہ آزردہ ہو جاے اور پہر غصہ مین اکی اچہی بات کو بہی ناپسند کری اور اونکی ساتہ تو نہایت نرمی سی گفتگو کرنی چاہی چنانچہ کلام الله مین بہی حکم ہی کہ لا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن

حتی الامکان عزیز واقارب کا احسان نہ اوٹہاو اگر ہوسکی تو اونکی ساتہ احسان کرو اور بدلہ کی امید نرکہو اگر کچہ شئی دین تو انکار نکرو اور جو احسان کرو اوسی یاد نرکہو اور کسی

احسان کرو اوسی بادولا کی پشیمان نکرو اگر افلاس و عسرت
مین ہون تو اونکی مدد کرو اور عیش و عشرت مین ہون تو حسد نکرو
اور تا امکان اونکی امداد کرو اور تا مقدور اون سی آزار نکرو
اونکا بار اپنی سر پر اٹہا لو اور اپنا بار اون پر نڈالو اگر تم سی کچہ قصور
ہو تو معذرت کرو اور اون سی ہو تو شکایت نکرو اگر تم سی اونکا
کچہ نقصان ہو تو تلافی کرو گرچہ تہوڑا ہو اور اون سی تمہارا زیان
ہو تو معاف کرو اگرچہ بڑا ہو اور اونکی مال و دولت پر حسد اور
اونکی دشمنون کی مدد نکرو اور خدمت سی منہ نموڑو رنج و مصیبت
مین ساتہ نچہوڑو اور اپنی احسان پر دہیان نکرو اور اونکا
احسان ورد زبان کرو اور اونکی مال و عزت کی حفاظت اور
دشمنون سی اونکی حراست کرو اگر تمہاری مکان آئین تو کہانا کہلاو
اور تم اونکی مکان پر جاو تو تحفہ لیجاو اور اگر باہمہ رنج غائب وہ بدخواہی
وعدہ کرین تو بلا اضرار اون سی وفا کرو حکمائی کہا ہی کہ جس عزیز

سے ہمیشہ اذیت پہنچی اوس سے الگ رہنا بہتر اور جس

دانت میں ہمیشہ درد رہے اوسے دفع کرنا بہتر اور حتی الامکان

ہم جنسوں کو چھوڑ کے ناجنسوں کی صحبت نہ اختیار کرو حکما نے کہا

ہے کہ ہم جنسوں کے ساتھ زندان میں رہنا بہتر لیکن ناجنس کی ساتھ سیر

گلستان بہتر نہیں ہے اور بلا ضرورت جلاوطنی نہ اختیار کرو

کیونکہ دیس کی گدائی پردیس کی بادشاہی سے بہتر چنانچہ کسی استاد نے

کہا ہے حب وطن از تخت سلیمان خوشتر خار وطن از

سنبل و ریحان خوشتر یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد میگفت گدا

بودن کنعان خوشتر دوستوں کی ساتھ

بلطف و مدارا پیش آؤ بدکی نزدیک نہ جاؤ اگر کوئی تمہاری ساتھ

احسان کرے تو بشرط امکان اوسکی ساتھ زیادہ سلوک کرو اور

اگر زیادتی پر مقدور نہو تو مساوات ضرور ہے اور اگر مساوات بھی نہو تو جس قدر

ہوسکے اوس میں قصور نکرو اور اگر کچھ نہوسکے تو اوسکی شکر گذاری ضرور ہے

لیکن زینہار دوسرے کی احسان کا انکار نکرو بلکہ جہان ذکر آوے اوسکا
اقرار کرو اور اسکو یاد رکہو کہ بڑی فضیلت یہ ہی کہ آدمی اپنا احسان
بہول جاوے اور دوسری کا یاد رکہی اور بڑی رذیلت یہ ہی کہ دوسرے
کا احسان بہول جاوے اور اپنا یاد رکہی اور جب کوئی چیز کسی کو دو
تو پہر اوسکی استرداد کا ارادہ نکرو حدیث شریف مین ہی کہ جو شخص
کسی کو کچہ دیتا ہی اور دیکی پہیر لیتا ہی وہ کتا ہی کہ قی کرتا ہی اور پہر
اوسیکو کہاتا ہی اور حتی الامکان دوست کو آزردہ نکرو حکما نے کہا ہی
کہ نہایت کم بخت وہ آدمی ہی جسکی دوست ہاتہ آوی اور اوسنی اوسکے
حفاظت نکی اور اوس سی بدتر وہ ہی جسکو دوست صادق
ملا اور اوس نی اوسکی حقوق کی رعایت نکی اور عقلا نی کہا ہی
کہ رشتہ محبت کا توڑنا آسان ہی لیکن اوسکا جوڑنا مشکل ہی اور
اگر کسی تدبیر سی جوڑو تو اگلی صفائی نہین رہتی بلکہ دونون طرف سی
بیچ مین گرہ پڑ جاتی ہی یہی سبب ہی کہ جب انسان کسی سی ایکبار
دہوکہا

دہوکہا کہاتا ہی تو ہر چند اوس پر احسان کیا جاے لیکن اوسکو
اطمینان نہین ہوتا بلکہ زیادہ بدگمان ہوتا ہی لہذا اگر تمنی
کسی سی بیوفای کی ہو تو اوس سی صفای اور حاجت روای
کی امید نرکہو بلکہ اوس سی ہوشیار رہو اور جس نی تمہاری
ساتہ بیوفای کی ہو اوسکا اعتبار نکرو حکمانی کہا ہی کہ وہ بڑا
بیوقوف ہی جو بیوفا کا اعتبار کرتا ہی اور اوس سی بدتر
وہ ہی جو دوست سی بیوفای کرکی پہر اوس سی حاجت روای
چاہتا ہی اگر کوی تمہاری ملاقات
کو ای تو بقدر مرتبہ اوسکی عزت و خاطر کرو اور جو چیز موجود ہو
حاضر کرو اور اگر کچہ نہو تو معذرت کرو اگر زیادہ بیٹہی تو منہ بناو
اور ناک بہون نہ چڑہاو اور اگر تمہارا کچہ حرج متصور ہو تو تقدیم
ما وجب کی بعد اوس سی اوس سی رخصت لو اور اگر جلد جانا چاہی
تو بزور نہ بٹہیالو اور اوسکی کاموں مین خلل نڈالو اور اوسکی ساتہ

ایسی الفت کرو کہ وہ خوش ہو کی جای کوی ایسی حرکت
نکرو کہ پہر نہ ای اور اگر تم کسی کی پاس جاو تو ایسی وقت نہ جاو
کہ اوسکا حرج و نقصان ہو اور نہ اتنا بیٹہو کہ اوسکی خاطر پر بار ہو
ہو اور تا مقدور اوس سی کچہ فرمایش نکرو اور جو کچہ وہ پیش کش کری
اوسی رد نکرو اور جو نہ دی اوسکی خواہش نکرو اور اوسی ایسا راضی
کر کی اٹہو کہ وہ کہی پہر تشریف لاینگا ایسی حرکت کر کی نہ اٹہو کہ
وہ کہی پہر نہ اینگا اور استیاکو خوب یاد رکہو جب کسی کی مکان
پر جاو اگر کوی ادمی ہو تو اوسکی معرفت اطلاع کرو اور
اگر نہو تو اواز دیکی بلاو اور اگر تمہاری اواز نہ پہچانی جاوی
اور اندر سی کوی تمہارا نام پوچہی تو فورا اپنا نام تبلادو فی
زماننا اکثر لوگون کی عادت ہی کہ اپنا نام نہین تبلاتی کوی تو
خاموش کہڑا رہتا ہی اور کوی کہتا ہی کہ ہم ہین اور کوی کہتا ہی
کہ بندہ خدا ہین اور کوی کہتا ہی اونو بتاین اور کوی کہتا ہی

کلوباری

تمکو ہماری نام سی کیا کام اور یہ سب باتین حماقت و بیوقوفی
کی علامت ہین کیونکہ ان سی صرف یہی مفہوم ہوتا ہی کہ کوئی اجنبی
ہی یہ نہین معلوم ہوتا کہ کون آدمی ہی اور یہ بہی نہین معلوم
ہوتا کہ ان واہیات باتون مین کیا خوبی اور نام بتلانی مین کیا
خرابی ہی   جب کسی شخص کی دعوت
کرو یا کوئی مسافر تمہاری مکان مین آجای تو مہمان کی نشست کی
لیی اچہا مکان تجویز کرو اور برتنون کی صفائی اور کہانی کی
نفاست مین اہتمام کرو اور کہانا اس مقدار سی دو کہ وہ آسودہ ہوجای
اور کچہہ بچ رہی اور جو کوئی اوسکی ساتہہ ہو اوسی بہی کہلاو اور اوسکی
خدمت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرو اور زینہار یہ خیال
نکرو کہ اوسکی کہلانی مین تمہارا زیان ہوا یا یہ کہ تم نی اوسپر احسان کیا
بلکہ یہ سمجہو کہ وہ اپنی قسمت کا کہانا تمہاری دسترخوان پر کہاتا ہی چنانچہ
عقلانی کہا ہی   شکر بجا آر کہ مہمان تو   روزی خود میخورد از خوان

تو اور جب تم کو کوی بلای تو زیاده ادمی اپنی ساتھ
نہ لیجاو اور جو عمده کھانا ہو اوسکی طرف زیاده رغبت اور جو
ناقص ہو اوس سی نفرت نکرو اور جب کوی کسی کی دعوت
کری تو جب تک میزبان تمھین نہ بلای تم مہمان کی ساتھ نہ جاو
کیونکہ اگر وه تم کو نہ کھلای تو تم پشیمان ہوگی اور اگر جبر کھلای
تو اوسکا نقصان ہوگا اور شاید اوسکی پاس اتنا کھانا نہو کہ
تمھین کھلای تو اوسی ندامت ہوگی اور اگر ہو لیکن تمھارا
کھلانا اوسی منظور نہو تو تم کو خجالت ہوگی اور ہر حال فاقہ
کی تکلیف و رنج اٹھانا اچھا لیکن غیر کی طفیل سی حلوا کھانا
اچھا نہین   سقمونیا سی تلخ ہی حنظل سی ہی بتر   بہی ہی بہشت
کھانا طفیل غیر سی حلوا و در بہشت   حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپای مردی ہمسایہ در بہشت   اغا کو چاہی کہ
حتی الامکان ادمی شریف و دیانتدار و ہوشیار تلاش کری
اور دروغگو

اور درد علم کو کاہل و سرکش نہو اور یہ شرطین بہت ضرور ہین
اور مشاق نوآموز سے اور ہم مذہب مخالف مذہب سے بہتر ہی اور
ان شرطون کے سوا کام کی نظر سے بہی شرطین ہین مثلاً معلم ہو
تو صاحب علم و خوش تقریر و معقول پسند و با ادب و متقی ہو اور حسن قدر
زیادہ فضایل اوس مین ہون بہتر ہی اور یہ نوبت ضروری کہ
لڑکون کو اوس سے بچانا نہ یہ کہ خود اونکو آوارگی سکہلای اور علت ساریہ
مثل آتشک و خارش و برص و جذام وغیرہ مین مبتلا نہو اور سخت دل
نرم دل سے بہتر ہی اور اگر سپاہی ہو تو شجاع اور قوی جسم و جرار
و آزمودہ کار ہو اور لولا اور لنگڑا اور ضعیف و بیمار نہو اور کارپرداز
خیرخواہ و رازدار و صاحب رای و صاحب تدبیر و حکام رس و فضول خرچ
و طامع نہو اور خدمتگار مزاج دان و حاضر باش و با ادب و چالاک
اور عوارض ساریہ سے بری ہو اور بدتمیز و چغلخور نہو اور خواندہ ناخواندہ
سے بہتر ہی اور اسی طرح ہر کامون کی نسبت مناسب شرطین

قیاس کرو اور حتی الامکان اراذل کو نوکر نہ رکھی اور اقا

کو چاہیی کہ کام اور وقت معین رکھی اور جو کام جس سی متعلق

ہو اوس سی وہی کام لی دوسری کام کی تکلیف نہ دی اور

وقت گذر جانی پر اوسی رخصت دی اور اگر زیادہ کام لی

تو اوسکی اجرت علیحدہ دی اور تنخواہ معین پر دی تقاضی کا منتظر

نرہی اور حسب لیاقت اوسکی عزت دی توقیر کری اور نوکر کو اپنی

اختیار میں رکھی اپنی اوپر اوسی مختار نکری اور اگر نوکر سی سہو اگر

کوی قصور ہو تو معاف کری اور اگر قصدا ہو تو بقدر نقصان

مطالبہ کری اور اون پر تہمت نہ لگای او مصیبت و بیماری میں

دستگیری کری اور بوجہ معقول اونکو معزول نکری اور اونکو ایسا

راضی رکھی کہ اوسکی قلیل کو دوسری کی کثیر سی بہتر جانین

کو چاہیی کہ حتی الامکان شریف و عالی خاندان کی نوکری کری

اراذل و ناقدردان کی نکری اور کام یاروں کی طور پر کری سکاروں

کی طور پر

کی طور پر نکری اور اپنی کام پر اوسکا کام مقدم جانی اور
جب تک اوسکی کام سی فراغت نہ پای کسی دوسری کام
کی طرف متوجہ نہو اور جو کام اوسکی متعلق ہو اوسی بوجہ احسن اور
وقت معین پر کری خواہ کوئی شخص نگران حال ہو یا نہین اور ہر
کام مین اصل یہ ہی کہ دل و جان سی بجا لاے مفت کی تنخواہ نکہای
اگر مال کا کام ہو تو خیانت نکری اور معاملات کا کام ہو تو
دور اندیشی اور مصلحت و خیر خواہی کی ساتہ کری اور بلا ضرورت
رخصت کا طالب اور بلا اطلاع غائب نہو اور جس کام مین دخل
نہو اوس مین بیدخل نکری اور جس کام کی لیی تنخواہ پاتا ہی اوس مین
انعام کا امیدوار نہو اور آقا پر احسان نرکہی کہ فی زمانا
ہم دیکہتی کہ لوگ نوکر سی کام لیتی ہین اور مہینا گذرجانی پر اوسکو
تنخواہ نہین دیتی بعضی بزرگ تقاضی کی اور بعضی نالش کی
منتظر رہتی ہین اور بعضی کسی طرح سی نہین دیتی کہ یہ خیال نہین

کرنی کہ جب نوکر وقت پر تنخواہ نہین پاتا تو مایوس ہو کی کام
مین سستی و بی اعتنای اور آقا سی عداوت و بیوفای اور
امانت مین خیانت کرتا ہی اور جہان بیٹھتا ہی وہین اوسکی
بدنامی و رسوای کرتا ہی اور اس کو نوطبال کرو کہ جس نوکر نی تنخواہ
پانی کی امید پر لوگون سی قرض لیکی اپنا کام نکالا اور مہینا گذر
جانی پر تنخواہ نہ پای اور داینی نی اکی اوسکا گلا دبایا تو وہ آقا کی
بدگوی و بدخواہی اور عین وقت پر دغابازی نکریگا تو پھر کیا
کریگا اور اوسکی گہر والی ایسی آقا پر لعنت و بد دعا ہین نکرینگی
تو کیا کرینگی اور ایسی بدبخت پر خدا کا غضب ہوگا تو کیا ہوگا
اور جب بے نام ہو جاویگا تو اوسکا کوی اعتبار نکریگا اور رفتہ رفتہ
اوسکی بڑی بڑی معاملات مین نقصان اور عزت و اعتبار مین بڑے
زیان ہوگا اور ہندوستان کی بربادی کی وجہون مین سی ایک بڑی
وجہ یہی ہی مگر افسوس کہ اب بہی کسی کو اسکا خیال نہین آتا اور کوی بہی

گردش سے بچنا تا [illegible] ای عزیز زمانہ کے

سب تکلیفین اپنی سر پر اٹھا لینا لیکن وام کی دام مین اپنا

گلا نہ پہنسانا اور اگر قرض لینا ہی ضرور ہو تو اوسی قدر لو جسکا

ادا کرنا بار نہو اور وعدہ ایسا کرو جسکا ایفا دشوار نہو حکما نی کہا ہے

کہ قرض اتنا لو کہ ادا ہو سکی اور وعدہ ایسا کرو کہ وفا ہو سکی اور جس وقت

تو اوسی وقت سی اوسکی ادا کرنیکا بندوبست کرو اور اگر ایک

بار مین نہو سکی تو بتدریج ادا کیجاو کیونکہ آخر ایک روز کل ادا

ہو جائیگا کیونکہ خوشہ خوشہ انبار اور قطرہ قطرہ رود بار بلکہ دریا

تیار ہوتا ہی اور راستہ چلتی چلتی کٹتا ہی اور قرض دیتی

دیتی نپٹتا ہی اور جب تک ادا نہ ہو تب تک دوسرا نہ لو

اور تا مقدور وعدہ کی پیشتر ادا کرو کیونکہ جو قرضدار وعدہ کے

پیشتر ادا کرتا ہی وہ بجای فرزند ہی دائن اوس سی پدرانہ

محبت کرتا ہی اور جو وعدہ پر دیتا ہی وہ خیرخواہ نوکر ہی دائن

اوسکی عزت کرتا ہی اور جو تقاضا کرنی سی دیتا ہی وہ سرکش

غلام ہی داین اوس سی نفرت کرتا ہی اور جو لیکی ہضم کر جاتا ہی

وہ ابتر ~~مطلقہ~~ جرلم ہی داین اوسپر لعنت کرتا ہی اور زنہار وعدہ

خلافی کا ارادہ نکرنا کیونکہ ایک دروغ سی انسان بی اعتبار

اور ذلیل وخوار ہوتا ہی اور ایک وعدہ خلافی سی رسوای بازار

اور یار واغیار سی شرمسار ہوتا ہی ایک جہوٹہ ہزار معاملونکو

خاک مین ملاتا ہی جیسا کہ ایک قطرہ بول گہرون پانی کو ناپاک

کرتا ہی شیخ سعدی نی سچ کہا ہی بسا نام نکو پنجاہ سال

کہ یک نام زشتش کند پایمال اور داین کو چاہی کہ وعدہ

پیشتر تقاضا نکری اور وعدہ گذر جانی پر اگر مدیون دنیا دار

ہو تو اوسی ذلیل ورسوا کری اور محتاج ہو تو اوسپر جبر نکری اور

دغاباز ہو تو صبر نکری اور اوسکا حیلہ قبول نکری بلکہ دام دام وصول

کری اور اصل یہ ہی کہ اس زمانہ مین کسی کو کسی کو قرض ندو اور جو دو

سی پر

سے پھر ملنے کی امید نرکھو بلکہ یہ سمجھو کہ تم پر اوسکا قرض تھا سو ادا ہوگیا
اور جو لیکے پھر دے تو یہ سمجھو کہ اوسنے تم پر احسان کیا لیکن
دوبارہ نہ دو شاید وہ پھر ایسا احسان نکرے زمانہ کا یہ
حال ہے کہ جسے دو وہ لیکے ہضم کرجاتا ہے تشنہ دار یہ کہتے ہیں
کہ ہمکو عرفا و شرعا حلال ہے اور دوستدار یہ کہتے ہیں کہ یاروں
کا مال ہے دینے والا مانگتے ہیں شرماتا ہے اور لینے والا کچھ پروا
نہیں کرتا تقاضا کرو تو بگڑتا ہے جتنے زیادہ کہو اوتنے فحش و مغلظات
سناتا ہے اگر نالش کا ارادہ کرو تو پہلے رسوم سرکار
اور محنتانہ وکیل و مختار ادا کرو اگر نالش میں کچھ بھی ضعف رہگئی
نکلی تو یا صبر کرو یا دوسری خرچہ کا اپنے اوپر جبر کرو اور اگر
نالش منظور ہوئی تو چند روز تضیع اوقات ہے اور طرح
طرح کی اخراجات ہیں اور اوسوقت مدیون جواب دیتا ہے
کہ میں نے اس سے کبھی نہیں لیا دیوانہ ہے ہذیان بکتا ہے یا

کہتا ہی یا یہ کہ دغا باز ہی بہتان کرتا ہی یا یہ کہ میں دی حکام ہی
پاس رسید موجود ہی غرض جہوٹہی گواہ طیار کرتا ہی حاکم کی روبرو
بحث و تکرار کرتا ہی کبہی دغا باز کبہی حساب زبناتا ہی ہزار حجت
اگر جیت جاوی تو مرافعہ ثانیہ کرتا ہی اور اسکا سلسلہ دور تک جاتا ہی
اگر محکمہ سی جیت جاوی تو جایداد کا انتقال کرتا ہی وصول ہونا
محال ہوتا ہی اور اگر قید کرواو تو تنخواہ دیا کرو چند روز تنخواہ لیکی
کہا بکا بعد چندی چہوٹ جایگا اور اگر ہار جاوی تو ان مصیبتوں
کی سوا دوہری خرچی کی زیر بار ہی اور اگر جعل کا ثبوت ہوا تو
ان ذلتوں کی علاوہ قید و خر سوائی ہی اور یہ اون مقدموں کا
حال ہی جن میں تمسک مکمل ور دستاویز مسجل ہی اور جن میں
ایسی مضبوطی نہین ہی اون میں اتنا جواب کافی ہی کہ ہم کب
لیا اور تم نی کس کی سامنی دیا اور لطف یہ ہی کہ دائن مدیون
کی درازی عمر و تندرستی و ترقی کی دعا کرتا ہی تاکہ اوسکا روپیہ نہ ڈوبی

ادر مدیون

اور مدیون ہمیشہ دائن کی موت و پریشانی کی دعا کرتا ہی
تاکہ یہ جلس ہضم ہو جاے دائن اِس فکر مین رہتا ہی کہ مدیون
پر کوئی آفت نہ آئی تاکہ اوسکا روپیہ نکل آئی مدیون اس تدبیر
مین رہتا ہی کہ دائن کسی بلا مین پہنس جاے تاکہ نالش کی معیاد
گذر جای دائن چاہتا ہی کہ مدیون کا کارخانہ بدستور بنا رہے
تاکہ روپیہ مین فتور نہ پڑی اور مدیون چاہتا ہی کہ دائن کے
ایسی خانہ بربادی ہو کہ تقاضا کرنیوالا کوئی نرہی لیکن یہ دغابازون
کا حال ہی اور جو ایماندار ہین وہ ادا کرینگی مگر جب اونکی پاس ہوگا
تو کیا کرینگی اور دغاباز و ایماندار کی شناخت دشوار ہی لہذا
بہتر یہ ہی کہ بلا ضرورت کامل کسی کو قرض نہ دو اور اگر مقام مروت
ہو تو بقدر وسعت سایل کی دوستانہ خدمت کر دای
عزیز روپی کو کوئی مین پہینک دینا اور دریا مین ڈبو دینا اچہا
لیکن قرض دینا اچہا نہین کل دولت محتاجون کو لٹا دینا لیکن

قرض کی نام سی ایک حبہ نہ دینا خصوصا دوست کو ہرگز
نہ دو اور نہ کبھی اوس سی لو کیونکہ جو شخص ایسا کرتا ہی وہ دوست
کی دشمنی مول لیتا ہی او محبت کی جڑ کہود تا ہی اور عداوت
کا بیج بوتا ہی اور ندامت کا پہل کہاتا اور غم کا مزا پاتا ہی اور
عمر بہر پچہتاتا ہی اور جیسا کہ قرض لینی اور دینی میں خرابیاں ہیں ویسا ہی
ضمانت کرنی میں بہی نقصان ہی چنانچہ صدہا زمیندار یاں اسی
میں برباد اور ہزارہا زمیندار ہلاک ہوی ہیں لہذا حتی الامکان
ان سب باتوں سی پرہیز کرو نقرا کی
دینی میں عجلت کرو تاکہ سوال کی نوبت نہ آی اور بعد سوال
انتظار میں نہ رکہو کیونکہ اوسی سوال کی ذلت کیا کم ہی کہ انتظار
کی نکبت بڑہای جاو اور جو کچہ دو شفقت و مہربانی سی دو نفرت
و سرگرانی سی نہ دو اور دینی کی بعد اوس پر منت نہ رکہو کیونکہ
اوسنی اپنی قسمت کا لیا ہی تمہارا نقصان نہیں کیا اور ضعفت
نہ ہی کہ

یہ ہی کہ دینوالا فقیر اپر احسان نہین کرتا بلکہ فقیر اوسکی مشکل
آسان کرتا ہی کہ اوسکا اسباب ضروری بلا مزدوری دائمی فانی
سی لیجاتا ہی اور دار جاودانی امانت پہنچاتا ہی اور دینی کے
بعد لوگون کے آگے اوسکا بیان کرکی سایل کو نادم و پشیمان اور
اپنی اجر کا زیان اور ثواب کا نقصان نکرو حکمائی کہا ہے
کہ جو کوی نیکی کرکی اوسکا شہرہ کرتا ہی وہ ثواب سے بے بہرہ
رہتا ہی جیسی مرغی انڈا دیکی شور مچاتی ہی لوگ اوسکا انڈا
لی لیتی ہین وہ محروم رہجاتی ہی اور ناامید ہو کر سایل کو
محروم نرکہو کیونکہ مال کا مالک خود آپ نہین بلکہ غربا کی
حاجت روائی ہی اور اگر تمہاری پاس کچھ ہو تو نرمی
سہولت سی جواب دو سختی و خشونت سی نہین اور امیر کو
چاہی کہ فقیر کو حقیر نہ جانی کیونکہ دونون کا مالک خدای پاک
اور دونون کی اصل خاک ہی اور پیدا کرنیوالا وہی خالق اور

بالنسوالا دہی رازق اور دونون اوسیکی محتاج ہین نہ اوکی
رفاہت اوسکی محنت و فراست سی ہی نہ اوسکی فلاکت
اسکی کسالت و حماقت سی ہی بلکہ دونون خدا کی حکمت سے
ہی ایک کو اوسنی دولت دی ہی اوسکی عیش و عشرت سے
گذرتی ہی دوسری کو مفلس کیا ہی اوسکی تنگی و عسرت سے
گذرتی ہی نہ دولت کی سبب سی وہ قابل توقیر ہی اور نہ
افلاس کی وجہ سی نہ لایق تحقیر ہی بلکہ حقیقت یہ ہی کہ فقیر
و بادشاہ دونون اورون کی کمای اور غیرون کا مال کہاتی
ہین فرق یہ ہی کہ وہ منت و سماجت لیتا ہی اور یہ زور دکہا کی لیتا ہی
بلکہ خدائی امیر کو فقیر کا باورچی بنایا ہی اور اوسکی کہانی کا
بندوبست اس سی متعلق فرمایا ہی اور فقیر کو توکل و قناعت
جا ہی بزرگون کا قول ہی کہ فقیر کی لی فاقہ نعمت اور قناعت
سلطنت ہی اور حکمانی کہا ہی کہ دولت کا قیام تجارت سے

اور سلطنت

اور سلطنت کا قیام سیاست سی اور قوت کا قیام صحت سے

اور فقر کا قیام قناعت سے ہی اور حرص و طمع کی نزدیک

نہ جای کیونکہ طمع مرض ہی اور سوال منکرات ہی اور نہ مانا

موت ہی اور اگر ضرورت ہو تو سخی اور عالی ہمت سی سوال

کری بخیل و رذیل کی نزدیک نہ جای کیونکہ بخیل سی سوال کرنی

مین نہ ذلت اور رذیل سی امید رکھنی مین ندامت ہے

اور حقیقت یہ ہی کہ بہوکہ کی اذیت اٹھانی اچھی لیکن سکہ

کی ذلت اٹھانی اچھی نہین اور جب کچھ پاجا تو کہڑا نہ ری

اور نہ پای تو اوڑا نہ ری اور جو ملی اوسی پر اکتفا اور دینے والے

کی حق مین دعا کری   بادشاہ کو لازم

ہی کہ ہمیشہ رعایا کی بہبودی اور خلق اللہ کی صلاحیت اور

عدالت کو مد نظر رکھی اور جو امر رعایا کی لیی بہتر معلوم ہو جیسے

راہ کی صفای اور مدرسون اور مسافر خانون کی طیاری

اور چوکیوں کی انتظام اور حکام کی تقرر اور قوانین و احکام
کی تعین میں خوب کوشش کری اور علم و ہنر کو خوب رواج دی
اور ظالموں کا استیصال اور مظلوموں کی دادرسی ہمیشہ
ملحوظ رکھی اور رعایا کی دولت و مال پر طمع نکری اور
کسی کی عزت و ریاست کو برباد نکری اور حکام عادل و عاقل
و رحم دل و تجربہ کار و دیانتدار مقرر کری اور اخیار و اشرار کی
معاملات میں امتیاز کری اگر اخیار سی سہوا کوئی قصور ہو
تو اونکو زبانی الزام دیکی ایک مرتبہ معاف کر دینا بہتر اور اشرار
سی انتقام لینا اولی کیونکہ اشراف بات سی اور اجلاف لات
سی مانتی ہیں اور خراج و محصول میں اتنی زیادتی نکری کہ
رعایا پریشان اور ملک ویران ہو جاوے اور اگر قحط و خشک
سالی یا اور کسی آفت سماوی و ارضی سی رعایا ناچار ہو تو
اوسپر سختی نکری اپ تکلیف اٹھاوی لیکن اون پر درشتی نکرے

اغراض ہم

غرض یہ کہ رعایا کو ایسا خوش رکھی کہ وہ محبت کی ساتھ
فرمانبرداری اختیار کری اور وقت پر جان نثاری کی لیی
طیار رہی اور رعایا کو چاہیی کہ ہمیشہ بادشاہ کی فرمانبرداری
و اطاعت اور اوسکی احکام کی تعمیل و عمال کی عزت و تعظیم
کری اور اوسکی حقوق عین وقت پر ادا کری اور جو بات
بادشاہ کی لیی فایدہ مند ہو اوسکو اطلاع کری اور اگر بادشاہ
کو کوئی ضرورت درپیش ہو تو اوسکی اعانت کری اور جب کبھی بادشاہ
کی جان یا مال یا ملک کو خطرہ ہو اوس سی خبر کری اور اگر خود اوسکی
دفع کی تدبیر کر سکتا ہو تو اوسمین کوشش کری اور کوئی بات
ایسی نکری جس سی ملک مین فساد اور رعایا برباد ہو بلکہ
آپسمین صلاح و محبت کی ساتھ رہین تاکہ بادشاہ کو اطمینان
حاصل رہی اور جزوی معاملات کی فکر و تردد مین اوسکا وقت
ضایع نہو اور یہ ہی کہ بادشاہ مثل طبیب اور رعایا مثل

مریض ہی جیسا کہ طبیب مطب کی لیے جگہ اور وقت معین

رکہتا ہی اوسی طرح بادشاہ کو لازم ہی کہ بار عام کی لیے جگہ

اور وقت معین رکہی اور جیسا کہ طبیب پہلی مریض کا حال خوب

دریافت کرتا ہی اور غور و تامل کر کی جملہ امور کی رعایت کر کی

دوا و پرہیز تجویز کرتا ہی اوسی طرح بادشاہ کو چاہی کہ رعایا

کا حال خوب دریافت کر کی جو باتین اونکی لیے مفید ہون اونکا

قانون مقرر کری اور جو باتین مضر ہون اون سی محفوظ رکہی

اور جیسا کہ طبیب حسب مصلحت نسخہ مین کمی و بیشی اور ترمیم و

تبدیل کرتا ہی اور اس عمل سی صرف اوسکی غرض یہ ہی کہ مرض

دفع او رمریض کو صحت و قوت حاصل ہو اوسی طرح بادشاہ کو چاہیے

کہ حسب مصلحت اپنی قانون مین کمی و بیشی اور ترمیم و تبدیل کیا

کری اور اس توجہ سی صرف صلاح عام و فلاح انام مراد ہو اور

جیسا کہ طبیب جس قدر مریض پر زیادہ توجہ او شفقت رکہتا ہی اور

محبت کی ساتہ

کی ساتہ علاج کرتا ہی اونسی ہی رجوعات زیادہ ہوتی
ہی اور مطب کو رونق اور طبیب کو نیکنامی و شہرت حاصل ہوتی
ہی اور مریض اوسکی ہوتی ہوی دوسری طبیب کی خواہش
اور حتی الامکان اوسکی خدمت و نذر و نیاز مین کوتاہی نہین
کرنی اور جس قدر توجہ کم اوسکی اغنای کرتا ہی اوسیقدر رجوعات
کم اور مطب بی رونق اور بدنامی و کسر شان اوسکی بہی موجود ہوتی
اور مریض اوسکو چہوڑکی دوسری طبیب کی طرف متوجہ ہوتی
ہین اور ایسی طبیب کو کسی مریض سی کچہ حاصل نہین ہوتا
ہی ایسی طرح ہر جو بادشاہ رعایا پروری اور عدالت و شفقت
زیادہ رکہتا ہی اوسکی سلطنت کو ترقی اور ملک کو رونق اور
بادشاہ کو نیکنامی و شہرت حاصل ہوتی ہی اور رعایا اوسکی
ہوتی ہوی دوسری بادشاہ کی خواہش نہین کرتی اور خوشی
سی اوسکی ادای حقوق اور خراج و محصول مین سعی و کوشش

کرتی ہی اور جب ایسا ہوتا ہی تو بادشاہ کا خزانہ معمور اور ملک آباد
اور حاکم و محکوم دونوں مسرور دلشاد رہتی ہیں اور جو بادشاہ
رعایا پروری پر نظر نہیں رکھتا اور انتظام و بندوبست میں کوشش
نہیں کرتا اوسکی رعایا دوسری بادشاہ کی خواہش کرتی ہی اور
انجام یہ ہوتا ہی کہ ملک میں فتنہ و فساد اور بادشاہ و رعایا
دونوں تباہ و برباد ہوتی ہیں اور رفتہ رفتہ سلطنت کو زوال
اور ریاست کو انتقال ہوتا ہی اور جیسا کہ مریض کو ضرور ہی کہ
طبیب کے پاس وقت معین پر حاضر ہو اور اپنا حال صحیح و درست
بیان کری اور کوئی بات اوس سی پوشیدہ نرکھی نہیں تو
تشخیص مرض میں طبیب حیران اور آخر کو مریض خود پشیمان ہوتا
ہی اسی طرح رعیت کو چاہیی کہ بادشاہ کی پاس وقت معین پر
حاضر ہو اور بلی وقت اوسکو تکلیف ندی اور حقیقت حال صحیح
و درست بیان کری اور نفع و نقصان کی باتیں اوس سی پوشیدہ

نرکھی نہیں تو

نہ کبھی سنین تو معاملہ کی حقیقت بادشاہ سے سمجھیگا اور اسکے سبب
سے تجویز مین حیران ہوگا اور آخرکو ہی نادان نادم و پشیمان
ہوگا اور جبکہ مریض کو ضرور ہی کہ طبیب کے رای سے انحراف
اور اوسکی تدبیر کی خلاف نکری اور اوسکی خدمتگذاری
و فرمانبرداری اور اوسکے اندرونیاز مین کوتاہی نکری کیونکہ
جب ایسا ہوتا ہی تو طبیب دل لگاکی مریض کا معالجہ کرتا ہی
اور مریض صحت پاتا ہی اسی طرح رعایا کو لازم ہی کہ
بادشاہ کی قانون سے سرکشی و مخالفت اور اوسکی احکام
سے سرتابی و بغاوت نکری کیونکہ جب ایسا ہوگا تو بادشاہ
رعایا پر شفیق و مہربان اور رعایا شادمان اور سب اپنی اپنی
کام مین اطمینان سے رہیگی

انسان کا شرف کمال سے ہی نہ مال سے جو
شخص مال کی تحصیل مین کوشش کرتا ہی وہ مجنون ہوکی مرتا ہی

آدمی بیماری کی اذیت اٹھاتا ہی لیکن بیمار کی خدمت
سی گھبراتا ہی   جو بوڑھی ہین شعور نہین وہ اون لڑکون
کی مانند ہین جنمین نور نہین   دو چیزین بادشاہ کی لیئی
ضرور ہین رحم و عدالت اور دو چیزین فقیر کیلئی ضرور ہین صبر و
قناعت   نادان اوروں کی مردی پر روتا دانا اپنی موت
یاد کرکی روتا ہی   نیک بخت وہ جوان ہی جو بوڑھون
کی روش رکھتا ہی اور بد بخت وہ بوڑھا ہی جو جوانون کی
خواہش رکھتا ہی   جسمانی بیماری کا انجام ہلاکت اور
روحانی بیماری کا انجام شقاوت ہی   دوا اور پرہیز سی
بیمار صحت پاتا ہی اور توبہ و عبادت سی گنہگار نجات پاتا ہی
اندھا وہ ہی جو اپنا عیب نہین دیکھتا اور بہرا وہ ہی
جو نصیحت نہین سنتا   عقلا کی نزدیک علم اصلاح اعمال
کی لئی ہی اور جہلا کی نزدیک تحصیل مال کی لئی   جسم

جسم کی قوت ماکولات سی ہی اور نفس کی قوت معقولات سی

نفس قابو مین نہین آتا مگر صبر سی اور مقصود حاصل نہین ہوتا

مگر صبر سی ۔ راستی باعث عزت اور دروغ سبب ذلت ہے

چوری کا انجام ہلاکت اور مکر کا انجام ندامت ہی

عاقل جہان جائیگا عزت پائیگا اور جاہل جہان جائیگا

ذلت اٹھائیگا ۔ جب لوگ تم سی پوشیدہ باتین کہین تو

سننے کی کوشش نکرو اور جو چیز تمکو ندین اوسکی لینی کی

خواہش نکرو ۔ حصول نعمت افضال ربانی سی اور زوال

اعمال شیطانی سی ہی ۔ جو بادشاہ کی قانون پر چلتا ہے

اوسی دنیا مین امان ہی اور جو خدا کی شریعت پر چلتا ہی اوسی

دونون جہان مین اطمینان ہی ۔ دنیا دار غضب شاہی

سی اور دنیا کی تباہی سی ڈرتا ہی اور دیندار قہر الٰہی اور عقبیٰ کی

روسیاہی سی ڈر ۔ جو بادشاہ کی اطاعت کرتا ہی وہ دنیا

میں عزت پاتا ہی اور جو خدا کی عبادت کرتا ہی وہ دونوں
جہان میں سعادت پاتا ہی   انسان اس بات سی
خوش ہی کہ عدم سی وجود میں ایا اور یہ نہیں جانتا کہ ایک
روز پھر وجود سی عدم کو جائیگا اور تونگر اس لیی خوش ہی کہ
اج دولت سی مالامال ہی اور یہ نہیں جانتا کہ ایک روز اوس
پر زوال ائیگا   اتش جہنم کو کوی نہیں بجھا سکتا مگر
خدا کی رحمت اور اوسکی مادہ کو انسان بجھا سکتا ہی یعنی
اتش شہوت کو   نہ دولت محنت کی شدت سی حاصل
ہوتی ہی نہ قوت کھانی کی کثرت سی بلکہ دونوں کا حصول
خدا کی عنایت سی ہی   جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا
کہ اسلام سی بہتر کوی نعمت نہیں اور موت سی بہتر کوی عبرت
نہیں   روزی زور سی نہیں ملتی اور موت دوا سی
نہیں ٹلتی   گمنامی میں الفت رنج اور شہرت میں اعتنا ہے

بیماری پرہیز دوا سی ٹلتی ہی اور بلا صدقہ

و دعا سی   زندگانی کا لطف جوانی مین اور جوانی

کا لطف صحت جسمانی مین ہی   دانا سی دغا

اور بدبون پر جفا نکرو   مستون سی پرہیز اور

دیوانون سی گریز کرو   مردون کی عیب جوئی اور نیکون

کی بدگوئی نکرو   موذی کی مدد اور خود پسند کی

خوشامد نکرو   مفلس کا کام یہ ہی کہ دن کو محنت

اور رات کو استراحت کری اور تونگر [illegible] کا کام یہ ہی کہ

دن کو مال پر نظر نانی اور رات کو اوسکی نگہبانی کری

انسان کو جیسا کار خیر کی بعد شادمانی ہوتی اگر ویسا ہی گناہ

کی بعد پشیمانی ہو اور جیسا مال کی فکر مین رہتا ہی ویسا ہی مآل

کی فکر مین رہی تو کامل ہو جاے   دانا علم و ہنر کا ذکر کرتا ہی

اور نادان کہانی اور ہنسی کی فکر مین رہتا ہی   جس جر

خدا کی عنایت ہی وہ سعید و برخوردار ہی اور اوسکا ذلت
دینوالا کوی نہین اور جسپر اوسکا عتاب و قہر ہی وہ ذلیل و
خوار ہی اور اوسکا عزت دینوالا کوی نہین   روزی
کی لئی فکر نہو وہ خود تمہاری لئی مقدر ہی اور موت سی غافل
نہ ہو کیونکہ اوسکا انا مقرر ہی   محتاج کو چاہی کہ خدا
سی مانگی جو سبھون کو دیتا ہی اور بادشاہ سی نہ مانگی کیونکہ
وہ خود غیرون سی لیتا ہی   ظالم کی صحبت دل کو سیاہ
اور فاسق کی صحبت عقل کو تباہ کرتی ہی   جو مبتلای
مصیبت ہی وہ اوس سی بہتر جو گرفتار معصیت ہی اور جسپر
عسرت کی بعد عشرت ہو وہ اوس عشرت سی بہتر جسکی بعد
عسرت ہو   محالات کو طلب کرنا محض نادانی اور ضروریات
کی ترک کرنی مین اخر کو پشیمانی ہی   اگر کار خیر مین مصیبت
ہو تو اوسکا غم نکرو کیونکہ نیکی رہجایگی اور مصیبت نرہیگی اور بدی
مین اگر

مین اگر راحت ہو تو خوشی نکرو کیونکہ بدی رہیگی اور
بے راحت نرہیگی جسکی عقل نفس پر غالب ہی اوسکے
برابر کوی خوشوقت نہین اور جسکا نفس عقل پر غالب ہی اوسکی
برابر کوی بدبخت نہین امراض روحانی امراض جسمانی
سی بدتر ہین کیونکہ انکا نقصان چند روزہ اور صرف دار
فانی مین ہی اور اونکا نقصان دایمی و دو جہانی ہی
بیماری ہرچند کہ خفیف ہو لیکن مہلت پاکی ترقی کرتی ہی
اور دشمن ہرچند ضعیف ہو لیکن غفلت پاکے زیادتی کرتا ہی
بیماری ہرچند کم ہو لیکن اوسکی دوا جلد کرو نہین تو رفتہ رفتہ
ہلاکت کو پہنچاویگی اور اگ ہرچند تہوڑی ہو لیکن اوسکی جلد
بجہاو نہین تو رفتہ رفتہ مکان کو جلاویگی نیک نامی
بزرگون کی خدمت اور کمزورون پر شفقت کرنی سی حاصل ہوتی
نہ دولت و حشمت سی اور بزرگی عقل و ادب سی حاصل ہوتی

ہی نہ حسب نسب سی   جسنے اپ کو دانا جانا وہ بڑا
نادان ہی اور جسنی آپکو اچہا جانا وہ بدترین جہان ہی
عقلا کی نزدیک مال کا مال غربا کی حاجت بروای ہی اور جہلا کے
نزدیک خود اری ہی   فی زمانا لوگ تونگر صاحب
مال کو اور بزرگ بہر کہن سال کو کہتی ہین لیکن بزرگون نی
کہا ہی کہ تونگری بدل است نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال
اتنی تند مزاجی رکہو کہ احبا ملاقات چہوڑ دین اور نہ
اتنی نرمی کرو کہ ارازل دبالین   کیا بری ندامت ہی
کہ کریم لئیم سی حاجت روای چاہی اور وہ روا نکری اور غریب
رذیل کی دروازہ پر جا اور وہ پروا نکری   نہ انسان کے
دشمنی کو قیام اور نہ اوکی دوستی کو استحکام ہی اکثر دیکہا
کہ دو دشمنون مین دلی الفت ہو گئی اور دو دوستون مین جانی
عداوت ہو گئی   دوسری کی سر پر بوجہ ڈالنا انسان
ہی ہان

ہی ہاں اپنی سر پر اٹہانا جوانمردی کا نشان ہی لیکن پہلی

اپنی نفس کو راہ پر لاؤ تب دوسری کو سکہلاو

اگر تقدیر موافق ہی تو ہر ایک مشکل آسان ہی اگرچہ مدبر طفل

نادان ہی اور اگر تقدیر مخالف ہی تو آسان امر بہی دشوار

ہی اگرچہ مدبر حکیم لقمان ہی حب تک آدمی کا حال

خوب دریافت نکرو تب تک کسی سی اوسکی سفارش نکرو اور

حب تک لیاقت نہ ثابت کرو تب کسی سی فرمایش نکرو

عقلا کا قول ہی کہ عیب دانی کی فکر نکرو اپنی عیب کی تلاش کرو

جب تم اپنی عیب سی آگاہ ہوی تو حقیقت میں عیب سی آگاہ

ہوئی اوسکی برابر نادان کون ہی جو عذاب کا کام بائن

گمان کرتا ہی کہ اوس سی ثواب حاصل ہوگا اور دوزخ کی راہ

پاین امید چلتا ہی کہ بہشت میں داخل ہوگا جو مال میں

اسراف کرتا ہی وہ ناقدردان ہی اور جو بیٹہا تا کہتا ہی وہ

پاسبان ہی   نادان مال چاہتا ہی اور دانا کمال

اگر خدا دولت دی تو اتنا امساک نکرو کہ عیال کو سختی

ہو اور نہ اتنا اسراف کرو کہ آخر کو تہیدستی ہو   جب

کاموں سی فراغت ہو تو نفس کا محاسبہ کرو اگر کچھ نیکی کی ہو تو شکر

پروردگار کرو اور اگر بدی کی ہو تو توبہ و استغفار کرو

بیمار کو جب تک صحت نہین ہوتی کہانی کی لذت نہین پاتا

اور مسافر جب تک منزل پر نہین پہنچتا راحت نہین پاتا

دنیا مین تین نعمتین خوب ہین   جوانی و صحت   اطمینان

و فراغت   جفت حسین و نیک سیرت   جسکا وقت

کار خیر مین گذرتا ہی وہ انسان ہی اور جسکا خور و خواب مین

گذرتا ہی وہ حیوان ہی اور جسکا فسق و فجور مین گذرتا ہی وہ شیطان

ہی   حدیث شریف مین ہی کہ آدمی کی ساتھی تین ہین

کا ساتھ موت تک ہی   کا ساتھ لب گور تک ہی

کا ساتھ

کا ساتھ قیامت تک موت تک کا ساتھی مال ہے اور
لب گور تک کے ساتھی اہل و عیال ہیں اور قیامت کے ساتھی
اعمال ہیں   عورت جب تک گھر کے اندر ہے تب تک
بی بی کہی جاتی ہے اور جب دروازہ پر گئی تو لونڈی کہی جاتی
ہے اور جب باہر نکلی تو بازار کی رنڈی کہی جاتی ہے
تین شخصوں کا انجام ہلاکت ہے   وہ جو بیمار ہیں بدپرہیز
و غفلت کرتا ہے   وہ جو پیری میں مجامعت کرتا ہے
وہ جو بادشاہ سے بغاوت کرتا ہے   تین شخصوں
کے لیے ندامت و پشیمانی ہے   وہ جو نادان سے مشورت کرتا ہے
وہ جو کم ظرف سے صحبت رکھتا ہے   وہ جو بیوا سے
محبت کرتا ہے   تین شخصوں کو تین چیزوں سے کچھ فائدہ
نہیں ہوتا   وہ جو علم رکھتا ہے اور عمل نہیں کرتا   وہ
جو مال رکھتا ہے اور خیرات نہیں کرتا   وہ جو داد دہش نہیں کرتا

ہی لیکن مستحق کو نہیں دیتا   جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے

کہ مستیاں چار ہیں شراب کی مستی خواب کی مستی دولت کی

مستی سلطنت کی مستی   چار شخص زندگی سے گھبراتے

ہیں   مسافر بیمار   مفلس عیالدار   بیوہ نوجوان   یتیم

نادان   مصنوعات میں فکر کرو تو خدا کی قدرت ظاہر ہو

نعمتوں میں فکر کرو تو اوسکی رحمت ظاہر ہو وعدوں میں فکر کرو

تو عبادت کی رغبت ہو وعید میں فکر کرو تو گناہ سے دہشت ہو

زہین کا امتحان حاصل میں ہی اور دوست کا امتحان معاملات

میں اور دشمن کا امتحان لڑائی میں اور فرزند کا امتحان بڑھاپے میں

چار شخص بہت ذلیل ہوتے ہیں   بوڑھا زناکار

عالم شرابخوار   متکبر فقیر   کمزور شریر   چار چیزوں کی

رونق چار چیزوں سے ہوتی ہے دین کی رونق علما سے سلطنت کی

رونق عقلا سے بازار کی رونق تجار سے لشکر کی رونق سردار سے

کلمہ ۸۰

چار نادان چار چیزون کو کہوتی ہین وزیر نادان
بادشاہ کی سلطنت کو نادان عورت مرد کی عزت کو نادان
پیر مرید کی ایمان کو نادان طبیب مریض کی جان کو
چار شخصون کی لیی چار چیزین لازم ہین جہوٹہی کی لیی خجالت
بسیار خوار کی لیی علالت ظالم کی لیی ہلاکت زانی کی لیی ذلت
علم کی ارزو نکرو مگر ہدایت کی لیی اور دولت کی جستجو
نکرو مگر سخاوت کی لیی اور زندگی کی تمنا نکرو مگر عبادت کی لیی
اور سلطنت کی استدعا نکرو مگر عدالت کی لیی   چار چیزون
کی قدر چار وقتون ہین معلوم ہوتی ہی جوانی کی قدر پیری ہین
ازادی کی قدر اسیری ہین صحت کی قدر بیماری ہین نوکری
کی قدر بیکاری ہین   چار شخص چار شخصون کا ساتہہ نہین
پسند کرتی کافر مسلمان کا تارک دنیا سلطان کا ہنرمند ناقدردان
کا جوان عورت مرد ناتوان کا   جو خدا کو رازق جانتا

ہی وہ کیون روزی کی لی روتا ہی اور جو موت کو برحق
جانتا ہی وہ کیون غافل سوتا ہی اور جو دنیا کو بیوفا جانتا ہی
وہ کیون اوس سی الفت کرتا ہی اور جو دوزخ کی کیفیت جانتا ہی
وہ کیون معصیت کرتا ہی   پانچ بادشاہون کی
سلطنت خراب ہوتی ہی   وہ جو خیرخواہون اور کارپردازون
کو محروم اور رعایا کو مغموم رکہتا ہی   وہ جو دانشمندون
کی صلاح سی انحراف اور تجربہ کارون کی رای کی خلاف
کرتا ہی   وہ جو بلا ضرورت جنگ و جدال اور بلا سبب قتال
کرتا ہی   وہ جو عورتون اور شراب سی زیادہ رغبت کرتا ہی
وہ جو لہو و لعب مین مداومت کرتا ہی   حدیث
شریف مین ہی کہ پانچ چیزون کو پانچ چیزون کی پہلی غنیمت
جانو جوانی کو بڑہاپی کی پہلی اور تندرستی کو بیماری کی پہلی
اور تونگری کو محتاجی کی پہلی اور [illegible] کی پہلی اور
[illegible] کو

زندگی کو موت کی پہلی   پانچ ادمی اشد بیوقوف

ہیں   وہ جو بے ضرورت قسم کہاتا ہی   اور وہ جو

بے وجہ گالی بکتا ہی   وہ جو فساد میں ہمیشہ دستی کرتا ہی

کرتا ہی   وہ جو انسان کا م میں سستی کرتا ہی

وہ جو بلا عبادت ثواب اخرت چاہتا ہی   حدیث

شریف میں ہی کہ جو شخص مددگار چاہی اوسی پروردگار کافی

ہی اور جو مونس چاہی اوسی کتاب اللہ کافی ہی اور جو دولت

چاہی اوسی قناعت کافی ہی اور جو واعظ چاہی اوسی یاد

موت کافی ہی اور جسی یہ چاردن نہ کفایت کریں اوسی

نار کافی ہی   واضح ہو

کہ اس وقت ہندوستان میں بہت سی مذہب مشہور ہیں

لیکن عقل سلیم اور وجدان صحیح سی معلوم ہوتا ہی کہ جس کی عقاید

نفس الامر میں محال ہونگی وہ ضرور باطل ہی اور جس مذہب کے

اصول دلیل و برہان سے مضبوط اور فروع حکمت و مصلحت سے مربوط

ہونگی وہ ضرور صحیح ہوگا اور چونکہ مذہب اسلام میں یہ باتین بخوبی

تمام موجود ہین لہذا اوسکی حق ہونی ہین کچھ کلام نہین ہی جو شخص

ایسی قوی مذہب کو چہوڑ کی کسی ضعیف مذہب کو قبول کرے وہ

ایسا نادان ہی کہ نور پر تاریکی کو ترجیح دیتا ہی اور اسبات

کو یاد رکہو کہ ہر صاحب مذہب دل و جان سے اپنی مذہب کی عزت

تعظیم اور اپنی مرشدون کی بہت بزرگی و تکریم کرتا ہی لہذا لازم

ہی کہ کسی مذہب کی اہانت اور کسی کی مرشد کی حقارت

نکرو اور خود کسی سے مذہبی تقریر نکرو اور اگر کسی نے تمہارے

مذہب کی تردید مین کچھ تحریر کی ہو تو اوسکا جواب ضرور لکہو

لیکن ثقیل و درشت لفظون سے پرہیز کرو اور اگر کوی مخالف

زبانی تقریر کیا چاہی تو حتی المقدور اوس سے دور رہو خصوصا جو

لوگ عقل کو محض بیکار و عاطل اور اوسکی احکام کو لغو و باطل جانتی

ہین اور

ہین اور انبیا کو مثل عوام گنہگاروں کا ذنب و بد کار سمجھتے ہین اور
اپنے مرشدون کو آپ سے حقارت اور اپنے پیشواؤن کی
اہانت کرتے ہین اون سے ہرگز تقریر نکرو کیونکہ اگر وہ بہت پاس
و لحاظ کرینگے تو جو الفاظ اپنے پیشواؤن کو کہتے ہین وہی تمہارے
پیشواؤن کو کہینگے اور جب غیظ ہین اینکی تو اوس سے بدتر کہینگے اور تمکو
ناجایز باتون کا سننا ناگوار و ضبط کرنا دشوار ہوگا لہذا
اون سے کلام کرنا مناسب نہین ہے ہان اگر کوئی صاحب لیاقت
گفتگو کرنے کی خواہش کرے تو چندان قباحت نہین ہے لیکن اسبات
کا خیال رکھو کہ اگرچہ وہ لایق آدمی ہے لیکن چونکہ مخالف ہے لہذا
ہر طرح سے تمہاری تردید اور اپنی تائید کریگا اور دہوکے
اور مغالطے بہی دیگا اور تقریر کا مطول ورکا مجمل کریگا تاکہ
تم کو اوسکا یاد رکہنا اور سمجہنا دشوار ہو اور اپنے غلبہ کے لئے فریب
و دروغ کا بہی استعمال کریگا اوس وقت لازم ہے کہ اپنے دل کو نشاد

اضطراب سے محفوظ رکھو اور غصہ و تعجیل کے نزدیک نہ جاؤ بلکہ اوس کے
مطلب کو خوب سمجھ کے نہایت نرمی و آہستگی اور سہولت و شائستگی
سے جواب دے اور ثقیل الفاظ سے پرہیز اور جو لفظ اوس کی سمجھ میں نہ آویں
اون کے استعمال سے پرہیز کرو اور جواب کہو واضح و مختصر و مدلل ہو اور یہ بھی
جان لو کہ جب مخالف مغلوب ہوتا ہے تو غصہ و ندامت کے سبب سے جدل
کی طرف رجوع اور فساد شروع کرتا ہے سو جب ایسی نوبت آوے
تو فوراً گفتگو موقوف کرو اور اگر اوس کو غلبہ ہو تو تم مجادلہ نہ کرو
لیکن مناظرہ بھی موقوف رکھو تا کہ تم کو غصہ نہ آوے اور یہ بات
بھی یاد رکھو کہ جو شخص مغلوب ہوتا ہے اوسی سے نادم و شرمندہ
کرنے کے لیے لوگ خندہ زنی کرتے ہیں سو تم غلبہ کی حالت میں
ایسا نہ کرو بلکہ اوس کی رفع ندامت اور دفع غصہ کے لیے استمالت
کرو اور حالت مغلوبی میں لوگوں کی خندہ زنی پر خیال اور دل میں ملال
نہ کرو اور چونکہ یہ باتیں بہت ضروری ہیں لہذا یادداشت کے لیے نظم بھی کیجاتی ہیں

مثنوی

پس حمد و ثنائے ایزد پاک — کئے ہیں جسنے پیدا ارض و افلاک

دل و جان سے سن اے فرزند دلبند — یہ ہے مجھ ناتوان کی آخری پند

کہ اس دنیا میں اس وقت اے مری جان — ہیں صدہا طور کے مشہور ادیان

مگر ہے دین احمد سب سے بہتر — خصوصا مذہب آل پیمبر

یہ وہ مذہب ہے جسمیں کچھ نہیں عیب — یہ ہے من جانب اللہ بی شک و ریب

یہ مذہب ہے گروہ انبیا کا — پسندیدہ جناب کبریا کا

خبر اس دین کی آدم نے دی ہے — صفت ادریس نے بہی اسکی کی ہے

یہی مذہب تہا شیث و نوح کا بہی — اسیکو رونق ابراہیم نے دی

اسی مذہب میں تہے اسحاق و یعقوب — اسی میں یونس و اسمعیل و ایوب

یہی تہا حضرت موسی کا مذہب — یہی تہا حضرت عیسی کا مشرب

خبر توریت میں ہے اسکی مذکور — صحائف میں ہیں اوصاف اسکے مسطور

مگر انجیل میں ہے سب سے اظہر — یہ نشان اس دین کی اللہ اکبر



دلایل سی مدلل ہی یہی دین مکمل ہی مسجل ہی یہی دین
اصول اسکی دلایل سی ہین مضبوط فروع اسکی ضوابط سی ہین مربوط
یہ دینِ حق موافق عقل کی ہی مسلم ہی مطابق نقل کی ہی
خلافِ عقل اسمین کچھ نہین بات ہر اک دعوی کی ساتھ اسمین ہی اثبات
محال اسمین نہین کوئی عقیدہ یہ دینِ حق ہی سب مین برگزیدہ
سو اسکی پیروی تجھکو ہی لازم دل و جان سی اسی پر تو قایم
سوا اسکی اسی ہی دل سی کس لی کہ ہین دنیا مین جتنی دین والی
سب اپنی دین کی کرتی ہین عزت بدل کرتی ہین اسکی قدر و عظمت
خلاف اسکی جو سنتی ہین کوئی بات تو ہوتی ہین طلبگارِ مکافات
فساد اسمین بڑا ہوتا ہی اکثر لہذا یاد رکھ ای نیک اختر
کہ جب ہو تجھکو استعداد حاصل نہو نا کسون سی تو مقابل
نہین تحریر مین لیکن قباحت مہذب چاہیی املا عبارت
مخالف گر کری آغاز تقریر تو نالایقون سی کر بچنی کی تدبیر

دگر لائق ہو تو چندان نہین عیب ولیکن ہی مخالف شتاب و ریب

لہذا یاد رکہ ای میری دمساز کہ جب دم وہ کریگا بحث آغاز

کریگا تیری حق باتون کی تردید کریگا اپنی باطل کی ہی تائید

دلیلون حجتون سی دم نہ لیگا ہزارون طرح سی وہ ہوکہی بی دیگا

نہ دیگا گفتگو کی تجہکو مہلت بہت باتین کہیگا بی ضرورت

کہ تا دل کو تیری کردی پریشان رہی تو فہم مطلب ہی نہین حیران

نہ مانیگا کبہی کوئی تیری بات کریگا اپنی ہی دعوی کا اثبات

تیری باتین وہ بالکل رد کریگا اسی مین جان و دل سی کد کریگا

مگر لازم ہی تجہکو میری دلبر کہ باتین اوسکی سنیو دل لگاکر

مطالب سب سمجہ لینا بخوبی جواب نرم اوسی دینا بخوبی

شتابی مین نہ قیل و قال کرنا نہ مشکل لفظ استعمال کرنا

نہ کہنا بات کوئی نامناسب نہ سختی سی کبہی ہونا مخاطب

نہ دینا طول اپنی گفتگو کو ہمیشہ مختصر ہی پر نظر ہو

مگر تقریر واضح ہو نہ مجمل　　مفصل ہو مبرہن ہو مدلل

اسے بھی یاد رکھ اے میرے فرزند　　کہ ہوتا ہے مخالف بس گڑی بند

تو کرتا ہے لڑائی کی وہ تدبیر　　[illegible] ایسا ہو تو کر موقوف تقریر

وگر ہو خصم غالب اے مری جان　　تو کرنا گفتگو موقوف اوسی آن

خیال اسکا بھی کرنا ہے بہت خوب　　کہ جب ہوتا ہے کوئی شخص مغلوب

تو ہنسکر لوگ ویسی کرتے ہیں بادم　　نہ کرنا تو بہ اصرار ملایم

وگر تجھ پر نہیں خاموش رہنا　　غضب میں آکے اگر کچھ نہ کہنا

بس اب ہے خدا کا شکر و احسان　　کہ کر دیں مشکلیں سب اوسنے آسان

تمام شد

قطعہ تاریخ از نتائج طبع عالی جناب میر جعفر علی صاحب متخلص بہ جو[illegible]

داد فضیلت بکمال خاتمہ شد [illegible] حلات نشہ اللہ یاد

فصیحی فاضلی صاحب کمالی　　کہ نبود مثل او در علم مشاف

بہی تہذیب اعمال خلایق　　چو مایل شد بضبط علم اخلاق

مرتب کرد دارد و کتابی — که توصیفش بود حسّاد را شاق

زهی تیسیر سعی ذکر فضائل — که شد زهر رذائل را چو تریاق

بحکمت مژده باد از علم و دانش — که حبل آسا بخود بنهاد بر طاق

عدالت شاد عادل بهی عدل — که در شرعش نه سستی هست و نه اغلاق

شجاعت همچنان گردید مرقوم — که نام جبن شد معدوم ز آفاق

کتابی اینچنین در ذکر عفت — ندیده هیچکس در روز میثاق

چو در سال مسیحی بود شایان — که تاریخش نمایم زیب اوراق

بگوشم ای جوان از هاتف غیب — ندا آمد زهی تهذیب اخلاق

۱۸۹۹ عیسوی

قطعهٔ تاریخ از فصیح الفصحا بلیغ البلغا [illegible]

جناب سید محمد حسن صاحب متخلص به [illegible]

التحق جناب میر محمد حسین ہیں — برج سپہر علم و فضیلت کے آفتاب

ہے یہ کتاب اونکی افادات خاص سے — ممدوح اہل علم ہے مطبوع شیخ و شاب

تاریخ اختتام کی اوسکی کہی منیر — اخلاق کی کتاب ہے پاکیزہ لاجواب

۱۳۹۶ ہجری